اشاعت خاص

عقیدہ ختم نبوت نمبر

سلسلہ وار مجلہ (1)

پیغامِ ختم نبوت

فیصل آباد

شمارہ محرم الحرام 1443ھ بمطابق اگست 2021ء

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال رسول اللہ ﷺ:

أنا خاتم النبيين

لا نبي بعدي

(الحدیث)

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

ختم نبوت فورم اہل حدیث، پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

سلسلہ وار مجلہ 1

پیغام ختم نبوت

فیصل آباد

شمارہ محرم الحرام 1443ھ بمطابق اگست 2021ء

چیف ایڈیٹر

عبیداللہ لطیف

قانونی مشیر

قمر سلطان مگھیانہ ایڈووکیٹ

0300-6500932

مجلس مشاورت

علامہ ابتسام الٰہی ظہیر حفظہ اللہ

مفتی عبدالحنان زاہد حفظہ اللہ مفتی جامعہ سلفیہ فیصل آباد

قاری محمد اکرم ربانی حفظہ اللہ

جنرل سیکرٹری ختم نبوت فورم اہل حدیث پاکستان

مولانا عتیق الرحمٰن عزیز حفظہ اللہ

علامہ احمد یار صدیقی حفظہ اللہ آف ساہیوال

مولانا محمد امین ثاقب حفظہ اللہ فاضل مدینہ یونیورسٹی

عبیداللہ لطیف حفظہ اللہ

امیر ختم نبوت فورم سٹی فیصل آباد

زیر ادارت

مولانا عبدالرشید ضیاء

امیر ختم نبوت فورم اہل حدیث پاکستان

زیر سرپرستی

بقیۃ السلف

ڈاکٹر بہاؤالدین محمد سلیمان حفظہ اللہ

زیر نگرانی

مولانا محمد زبیر گوہاچوڑی

ناظم اعلیٰ

ختم نبوت اہل حدیث پاکستان

بیاد

سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا حافظ محمد حسین بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ

قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ

مولانا محی الدین عبدالرحمٰن لکھوی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا صوفی عبدالحق غزنوی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

مولانا حافظ ابراہیم میر سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا عبداللہ معمار امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ

علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمۃ اللہ علیہ

مولانا عبداللہ گورداسپوری رحمۃ اللہ علیہ

مولانا محمد ابراہیم کمیرپوری رحمۃ اللہ علیہ

پتہ خط وکتابت

عبیداللہ لطیف مدیر مجلہ پیغام ختم نبوت

معرفت عبداللہ پنسار سٹور جامعہ سلفیہ روڈ جمیل آباد فیصل آباد

0304-6265209

Email: ubaidullahlatif@gmail.com

مولانا محمد اکرم ربانی مرکزی دفتر ختم نبوت فورم اہل حدیث پاکستان

مرکز ثمامہ بن اثال النورسٹی 110/12 چیچہ وطنی ضلع ساہیوال

0300-6891652

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿فہرست مضامین﴾

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	اداریہ	4
2	عقیدہ ختم نبوت کی ضرورت واہمیت	17
3	عقیدہ ختم نبوت وحدت امت کی اساس	29
4	آیت ولو تقول علینااور صداقت مرزا	34
5	عقیدہ ختم نبوت پر قادیانی شبہات اوران کے جوابات	52
6	قادیانی طریقہ بیعت اور قادیانی دجل	137
7	مؤرخ اسلام ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ (افکار وجہات)	170
8	امت مسلمہ اور قادیانیوں کے عقیدہ ختم نبوت میں بنیادی فرق	182
9	عقیدہ ختم نبوت قرآن وحدیث کی روشنی میں	196
10	7 ستمبر 1974ء قادیانیوں پر ظلم ہوایاان کا دیرینہ مطالبہ پورا کیا گیا	207
11	جہاد (منظوم کلام)	234
12	نگری والے ہوں بیدار (منظوم کلام)	235
13	آخری نبی (منظوم کلام)	236

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

ازقلم: خاور رشید بٹ حفظہ اللہ حقوق الناس فاؤنڈیشن لاہور

امام الانبیاء خاتم الرسل سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق مسلمان کئی فرقوں میں بٹ گئے لیکن باوجود ہزارہا اختلاف کے عقیدہ ختم نبوت پر سب کا اتفاق رہا اور جس نے بھی دعویٰ نبوت کیا اسے اسلام سے خارج سمجھا گیا۔ نیز جھوٹی نبوت کے فتنے کو جڑ سے اکھاڑنے کے لئے مسلمانوں کو اگر جانوں کا نذرانہ پیش کرنا پڑا تو دریغ نہیں کیا۔ فی الجملہ ختم نبوت کا عقیدہ دین اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے اور مسلمانوں نے ہر زمانے اور ہر ملک میں توحید الٰہی کے بعد اس عقیدے کے متعلق بہت کچھ غیرت ایمانی اور جوش مذہبی کا مظاہرہ کیا ہے۔

مسلمانوں نے اگر ہمیشہ رسول اللہ ﷺ کے آخری نبی ہونے پر زور دیا ہے تو اس کی وجہ یہ نہیں کہ انہیں آئندہ انبیاء سے عداوت ہے بلکہ وہ اس لئے اس عقیدے پر مُصر ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی نئے نبی کی ضرورت باقی نہیں رہی، اگر نبوت کا دروازہ کھلا چھوڑ دیا جائے تو آنحضرت ﷺ کو دیگر انبیاء سے ممتاز کرنے والی خصوصیت باطل ہو کر رہ جائے گی کا ذکر رسول اللہ ﷺ نے وَخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ کہہ کر فرمایا ہے۔ نیز اسلامی وحدت بھی پارہ پارہ ہو جائے گی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرما دیا تھا: میرے بعد تیس بڑے بڑے جھوٹے دجال آئیں گے جو مدعی نبوت ہوں گے (لیکن یاد رکھو) میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (صحیح ابوداود ۴۲۵۲) امت محمدیہ میں سے کئی ایسے ناہنجار آئے جنہوں نے دعویٰ نبوت کیا لیکن ذلت ورسوائی ان کا مقدر ٹھہرا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہندوستان پر سامراجی تسلط کے زمانے میں ان کے وفادار گھرانے کا سپوت مرزا غلام احمد قادیانی ان کے کہنے پر میدان میں اترا اور تدریجی منازل طے کرتا ہوا منصب نبوت پر ہاتھ ڈالا ، پہلے چونکہ مسلمانوں جیسے عقائد رکھتا تھا اور ختم نبوت کا وہی معنی کرتا تھا جس پر امت محمدیہ کا ہزار ہا اختلافات کے باوجود اتفاق ہے لیکن جب خود جی چرایا تو بالکل اس کے برعکس مفہوم گھڑ لیا، پہلے خاتم النبیین کا مطلب نبوت کا اختتام تھا تو پھر نبوت کا اجراء کر لیا

(حقیقۃ الوحی مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 100)

سوال : قادیانیوں کے ہاں مرزا جی کی نبوت محمد ﷺ کی پیروی کا نتیجہ ہے جس زمانے میں بقول اس نے پیروی کی اس وقت تو اس کے عقائد عام مسلمانوں والے تھے، اسی لئے بگاڑ آنے سے قبل مسلمان اس کو اپنا ہم مذہب ہی خیال کرتے تھے، اس زمانے میں مرزا جی کا عقیدہ ختم نبوت وہی تھا جو آج مسلمانوں کا ہے، ہمارا سوال ہے کہ اب یہ عقیدہ کفریہ کیسے؟ کیوں اسے قرآن وحدیث کے خلاف بتایا جاتا ہے؟ اگر یہ عقیدہ کفریہ ہے تو کفریہ عقیدے پر رہتے ہوئے مرزا جی نے کون سی اطاعت کی جس کے بدلے میں اسے نبوت ملی۔؟

محمد ﷺ کا آخری نبی ہونا اور قادیانی سوال:

منکرین ختم نبوت عقیدہ ختم نبوت کو پراگندہ کرنے کے لئے مختلف حربے استعمال کرتے ہیں ان میں سے ایک یہ چال ہے کہ محمد ﷺ کو آخری ماننا کوئی فضیلت نہیں کیونکہ اگر کسی کے گھر میں دس بچے پیدا ہوں تو آخری سب سے افضل کیسے ہوسکتا ہے؟

جواب : کسی کا آخر میں آنا بذات خود کوئی فضیلت نہیں لیکن رسول اللہ ﷺ کا آخر میں آنا ضرور ایک فضیلت ہے کیونکہ یہ آپ ﷺ کا فرمان ہے جو پیچھے گزرا ہے آئیں ہم اس کو سمجھتے ہیں کہ محمد ﷺ کا آخر میں آنا کیسے فضیلت کا حامل ہے؟

(اوّل) اللہ تعالی نے ہر زمانے میں رہنمائی کے لئے اپنا بھیجا اور اس کے لئے مخصوص بندوں کو چنا جنہیں نبی اور رسول کہا جاتا ہے، مرور زمانہ کے ساتھ اس پیغام الٰہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں لوگ یا تو آمیزش کر دیتے یوں رحمانی اور شیطانی کلام گڈمڈ ہو جاتا، یا پھر اس ہدایت کو پس پشت ڈال کر بھول جاتے تو اللہ تعالیٰ نیا نبی بھیج کر ان پر حجت تمام کر دیتے۔

محمد عربی ﷺ کے بعد ایسی کوئی ضرورت باقی نہیں رہی کیونکہ آپ ﷺ کا لایا ہوا پیغام الٰہی کامل و مکمل اور تا قیامت ہے اس کی حفاظت کی ذمہ داری رب ذوالجلال نے خود لی ہے اس لئے اب اس میں باطل کی آمیزش نہیں ہو سکتی اسی لئے آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ بند کر دیا گیا ہے۔

(دوم) اللہ تعالیٰ نے انسان کو با اختیار پیدا کیا ساتھ ہی حدود و قیود بھی مقرر کیں تا کہ جہاں اس کی آزمائش ہو سکے وہاں دنیا کا توازن بھی برقرار رہے۔ ان حدود و قیود کا فائنل ورژن (ایڈیشن) پیغمبر اسلام ﷺ کے ذریعے بیان کر دیا گیا۔ لہٰذا آج بھی اگر کوئی چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خالص پیغام کے ذریعے زندگی گزاروں تو وہ قرآن و سنت کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لے، یہ حدود و قیود تا قیامت ہیں اس لئے نئی حدود و قیود کی حاجت نہ رہی تو لامحالہ اس کو بیان کرنے والے کسی نئے نبی کی بھی ضرورت نہ رہی۔

(سوم) نبی کون ہوتا ہے؟ لغوی اعتبار سے اس کا معنی خبر دینے والا ہے۔ اگر یہ مفہوم مدنظر رکھ کر نبی کہنا شروع کر دیں تو ہر انسان ہی نبی کے عہدے تک پہنچ جائے گا کیونکہ ہم سب کسی نہ کسی کو خبر دیتے ہیں لہٰذا نبی کا یہ مطلب نہیں ہو سکتا۔

اگر یہ معنی لیا جائے جس سے خدا تعالیٰ باتیں کرے تو اس لحاظ سے پھر ابلیس بھی نبی قرار پائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس سے گفتگو کی ہے لہٰذا یہ مفہوم بھی غلط ثابت ہوا۔

اگر نبی کا مطلب وہ شخص ہے کہ جسے سچے خواب آئیں تو پھر غیر مسلموں پر بھی یہ لفظ صادق آ جائے گا۔ لہٰذا اس معنی کو بھی درست قرار نہیں دیا جا سکتا۔

اگر ہر وہ شخص نبی ہوتا ہے جسے اللہ تعالیٰ الہام کرے تو پھر سارے انسان ہی نبی قرار پائیں گے کیونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا (الشمس: ۸)

جب ایسا بھی نہیں ہے تو نبی پھر کوئی خاص شخصیت ہی ہوتی ہے۔ سو جب ہم قرآن و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سنت کا مطالعہ کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ نبی وہ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسانوں کے لئے نجات کا پیغام لے کر آئے اور خود بھی اس پر عمل کر کے دکھائے۔

اللہ تعالیٰ نے پیغام نجات اب قرآن وسنت کی صورت میں دنیا میں بھیج دیا اور اس کو مکمل کرنے کے ساتھ ساتھ حفاظت کی ذمہ داری بھی خود لے لی، اس لئے اب نئے پیغام نجات کی ضرورت نہ رہی تو یوں اس کو لے کر آنے والے شخص کی بھی حاجت نہ رہی۔

(چہارم) امت محمدیہ کو خیر امت کہا گیا کیونکہ ان کے ذمے لوگوں تک پیغام پہنچانا لگایا گیا اور یہ انبیاء کا کام تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بلاشبہ انبیاء کے وارث علماء ہیں۔

(صحیح ابوداؤد رقم: 3641)

آنحضرت ﷺ کے بعد سلسلہ نبوت جاری رہتا تو امت محمدیہ کو خیر امت کہنے کی وجہ باقی نہ رہتی اور ان کے ذمے انبیاء والا کام لگانا بے مقصد ہو کر رہ جاتا۔

پہلی امتوں میں چونکہ سلسلہ نبوت جاری تھا اس پر ہر امت صرف اپنی نجات کی ہی فکر میں رہتی۔ غیر اقوام ان کے دائرہ عمل میں نہ آتے تھے، جبکہ امت محمدیہ کو یہ فضیلت بخشی گئی کہ یہ دنیا کی تمام اقوام تک پیغام الٰہی پہنچانے کے ذمہ دار ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے اس مسئلہ کو ختم نبوت کے ساتھ یوں جوڑا اور فرمایا:

بنی اسرائیل کی نگہداشت انبیاء کیا کرتے تھے، جب ان میں نبی وفات پاتا تو پھر نبی آجاتا، اور میرے بعد بلاشبہ نبی نہیں (بلکہ) خلفاء ہوں گے اور بکثرت ہوں گے۔

(صحیح بخاری رقم: 3455)

اگر امت محمدیہ میں بھی سلسلہ نبوت جاری مانا جائے تو اس فضیلت کا کوئی معنی نہیں رہتا۔

(پنجم) سلسلہ نبوت کے اجراء سے امت محمدیہ کی وحدت پارہ پارہ ہو کر رہ جائے گی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ جب نیا نبی آئے گا تو امت کے افراد دو حصوں میں بٹ جائیں گے، ایک منکرین اور دوسرا حامی گروپ ہوگا۔ اور دونوں الگ الگ امت کہلائیں گے جیسا کہ یہودیوں میں جناب عیسیٰ علیہ السلام آئے تو واضح دو حصے ہو گئے۔ اسی طرح جب محمد کریم ﷺ تشریف لائے تو سابقہ تمام امتیں بھی دو حصوں میں تقسیم ہو گئیں۔ اگر محمد رسول اللہ ﷺ پر نبوت کا اختتام مانا جائے تو امت کا آپس میں ہزار اختلاف کے باوجود اصل ایک ہی رہے گا اور امت محمدیہ کی سابقہ امتوں پر فضیلت اپنی جگہ قائم رہے گی۔

(ششم) نبی آنے کی ضرورت کئی بنیادوں پر ہوتی ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس قوم کی جانب نبی بھیجتا ہے جس کی طرف پہلے کوئی نبی نہیں آیا۔ دوسری نبی اس وقت آتا ہے جب پہلے نبی کی تعلیم بھلا دی گئی ہو یا اس میں تحریف کر دی گئی ہو تیسرا پہلے نبی کی تعلیم و ہدایت مکمل انداز سے لوگوں کو نہ ملی ہو تو مزید انبیاء کی ضرورت ہوتی ہے چوتھا ایک نبی کی مدد کے لیے دوسرے نبی کی حاجت ہوتی ہے۔

اب ظاہر ہے کہ ان میں کوئی ضرورت بھی نبی ﷺ کے بعد باقی نہیں رہی اس لیے آپ ﷺ پر سلسلہ نبوت ختم کر دیا گیا۔

(ہفتم) مرزا قادیانی نے نبی اور رسول کی اسلامی اصطلاح کے مطابق جو تعریف کی ہے اس سے بھی نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے آخری نبی ہونے کی وجوہات پر خوب روشنی پڑتی ہے اور قادیانیوں کا نظریہ اجرائے نبوت خود بخود زمین بوس ہو جاتا ہے چنانچہ لکھا ہے:

”چونکہ اسلام کی اصطلاح میں نبی اور رسول کے یہ بھی معنی ہوتے ہیں کہ وہ کامل شریعت لاتے ہیں یا بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرتے ہیں یا نبی سابق کی امت نہیں کہلاتے اور براہ راست بغیر استفاضہ کسی نبی کے خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتے ہیں۔“

(مکتوبات احمد جلد 2 صفحہ 249)

رسول اللہ ﷺ کے بعد ایسے کسی نبی کی ضرورت ہی نہیں رہی اس لئے آپ ﷺ کے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

سر پر ختم نبوت کا تاج سجا دیا گیا۔

پیغام ختم نبوت:

سادہ لوح مسلمانوں کے لئے قادیانی فتنہ اس وقت خطرناک ترین فتنوں میں سے ہے کیونکہ یہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کی صفوں میں آستین کے اندر چھپے سانپ کا کردار ادا کر رہے ہیں بظاہر ان کو پہچاننا ممکن نہیں اس لیے ہر مسلمان پر لازم ہے کہ اپنے اختلافات ایک طرف رکھتے ہوئے اس کی سرکوبی کے لیے میدان عمل میں اترے کیونکہ بہت سے مسلمان بوجوہ ارتداد کا شکار ہو چکے ہیں اور ہو بھی رہے ہیں۔

ختم نبوت فورم اہلحدیث پاکستان کے زیر اہتمام سلسلہ وار میگزین بنام ''پیغام ختم نبوت'' کا اجراء کیا گیا ہے جس میں اس فتنے کا مقابلہ اور سرکوبی کرنے کے لئے قلمی جہاد کی بنیاد رکھ کر اہل علم و اہل قلم کو اس میں شمولیت کی دعوت دی گئی ہے۔

پہلا شمارہ ہی ''عقیدہ ختم نبوت نمبر'' کے عنوان سے نکالا جا رہا ہے جس کے لئے اس فورم کے متعلقین مبارکباد کے مستحق ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں زیادہ سے زیادہ دین حنیف کی خدمت کرنے کی توفیق دے اور ان کا نام عقیدہ ختم نبوت کے چوکیداروں میں لکھ لے (آمین)

آئیں اپنا حصہ ڈالیں اور اس قلمی جہاد کے ذریعے ایسی روشنی کر دیں کہ جو نادان دوست مرزائیت کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں ان کے لئے اسے کاٹنا آسان ہو جائے۔ اور سادہ لوح مسلمان اپنے ایمان کی حفاظت کر سکیں نیز قادیانی فتنے کا مقابلہ کرنے والوں کے ہاتھ میں قلع قمع کرنے والی تلوار آجائے۔

شکوہ ظلمت شب سے تو بہتر تھا
اپنے حصے کی کوئی شمع جلا دیتے

☆......☆......☆

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ختم نبوت فورم اہلحدیث پاکستان کے اغراض ومقاصد

ازقلم: قاری محمد اکرم ربانی ایم اے جنرل سیکرٹری ختم نبوت فورم اہلحدیث پاکستان:

اللہ رب العالمین نے اس کائنات کا نظام بہت ہی خوبصورت بنایا اور ترتیب کے ساتھ شروع کیا۔ زمین کو وسعت۔ اور آسمان کو رفعت بخشی۔ اور اپنے عرش عظیم کو زمین سے اٹھا کر آسمان کی بلندیوں سے آگے جا ٹکایا۔ اور اپنی پوری مخلوق کو اپنے قدموں کے نیچے رکھ کر اعلان کیا۔ انا اللہ الواحد القہار۔

سبحان اللہ۔ اس نظام کو مزید خوبصورت کرنے کے لیے آسمان پر ستاروں کو چمکایا چاند کو ضیاء بخشی اور زمین کو رنگارنگ پھولوں، کلیوں، جڑی بوٹیوں سے چار چاند لگا دیے اور کہیں کوئل کی خوبصورت آواز چرندوں پرندوں کی پرواز اور چھک موسمی تغیرات گویا ہر چیز اپنے اپنے رنگ، آواز وحرکات سے کائنات کے نظام کو اعلیٰ سے اعلیٰ بنا کر اپنے مالک کی قدرت پر دلالت کر رہی ہے۔

قارئین کرام! اس کارخانہ قدرت میں بہت سی مخلوقات کے ساتھ ساتھ انسان کو بھی عدم سے وجود بخشا اور هَلْ أَتَىٰ عَلَى الْإِنسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُن شَيْئًا مَّذْكُورًا۔ کہہ کر اپنی نعمت کا احساس دلایا۔

قارئین! اس اشرف المخلوقات کی تخلیق سجدہ الملائکہ کی تکریم کے ساتھ دنیا میں کی گئی اور اس کی رشد وہدایت کیلئے ایک باکمال لازوال سدا بہار نظام ترتیب دیا۔ جس میں سدا بہار بادشاہی ان الحکم الا للہ کی ہی ہوگی۔

اور طریقہ بندگی کے لیے قیادت وسیادت ونبوت ورسالت کا سلسلہ چلایا۔ اور سب سے پہلا تاج نبوت سب سے پہلے انسان آدم علیہ السلام کے سر پر رکھا۔ سلسلہ نبوت چلا اور مختلف ادوار میں مختلف مقام پر شان وشوکت سے مزین لوگ نبوت کے مقام پر فائز ہوتے رہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس سلسلہ کا اختتام، تکمیل آمنہ کے لال، عبداللہ کے دریتیم، شافع محشر، ساقی کوثر، امام اعظم محمد رسول اللہ پر کیا۔ اور اعلان کر دیا وَلٰكِنْ رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

نبوت و رسالت کی تکمیل

دستور و منشور مکمل

شریعت محمدی کے بعد اب کسی شریعت کی گنجائش نہیں اور رسول ہاشمی ﷺ کی عالمگیر رسالت کے بعد کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں

رب کائنات نے پیارے نبی ﷺ کو حسینوں کا امام بنایا۔ جمیلوں کا امام بنایا۔ خطیبوں کا امام بنایا معلمین کا امام بنایا۔ طاہرین ومجاہدین وساجدین۔ کا امام بنایا اماموں کا امام بنایا، انبیاء ورسل کا سردار بنایا، شافع محشر، اور ساقی کوثر بنایا۔، ہر اعزاز کا اختتام محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا۔ اسی کا نام عقیدہ ختم نبوت ہے۔

فرامین رسول اللہ ﷺ:

(۱) میں نے نبوت کا مکان مکمل کر دیا ہے۔

(۲) میں عاقب ہوں۔ جس کے بعد رسول نہیں۔

(۳) میں مقفی ہوں۔ سب سے بعد میں آنے والا

(۴) میں اس وقت بھی خاتم النبیین تھا جب آدم ابھی مٹی میں تھے۔

(۵) میرے بعد دعوئ نبوت کرنے والا کذاب ودجال ہوگا۔

(۶) سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا! تو میرے بعد اسی طرح ہے جیسے موسیٰ کے بعد ہارون تھے لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(۷) میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطاب ہوتا۔

قارئین! اسلام کے خلاف سازشوں کا آغاز خیر القرون سے ہی گیا تھا لیکن قدرت نے اس دین اور صاحب دین کی رسالت کو قیامت تک باقی رکھنا ہے۔ اس لیے اعلان کر دیا۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ ہر موقع پر اپنے برگزیدہ بندوں کو عقل و دانش بہادری کے ساتھ میدان میں کھڑا کر دیتا ہے۔ وہ لوگ اصحاب کہف کی طرح ڈٹ جاتے ہیں۔

قارئین کرام! اسی طرح جب ہندوستان کے اندر سامراجی قوتوں نے نبوت و رسالت پر ڈاکہ زنی کرنے کے لیے مرزا غلام احمد قادیانی کو پروان چڑھایا۔ جس نے اپنی زبان اور قلم کو تلوار سے تیز چلایا۔ اور اللہ تعالیٰ سے لے کر انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم علماء مجتہدین گویا ہر ایک کی توہین کی اور اہل اسلام کی انگریز کے لیے جاسوسیاں کیں مجاہدین کی غداریاں کیں۔

ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ نے مرد مجاہد بطل حریت۔ مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ جیسے مرد قلندر کو پیدا کیا جس نے اپنے استاد سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ سے مدلل فتوی حاصل کیا اور ہندوستان میں چہار اطراف ذاتی خرچے پر سفر کر کے نہ صرف تمام مکاتب فکر کے جید علماء سے اس فتوی پر تائیدی دستخط کروا کر نہ صرف پہلا متفقہ فتوی تکفیر حاصل کیا۔ بلکہ مرزا قادیانی کے ساتھ لدھیانہ میں تحریری مباحثہ بھی کیا جسے مرزا قادیانی درمیان چھوڑ کر راہ فرار اختیار کرنے پر مجبور ہوا تو کبھی محدث دہلوی رحمہ اللہ کے دوسرے شاگرد مولانا بشیر شہسوانی نے دہلی میں مرزا قادیانی کو تحریری مباحثے میں رگیدا تو کبھی محدث نذیر حسین دہلوی رحمہ اللہ کے ایک اور شاگرد مولانا عبدالحکیم کلانوری رحمہ اللہ میدان میں کودے تو مرزا قادیانی کو اشتہار جاری کرنا پڑا کہ جہاں جہاں میں لفظ نبی لکھا ہے اسے کاٹا ہوا تصور فرمائیں اور محدث لکھ لیں الغرض سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ اور ان کے شاگردوں نے اس فتنہ کی بنیادیں ہلا کر رکھ دیں۔ جس کی تکلیف باطل کو آج تک محسوس ہو رہی ہے اور اسی طرح مولانا قاضی سلیمان منصور پوری رحمہ اللہ میدان میں اترے اور تحریری جواب دیا اور اسی طرح فاتح قادیان شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ میدان میں اترے اور امرتسر کے مدنامی ایک گاؤں میں سرور شاہ قادیانی کو ذلت آمیز شکست دی جس کی تکلیف باطل کو قبر کی دیواروں تک رہی۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ نے تقریری اور تحریری میدان میں بھی بہت کا کام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا۔ یہاں تک کہ جب مرزا قادیانی نے پیشگوئی کی کہ مولوی (مولانا) ثناء اللہ امرتسری (رحمہ اللہ) کبھی بھی میری پیشگوئیوں کی پڑتال کے لئے قادیان نہیں آئے گا تو مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ مرزا قادیانی کا تعاقب کرتے ہوئے قادیان میں جا پہنچے لیکن مرزا جی کو اپنے حجرے سے باہر نکلنے کا حوصلہ نہ ہوا۔ جس کی تفصیل مرزا قادیانی کے ملفوظات پر مشتمل کتاب ''ملفوظات مرزا کی جلد۲ کے ۶۸۳ تا ۶۸۸ پر اور مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''الہامات مرزا'' میں دیکھی جا سکتی ہے۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ نے مرزا قادیانی کا ہر میدان میں اس حد تک تعاقب کیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی خود چیخ پڑا اور لکھا کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے مجھے بہت تنگ کیا ہے۔ میں اللہ کے حضور دعا کرتا ہوں۔ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جائے اور نتیجہ دنیا کے سامنے آ گیا جھوٹا پہلے مر گیا۔

اسی طرح مولانا عبدالحق غزنوی رحمۃ اللہ علیہ نے مباہلہ میں شکست دی جو امرتسر ہائی سکول میں انعقاد پزیر ہوا۔ ولی کامل مولانا محی الدین عبدالرحمٰن لکھوی نے الہام کا چیلنج کیا تو مرزا صاحب کی ہوا اکھڑ گئی۔ تو کبھی میر ابراہیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ نے حیات و وفات مسیح پر ایک نادر کتاب ''شہادۃ القرآن'' لکھ کر اس کا ناطقہ بند کیا جس کا جواب وہ ساری زندگی نہ دے سکا ۔ یہاں تک کہ جس دن مرزا غلام احمد قادیانی واصل جہنم ہوا اس دن بھی میر ابراہیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ اس کے گھر کے باہر موجود اسے مناظرے کے لئے للکار رہے تھے۔

قارئین کرام! ماضی قریب میں شہید ملت علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمۃ اللہ علیہ نے (القادیانیہ) لکھ کر افریقہ کے مسلمانوں کا ایمان بچایا۔ جو قادیانیوں کو مسلمان سمجھ کر اپنا ایمان تباہ کر رہے تھے۔ اس کے علاوہ اسلام اور قادیانیت لکھی۔ اور ایک دفعہ ربوہ میں مولوی اللہ دتہ جالندھری سے مناظرہ کیا اور فاتح رہے۔ لیکن افسوس ناک صورتحال یہ ہے کہ ہمارا نوجوان اپنے اسلاف کے عظیم کارناموں سے ناواقف ہے ہندوستان کے اندر تہلکہ مچا دینے والوں کے کردار کا علم چند ایک لوگوں کے علاوہ کہیں نظر نہیں آتا۔ اسکا ذمہ دار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کون ہے؟اسی طرح سید داؤد غزنوی، مولانا اسماعیل روپڑی، مولانا اسماعیل سلفی، مولانا معین الدین لکھوی، حافظ عبد القادر روپڑی، شیخ الحدیث مولانا عبد اللہ گوجرانولہ، حافظ عبداللہ بڈھیمالوی۔مولانا عبداللہ امجد چھتوی، مولانا یوسف کلکتوی، مناظر اہلحدیث مولانا ابراہیم کمیرپوری، بقیۃ السلف بابائے تبلیغ مولانا عبد اللہ گورداسپوری، ڈاکٹر بہاؤالدین باباجی کی باقیات الصالحات ہیں، مولانا محمد یوسف گکھڑوی، یہ سب لوگ اپنے اپنے مقام پر ایک تحریک تھے۔جن کے کارناموں سے واقفیت ضروری ہے۔کیونکہ ارشادِ ربانی ہے۔وذکرھم بایام اللہ تاریخ سے واقفیت روشن مستقبل کی نوید ہے۔

قارئین! ہم ختم نبوت فورم اہلحدیث پاکستان کے تحت نوجوان نسل کو عقیدہ ختم نبوت سے آگاہ کریں گے اور اس عقیدے کے خلاف باطل دلائل کا جواب سکھائیں گے۔کیونکہ اسلام دشمن (مرزائیت) وطن عزیز کے اندر آستین کے سانپ بن کر اسلامی تعلیم سے ناآشنا بچوں، بوڑھوں اور نوجوانوں کا نبی کریم ﷺ کی محبت سے منہ پھیر کر مرزا غلام قادیانی اور حرمین شریفین سے منہ ہٹا کر قادیان کی طرف پھیرنے کے لئے کوشاں ہیں۔بدقسمتی سے امت مسلمہ غافل ہے لیکن اگر ہم غفلت کا شکار رہے تو ہمیں اللہ کے حضور شرمندہ ہونا پڑے گا۔کس منہ سے شفاعت کا سوال کریں گے کس منہ سے حوض کوثر کا سوال کریں گے؟

قارئین کرام! آج ضرورت ہے گلی گلی، قریہ قریہ، بستی بستی، نگر نگر، شہر شہر دیوانہ وار پھیل جائیں اور پیارے نبی کی پیاری اور آخری امت کو اس کا بھولا ہوا سبق یاد دلائیں۔

ہم لوگوں کے سامنے اپنے اسلاف کا کردار سامنے رکھیں گے۔ہمارے اسلاف کا کردار ایک روشن باب ہے۔ہمیں ان کی قربانیوں پر فخر ہے وہ رسول اللہ ﷺ کی چوکھٹ کے دربان تھے۔حب رسول اللہ ﷺ سے سرشار تھے۔مستجاب الدعوات تھے۔

ان شاء اللہ اس فورم کے تحت تربیتی نشستیں ہونگی پہلے کوشش کریں گے کہ ہر ضلع کی سطح پر ہو اور پھر تحصیلوں تک اور تحصیلوں سے آگے قصبوں اور دیہاتوں تک یہ پیغام پہنچائیں گے اور اپنے ہر نوجوان کو استعماری طاقتوں (قادیانی، غامدی، منکر حدیث۔ملحدین اور جہلمی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے خلاف سینہ سپر کریں گے تاکہ وہ علمی میدان میں ان سے مار نہ کھا سکیں۔

اور اسی طرح انہی موضوعات پر لٹریچر۔زیر نظر شمارہ پیغام ختم نبوت۔اور چھوٹی چھوٹی کتابیں جو ہر عام خاص کی استطاعت میں ہوں گھر گھر پہنچانے کی کوشش کریں گے۔

ہم ان شاء اللہ باذوق لوگوں کو مناظرہ کا فن دیں گے اور تقاریر کا سلسلہ بھی چلائیں گے۔

قارئین کرام! ایک بہت بڑی چیز جو سمجھنے کی ضرورت ہے۔کہ فتنہ مرزائیت مذہب سے زیادہ سیاسی ہے۔جس کا باطل بھرپور فائدہ اٹھا رہا ہے۔اور سیاست دانوں میں بہت سے لوگ قادیانی ہیں لیکن اسلام کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے یا پھر قادیانی نواز ہیں جس کی تصدیق ہمیں آئے روز مختلف سیاست دانوں کی طرف سے قادیانیت کے حق میں دیئے گئے بیانات سے ہوتی ہے۔ان شاء اللہ ہم سیاست دانوں تک پہنچ کر ان کو اس فتنے سے آگاہ کریں گے تاکہ یہ لوگ بھی ناموس رسالت ﷺ اور ناموس صحابہ رضی اللہ عنہم کے پہرے دار بنیں۔جیسے ماضی قریب میں نامور شخصیات عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے اپنا حصہ ڈال چکے ہیں۔لیکن اس پر مزید کام کی ضرورت ہے۔

قارئین کرام! ہمارے معاشرے میں تنظیموں کی بھرمار ہے۔جماعتوں کا سلسلہ ہے نفرتیں، زبان درازی، ایک دوسرے کے اکابر پر جملے کسنے میں شاید مذہبی لوگ سیاسی ورکرز کو بھی پیچھے چھوڑ چکے ہیں۔جو ایک انتہائی افسوس ناک حالت ہے۔جس کی اسلام میں اجازت ہے نہ مہذب معاشرے میں گنجائش۔

اور وہی لوگ ہمارے ختم نبوت فورم پر اپنے فضول تبصرے کر رہے ہیں۔یہ نئی جماعت بن چکی ہے۔فلاں ہے فلاں ہے بہر حال ہم ان شاء اللہ اپنے فورم کو متنازع نہیں بنائیں گے۔اور نہ کسی خاص جماعت کا ترجمان۔ہم ہر سلفی بھائی کو خاص طور پر اور ہر مسلمان کو عمومی طور پر اس میں شمولیت کی دعوت دیتے ہیں۔آپ جس تنظیم سے وابستہ ہیں وابستہ رہیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں لیکن عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہمارے دست و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بازو بنیں کیونکہ یہ فورم ایک نئی تنظیم نہیں بلکہ ایک تحریک ہے جس کا مقصد اپنے مسلم نوجوانوں کو عموماً اور اہلحدیث نوجوانوں کو خصوصاً اس مشن کے لئے تیار کرنا ہے تاکہ نوجوان نسل جس کو سوشل میڈیا پر ایک خاص پلاننگ کے تحت دین اسلام سے متنفر اور طرح طرح کے اشکالات کا شکار بنایا جارہا ہے اس کے آگے اس تحریک کے ذریعے بند باندھ سکیں۔ ہم ان شاء اللہ نہ کسی کی تائید اور نہ مخالفت کا پیغام دیں گے نہ وقت کا ضیاء کریں گے بلکہ ہمیں ہر مسلمان مومن کی عزت کرنا ہے نہ کہ ان کی پگڑی اچھالنا۔ یہی دین اسلام کا پیغام ہے۔ یاد رکھیے مرکزی جمیعت اہلحدیث بھی ہماری ہے اور جماعۃ الدعوہ بھی، عالمی بھی ہماری ہے اور غرباء بھی جماعت اہلحدیث بھی ہماری ہے اور متحدہ جمیعت بھی ان ساری جماعتوں کے اکابر، علماء، شیوخ الحدیث اور ورکرز ہمارے ماتھے کا جھومر ہیں اور ہمارے سروں کے تاج ہم سب کی عزت کرتے ہیں کرتے رہیں گے۔

ہمارا ہدف واضح ہے۔ کتاب وسنت کی روشنی میں عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ، فتنہ انکار حدیث اور الحاد کا رد، نوجوان نسل کو ان فتنوں کے خلاف علمی میدان میں برسر پیکار کرنے کے لئے عملی اقدامات کرنا اور وطن عزیز کی سلامتی اور اپنے اسلاف کا کیا ہوا کام اپنے نوجوان نسل تک پہنچانا ہے۔ آیئے کھلے دل سے ہمارا ساتھ دیجئے اور اس مشن کو کامیاب بنانے کے لئے اپنی علمی، عملی اور مالی معاونت کیجئے اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو آمین

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ ختم نبوت کی ضرورت واہمیت

تحریر: حضرت مولانا شیخ الحدیث عبدالرشید ضیاء امیر ختم نبوت فورم اہلحدیث پاکستان

عقیدہ ختم نبوت مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے۔ کوئی بھی انسان عقیدہ ختم نبوت کے اقرار کے بغیر مسلمان نہیں رہ سکتا۔ امام طحاوی نے اپنی کتاب ''عقیدہ طحاویہ'' میں سلف صالحین اور خصوصاً امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا عقیدہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

''اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے اور منتخب نبی اور محبوب رسول ہیں اور وہ خاتم النبیین، امام الاتقیاء، سید المرسلین اور حبیب رب العالمین ہیں اور ان کے بعد نبوت کا ہر دعوے دار گمراہی اور خواہش نفس کی بندگی ہے۔''

(شرح الطحاویہ فی العقیدہ السلفیہ، ص ۱۵، ۸۷، ۹۶، ۱۰۰، ۱۰۲، طبع مصر)

اور یہ ایک ایسا عقیدہ ہے کہ پہلی صدی سے لے کر آج تک ہر زمانے کے لوگ اس پر متفق ہیں اور اس پر تمام امت کا اجماع ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص نبی نہیں ہوسکتا اور جو شخص بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس منصب کا دعویٰ کرے یا اس کو مانے وہ کافر اور خارج از امت اسلام ہے۔

عقیدہ ختم نبوت قرآن مجید کی بیسیوں آیات، احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ سورۃ احزاب آیت نمبر ۴۰ میں باری تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ (الاحزاب : ۴۰)

''کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مردوں میں سے کسی کے صلبی باپ نہیں ہے۔ لیکن اللہ کے رسول اور تمام نبیوں کا سلسلہ ختم کرنے والے ہیں۔''

اس آیت کریمہ کا شان نزول اگرچہ ایک خاص واقعہ سے تعلق رکھتا ہے۔ لیکن اپنے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مفہوم و معنی کے لحاظ سے ہمہ گیر اور غیر موقت ہے اور عربیت، نقل روایات دونوں اعتبار سے ایک ٹھوس حقیقت کا اظہار کرتی ہے۔

اس آیت کے تین حصے ہیں، ایک میں کہا گیا ہے کہ محمد ﷺ تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، کیونکہ اولاد ذکور حیات مستعار کو پورا کر چکی تھی اور آپ ﷺ صلبی بیٹا نہیں رکھتے تھے اور بے معنی لے پالک اور متبنیٰ کی رسم کو ختم کیا گیا اور بتایا گیا کہ یہ احساس پیدا نہیں ہونا چاہیے کہ جب مردوں میں سے کسی کے صلبی باپ نہیں مگر روحانی باپ ضرور ہیں۔ لیکن یہ باپ کا رشتہ صلبی باپ سے کئی درجہ زیادہ ہے۔ کیونکہ وہ مادی و روحانی دونوں تربیتوں کا کفیل و مربی ہے۔ اس لیے دوسرے نبیوں، رسولوں کی طرح آپ بھی اللہ کے رسول ہیں ولکن رسول اللہ یہ آیت کا دوسرا حصہ ہے۔ پھر بات اس پر ختم نہیں ہو جاتی کہ آپ صرف اللہ کے رسول ہیں بلکہ آخر الانبیاء والرسل ہیں اور اس کے بعد کسی نبی، رسول کی بعثت کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نعمت پوری ہو چکی ہے اور دین مکمل ہو چکا ہے۔

تمام مفسرین نے مذکورہ آیت مبارکہ میں اس بات کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ

(۱) امام ابو جعفر طبری اپنی تفسیر میں سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے خاتم النبیین کے معنی بیان کرتے ہیں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ای آخرھم کہ اس جگہ خاتم النبیین کا معنی آخر النبیین ہے۔

(۲) امام سیوطی رحمہ اللہ نے درمنثور میں سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے:

"فی قوله خاتم النبیین قال ختم الله النبیین محمد ﷺ و کان آخِرَ مَنْ بُعِثَ"

"کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء علیہم السلام کو نبی اکرم ﷺ پر ختم کر دیا ہے اور آپ مبعوث کردہ انبیاء میں سے آخری نبی ہیں۔"

(۳) علامہ زمخشری نے اپنی تفسیر "کشاف" میں لکھا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے بعد کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نبی نہیں آئے گا، نبوت آپ کی ذات پر ختم ہوگئی ہے۔

(۴) امام رازی رحمہ اللہ نے ''تفسیر کبیر'' میں لکھا ہے: ''کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا۔''

(۵) علامہ آلوسی اپنی تفسیر ''روح المعانی'' میں لکھتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں، اس لیے خاتم المرسلین بھی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے قیامت تک یہ وصف نبوت و رسالت کسی جن وانس میں پیدا نہیں ہوسکتا۔ ختم نبوت کی تصریح قرآن میں موجود ہے اور اس پر ایمان رکھنا ازبس ضروری ہے۔ اس کا منکر کافر ہے۔ (روح المعانی:۹/۶۰)

الغرض تمام مفسرین اس مسئلہ پر متفق ہیں کہ ''خاتم النبیین'' سے مراد آخری نبی ہیں اور اس کی مزید وضاحت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعدد فرامین میں بھی پائی جاتی ہے۔ جن میں چند ایک پیش خدمت ہیں۔

۱۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ))

(صحیح مسلم، کتاب و باب المساجد و مواضع الصلوة، حدیث: ۵۲۳)

''مجھے چھ چیزوں کے ساتھ تمام انبیاء پر فضیلت بخشی گئی ہے۔ (۱) مجھے جوامع الکلم (جامع کلمات) عطا کیے گئے ہیں۔ (۲) اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے۔ (۳) اور میرے لیے غنیمتوں کو حلال کیا گیا ہے۔ (۴) اور میرے لیے زمین کو پاک کرنے والی اور مسجد بنایا گیا ہے۔ (۵) اور مجھے ساری مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہے۔ (۶) اور میرے ساتھ نبیوں کو ختم کر دیا گیا ہے۔''

۲۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ مَسْجِدَهُ آخِرُ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

الْمَسَاجِدِ))

(صحیح مسلم، الحج، باب فضل الصلاۃ، سجدہ والمدینہ، حدیث : ۱۳۹۴)

''پس بلاشبہ میں تمام انبیاء علیہم السلام میں سے آخری نبی ہوں اور بے شک میری مسجد سب مساجد میں آخری ہے۔''

۳۔ ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے:

((انہ لا نبی بعدی ولا امۃ بعدکم))

(کتاب السنہ لابن ابی عاصم، حدیث: ۱۰۶۱ وسلسلۃ الاحادیث الصحیحہ للالبانی: ۳۲۳۳)

''بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں۔''

۴۔ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

((كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهُ اَسْمَاءً فَقَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَحْمَدُ وَالْمُقَفِّي وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ))

(صحیح مسلم : ۱۳۵۵/۱۲۶)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود ہمیں اپنے اسمائے گرامی بتایا کرتے تھے، آپ نے فرمایا: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں مقفی ہوں (سب سے پیچھے آنے والا، جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو) میں حاشر ہوں، نبی توبہ اور نبی رحمت ہوں۔''

۵۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((قَالَ إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ))

(صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب خاتم النبیین، حدیث نمبر : ۳۵۳۴)

''میرے اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس آدمی کی سی ہے جس نے انتہائی حسین وجمیل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گھر بنایا ہو اور اس کے کسی کونے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی ہو۔ لوگ اس گھر کے گرد گھومتے ہوئے اس کی خوبصورتی پر تعجب کرتے ہوں کہ یہ اینٹ یہاں کیوں نہ لگائی گئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں وہی اینٹ ہوں اور میں آخری نبی ہوں۔"

۶۔ ابو حازم روایت کرتے ہیں کہ

((قَاعَدْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ خَمْسَ سِنِينَ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي))

(صحيح بخاری، حديث نمبر ۳۴۵۵۔ صحيح مسلم، كتاب الامارة)

"ابو حازم کا بیان ہے کہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پانچ برس بیٹھا رہا۔ میں نے ان کو نبی ﷺ سے یہ بیان کرتے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: انبیائے کرام بنی اسرائیل کی قیادت کیا کرتے تھے، جب ایک نبی کی وفات ہوتی تو اس کی جگہ دوسرا نبی آ جاتا (لیکن) میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔"

۷۔ ابی امامۃ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

((قال خطبنا رسول اللہ ﷺ .... وقال.... الا حذر امته الدجال وانا آخر الانبياء وانتم آخر الامم))

(سنن ابن ماجه، حديث نمبر ۴۰۷۷)

"سیدنا ابو امامہ الباہلی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور آپ ﷺ نے خطبہ میں فرمایا کہ اللہ کے ہر نبی نے اپنی اپنی امت کو دجال (کے فتنے) سے ڈرایا ہے، میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔"

۸۔ ام کرز کعبیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ

((سمعت رسول اللہ ﷺ يقول: ذهبت النبوة بقيت المبشرات))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(سنن ابن ماجه، حديث نمبر ٣٨٩٦)

''ام کرز کعبیہ ﷞ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، نبوت ختم ہوگئی ہے اور صرف مبشرات باقی رہ گئی ہیں۔''

۹۔ سیدنا ثوبان ﷛ سے روایت ہے کہ

((قال رسول الله ﷺ.... في حديث طويل.... وانه سيكون في امتي كذابون ثلاثون كلهم يزعم انه نبيٌّ وانا خاتم النبيين لا نبي بعدي))

(سنن ابی داؤد، حدیث : ٤٢٤٤)

''سیدنا ثوبان ﷛ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں تیس کذاب نمودار ہوں گے۔ ہر ایک کا دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہے۔ حالانکہ میں آخری نبی ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی (آنے والا) نہیں۔''

اجماع امت:

نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد مسلیمہ کذاب نے دعویٰ نبوت کیا اور وہ اگرچہ نبی اکرم ﷺ کی رسالت کا منکر نہ تھا۔ تاہم جمیع صحابہ کرام ﷡ نے اس کے ساتھ وہی معاملہ کیا جو کفار کے ساتھ کیا گیا تھا۔

تاریخ طبری ۲۹۹/۳ میں ہے کہ اگرچہ مسلیمہ کذاب آنحضرت ﷺ کی نبوت، قرآن مجید اور جمیع اسلامی احکام پر ایمان رکھتا تھا، لیکن ختم نبوت کے بدیہی مسئلہ کے انکار کی بنا پر اور دعویٰ نبوت کرنے کی وجہ سے تمام صحابہ کرام ﷡ اور عامۃ المسلمین نے اسے اور اس کے ماننے والوں کو کافر سمجھا اور کسی نے یہ نہیں کہا کہ وہ اہل قبلہ میں سے ہیں، کلمہ گو ہیں، نماز پڑھتے ہیں، ان کو کافر کس طرح سمجھا جائے؟

محدثین عظام اور مسئلہ ختم نبوت:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ختم نبوت کا مسئلہ بنیادی عقائد میں شامل ہے۔ اس لیے تمام محدثین نے اس کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لیے انہیں کتب احادیث سے اس کے متعلقہ احادیث کو جمع کیا ہے اور اس پر ختم نبوت کے عنوان قائم کیے ہیں۔

چند ایک حوالہ جات پیش خدمت ہیں۔

(۱):......امام بخاری نے اپنی صحیح میں کتاب المناقب میں باب ختم النبیین قائم کیا ہے اور اس کے تحت دو احادیث لائے ہیں۔

پہلی حدیث جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری اور تمام انبیاء کی مثال ایک شخص کی ہے کہ ایک شخص نے ایک عالیشان گھر تعمیر کیا اور اسے ہر اعتبار سے خوبصورت اور مزین بنایا، مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ سب لوگ اس گھر میں داخل ہو کر بڑے تعجب سے پوچھتے ہیں اور کہتے ہیں۔ اگر یہ ایک اینٹ کی جگہ خالی نہ رہتی تو کیا اچھا ہوتا۔''

اور دوسری حدیث مبارکہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہے کہ اس میں جو حدیث جابر کی طرح ہی ہے۔ لیکن اس میں یہ الفاظ ہیں۔

((هلا وضعت هذه اللبنة قال فأنا اللبنة وأنا خاتم النبيين))

(صحيح البخاری: ۳۵۳۵)

''کیوں نہیں اس خالی جگہ پر اینٹ رکھ دی گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس کی آخری اینٹ ہوں اور میں بس آخری نبی ہوں۔''

اس طرح امام بخاری نے المبشرات کے تحت یہ حدیث ذکر کی ہے۔

((لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ))

(صحيح البخاری: ۶۹۹۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"نبوت میں سے مبشرات کے سوا کچھ باقی نہیں رہا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: مبشرات کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھے خواب۔"

۲۔امام مسلم رحمہ اللہ:

امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں باب قائم نہیں کیے انہوں نے صرف احادیث صحیحہ کو جمع کر دیا ہے۔ مختلف محدثین نے ان احادیث پر تبویب کی ہے۔ چنانچہ امام نووی رحمہ اللہ نے ایک باب قائم کیا ہے۔ باب کونہ خاتم النبیین۔ کہ نبی اکرم ﷺ کا خاتم النبیین ہونے کا بیان۔ اور اس باب کے تحت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو تین مختلف سندوں کے ساتھ بیان کیا ہے۔ (صحیح مسلم: ۲۲۸۶)

اس کے بعد ایک سند سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے اور بعد ازاں اس کو سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔ (صحیح مسلم: ۲۲۸۷)

۳۔امام ابن حبان رحمہ اللہ

امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں باب قائم کیا ہے۔

"ذِکْرُ کتبة الله جلّ و عَلا عندهٗ محمد رسول الله خاتم النبيين"

کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس آپ کو خاتم النبیین لکھ لیا ہے۔

اور اس کے تحت سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ والی مذکورہ حدیث لائے ہیں۔

"اِنّي عِندَ اللهِ مَكتُوبٌ بِخَاتِمِ النبيين"

(صحيح ابن حبان: ١٤/ ٣٠٢)

پس اللہ تعالیٰ کے ہاں خاتم النبیین لکھا ہوا تھا۔

اس کے علاوہ امام ابوداؤد نے کتاب الفتن اور ملاحم میں سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کی روایت ذکر کی ہے۔ جس کا تذکرہ گذشتہ صفحات حدیث نمبر ۱۶ کے تحت گزر چکا ہے۔ نیز امام ترمذی رحمہ اللہ نے اپنی جامع میں ایک عنوان قائم کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باب ما جاء لا تقوم الساعة حتی یخرج کذابون۔ کہ نہیں اس وقت قیامت نہیں آئے گی جب تک کئی کذاب کا خروج نہ ہوگا۔ اس کے تحت انہوں نے امام ابو داؤد کی مذکورہ بالا روایت ذکر کی ہے۔

اس کے علاوہ امام موصوف نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی زبانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصف پر یہ باب قائم کیا ہے۔ باب وصف آخر من عمل۔ اور اس میں یہ حدیث ذکر کی ہے۔ بَینَ کَتِفَیہِ خاتم النبوۃ وَھُو خاتم النبین، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کندوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ خاتم النبیین تھے۔ (جامع الترمذی: ۳۶۳۸)

امام ترمذی نے ایک باب ذھبت النبوۃ وبَقِیَتُ المبشرات کے تحت سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ذکر کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلاَ رسول بعدی ولا نبی بعدی))

''کہ رسالت و نبوت کا سلسلہ منقطع ہو جائے۔ چنانچہ میرے بعد نہ کوئی رسول آئے گا اور نہ ہی کوئی نبی''

المختصر محدثین عظام نے عقیدہ ختم نبوت کو اپنے اپنے انداز سے ثابت کیا ہے۔ کیونکہ یہ ایک بنیادی عقیدہ ہے۔ اس کے بغیر کوئی شخص مسلمان کہلانے کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔

آئمہ فقہائے کرام اور عقیدہ ختم نبوت:

(۱):......امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ہر مدعی نبوت سے اس کی نبوت کی دلیل طلب کرنا بھی کفر ہے۔ اس حوالہ سے آپ کا موقف بیان کیا جاتا ہے۔

''امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے زمانے میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اور اس نے کہا مجھے مہلت دو تا کہ اپنی نبوت پر دلائل پیش کروں۔ امام ابوحنیفہ نے فرمایا: جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعویٰ نبوت کرے وہ بدکار ہے اور جو اس سے دلیل طلب کرے وہ بھی کافر ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔''

(کرردری امام الاعظم، باب ۷، من طلب علامۃ من المتنبی فقد کفر، بحوالہ عقیدہ ختم نبوت ڈاکٹر طاہر القادری)

۲۔امام ابو جعفر الطحاوی رحمہ اللہ:

امام موصوف نے اپنی کتاب العقیدۃ السّلفیہ میں امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہ اللہ کے عقاید بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

''حضور ﷺ کے بعد ہر قسم کا اعلان نبوت گمراہی اور خواہش نفس کی پیروی ہے۔''

(العقیدہ، ص ۱۷)

۳۔ملا علی قاری حنفی رحمہ اللہ:

ملا علی قاری نے لکھا ہے۔

''ہمارے نبی کریم ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت بالاجماع کفر ہے۔''

(المواقیت ۳/۱۷۹)

۴۔امام ابن قیم رحمہ اللہ جوزی رحمہ اللہ

امام موصوف عاقب اور خاتم کو ہم معنی قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

''آپ ﷺ عاقب ہیں جو تمام انبیاء کے پیچھے تشریف لائے۔ پس آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ سو عاقب سے مراد آخری اور خاتم کے ہم معنی ہے۔''

(زاد المعاد: ۱/ ۵۸)

۵۔امام بغوی رحمہ اللہ:

محی السنۃ امام بغوی رحمہ اللہ شافعی ''خاتم النبیین'' کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں

''اور یقیناً آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں آپ ﷺ کی بعثت مبارکہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے نبوت ختم فرمادی۔

(معالم التنزیل: ۳/۵۳۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۶۔ امام غزالی رحمہ اللہ

امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''بے شک تمام امت محمدیہ نے ان الفاظ (خاتم النبیین اور لا نبی بعدی) کے قرائن احوال سے یہی سمجھا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں اور نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ رسول، نیز یہ کہ اس میں کسی قسم نہ کوئی تاویل ہو سکتی ہے نہ تخصیص، پس اس کا منکر اجماع امت کا منکر ہے۔''

(الاقتصاد فی الاعتقاد، ص ۱۶۰)

۷۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ:

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''یا وہ شخص یہ کہے، بے شک نبی اکرم ﷺ خاتم النبیین اور اس سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کسی کو نبی کہنا جائز نہیں مگر نبوت کی حقیقت یہ ہے کہ کوئی انسان اللہ تعالیٰ کی طرف سے مخلوق کی طرف اس حال میں مبعوث ہو کہ وہ واجب الاطاعت ہو اور گناہوں سے اور غلطی کو ظاہر اً دیکھ کر اس پر قائم رہنے سے معصوم ہو سو ایسا انسان آپ ﷺ کے بعد ائمہ میں موجود ہے۔ ایسا کہنے والا شخص زندیق ہے۔ ایسی چال چلنے والے شخص کے قتل پر احناف اور شوافع کا اتفاق ہے۔''

(المسوّی: ۲/ ۲۹۳، ۲۹۹)

۸۔ شیخ ابن العربی رحمہ اللہ:

علامہ شعرانی نے شیخ اکبر ابن عربی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ شیخ نے ''فتوحات'' میں فرمایا ہے:

''یہ (وحی کا) باب، نبی اکرم ﷺ کے وفات کے بعد بند ہو چکا ہے اور

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

قیامت تک کسی کے لیے نہیں کھلے گا۔"

(الموا قیت والجواہر فی بیان عقائد الاکابر: ۲/۳۷۳)

۹۔ مجدد الف ثانی:

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فرماتے ہیں:

(ا) "جان لیجئے کہ منصب نبوت ختم الرسل حضرت محمد ﷺ پر ختم ہو چکا ہے۔"

(مکتوب نمبر ۲۶۰)

دوسری جگہ فرماتے ہیں

(۲) "محمد رسول اللہ ﷺ تمام انبیاء علیہم السلام کے خاتم اور آپ کا دین ادیان سابقہ کا ناسخ ہے اور آپ ﷺ کی کتاب پہلی کتب سے بہترین ہے۔ آپ ﷺ کی شریعت کا ناسخ کوئی نہیں ہوگا اور قیامت تک یہی شریعت رہے گی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو نزول فرمائیں گے وہ بھی آپ ﷺ کی شریعت ہی پر عمل کریں گے اور آپ ﷺ کے امتی کی حیثیت سے رہیں گے۔"

(مکتوب دفتر دوم مکتوب نمبر ۶۷)

ان تمام دلائل سے ثابت ہوا کہ "عقیدہ ختم نبوت" ایک بنیادی عقیدہ ہے اور اس کے اقرار کے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں کہلا سکتا۔

وما اريد الا الاصلاح ما استطعت وما توفيقي الا بالله

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ ختم نبوت وحدتِ امت کی اساس ہے

از قلم: محمد تنزیل الصدیقی الحسینی

اسلام میں توحید اور ختم نبوت، یہ دو ایسے عقیدے ہیں جو محض رسمی نظریات نہیں بلکہ عملی قوت کی حیرت انگیز تاثیر رکھتے ہیں۔ توحید کا تقاضا تو ہر امت اور ہر فردِ بشر سے کیا گیا اور اس میں اسلام اور مذاہبِ گزشتہ کی کوئی تخصیص نہیں مگر ختم نبوت کا عقیدہ صرف اس امتِ آخر سے مخصوص ہے اور سردست یہاں اسی عقیدے سے متعلق گزارشات پیش کرنا مقصود ہے۔

عقیدہ ختم نبوت کا نظریہ مسلمانوں کی ہیئت اجتماعی کے لیے موت وحیات کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ محض ایک عقیدہ نہیں جسے مسندِ دل پر مقام تقدیس عطا کر دیا جاتا ہے یہ ایک زندہ نظریہ ہے جو اپنی ہمہ گیر تاثیر رکھتا ہے۔ اس نظریے کی یہی زندگی، اس امت اور گزشتہ امتوں کے درمیان مابہ الامتیاز ہے۔ اور یہی وہ اساسی عقیدہ ہے جس نے پوری امت کو ایک رشتہ وحدت میں منسلک کر دیا ہے۔

نبی کریم ﷺ کو اللہ رب العزت نے اپنی وحی اور الہامِ نبوت کا آخری مخاطب بنایا اور اس طرح آپ ﷺ تمام نبوتوں کے خاتم بنے۔ اس غیر معمولی عز وشرف کی بدولت ان کی امت بھی پیغام ربانی کی آخری مخاطب بنی۔ یہ امت اگر خاتم الامۃ بنی ہے تو اس کی وجہ یہی ہے کہ نبی کریم ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ یہ ایک ایسی فضیلت ہے جو کسی امت کو حاصل نہیں۔

امت مسلمہ کو اپنا یہ فخر سلامت رکھنا ہے تو عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ لازم ہے۔ یہ تحفظ فرائض امت کے اہم ترین مقاصد میں سے ایک ہے اور اسلامی وحدت کی بقا ختم نبوت ہی پر منحصر ہے۔

یہ امت جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے احسانات سے کبھی سبکدوش نہیں ہو سکتی۔ جنھوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے انتہائی نا مساعد حالات میں بھی اس عقیدے کا تحفظ کیا اور ہر مدعی نبوت کا ذبہ کو کیفر انجام تک پہنچایا۔ اس عقیدے کی عظمت حضرت حبیب بن زید انصاری رضی اللہ عنہ کے اسوہ سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ انھوں نے اپنے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کروانا پسند کیا مگر ایک کاذب کی یک لفظی تصدیق بھی گوارا نہیں کی۔ اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے طرزِ عمل نے اس عقیدے کی اہمیت واضح کر دی۔

اقبال نے کہا تھا

خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی

ترکیب کا وہ نسخہ ختم نبوت ہی ہے۔ مسلمانوں کے لیے اس عقیدے کی تہذیبی قدر و قیمت بیان کرتے ہوئے علامہ اقبال فرماتے ہیں:۔

"اس کے معنی بالکل سلیس ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جنھوں نے اپنے پیروؤں کو ایسا قانون عطا کر کے جو ضمیر انسان کی گہرائیوں سے ظہور پذیر ہوتا ہے، آزادی کا راستہ دکھا دیا ہے، کسی اور انسانی ہستی کے آگے روحانی حیثیت سے سر نیاز خم نہ کیا جائے۔ دینیاتی نقطہ نظر سے اس نظریہ کو یوں بیان کر سکتے ہیں کہ وہ اجتماعی اور سیاسی تنظیم جسے اسلام کہتے ہیں مکمل اور ابدی ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی ایسے الہام کا امکان ہی نہیں ہے جس سے انکار، کفر کو مستلزم ہو جو شخص ایسے الہام کا دعویٰ کرتا ہے وہ اسلام سے غداری کرتا ہے۔"

(حرف اقبال، ص ۱۲۷)

اس عقیدے نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کے ساتھ ایک ایسی خاص نسبت دی ہے جس سے گزشتہ امتیں محروم تھیں۔

اس لیے یہ کسی بھی طرح ممکن نہیں کہ کوئی مسلمان ایک لمحے کے لیے بھی اپنی اس متاع گراں مایہ سے دستبردار ہو جائے۔ آج عالم کفر کے جہابذہ علم و دانش اس نکتے کو جان گئے ہیں۔ اسی لیے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسلمانوں کی محبت کی آزمائش کرتے رہتے ہیں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ ختم نبوت پر زد لگانے کی پیہم کوشش کرتے ہیں۔ یہ رشک وحسد کی وہ قسم ہے جو منفی ذہنیت کی کوکھ سے جنم لیتی ہے۔ جس میں انسان کی نفسانی کیفیت اس درجہ غالب آجاتی ہیں کہ حق کی شناخت کے باوجود وہ تسلیم حق کے لیے تیار نہیں ہوتا۔ چاہیے تو یہ تھا کہ وہ بھی اس نسبت میں مسلمانوں کے ساتھ شریک ہو جاتے۔ اسلام صرف مسلمانوں کا دین نہیں ہے اور نہ ہی رسول کریم ﷺ صرف مسلمانوں کے پیغمبر ہیں۔ اسلام کی آفاقیت دائمی اور ابدی ہے اور اپنے دامن میں ہر طالبِ حق وصداقت کے لیے جگہ رکھتی ہے۔ مبارک ہیں وہ سعید روحیں جنھوں نے اپنے قلب کی اس پکار کو سنا اور قبولِ حق کی سعادت حاصل کی۔ أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۔

عقیدہ ختم نبوت مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے اور اس عظیم فخر میں ہر مسلمان یکساں شریک ہے۔ کوئی مسلمان عقیدہ ختم نبوت کا اقرار کیے بغیر مسلمان نہیں رہ سکتا۔ ایسے میں کسی بھی طبقے کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کی محبت پر اپنی اجارہ داری قائم کرے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب جب کسی مدعیِ نبوتِ کاذبہ نے عقیدہ ختم نبوت پر نقب زنی کی مذموم کوشش کی تو ہر طبقہ فکر سے تعلق رکھنے والے ہر مسلمان نے اس کی مخالفت کی اور اسے کیفر کردار تک پہنچایا۔

تاہم ان تمام مدعیانِ نبوتِ کاذبہ میں دجالِ کاذب مرزا غلام احمد قادیانی (نشانِ عبرت ۱۹۰۸ء) یقیناً بقیہ مدعیانِ نبوتِ کاذبہ کے بالمقابل ایک امتیازی مقام رکھتا ہے۔ اور اس امتیاز کی کچھ اہم وجوہات بھی ہیں۔ اس نے انگریزی استعماری عہد میں اپنا دعویٰ کیا اور اسی عہد میں اپنے باطل افکار ونظریات کی ترویج کی۔ اسے پروان چڑھانے میں اسلام دشمن طاقتوں نے خاص طور سے حصہ لیا۔ اسے سیاسی پشت پناہی بھی حاصل رہی اور سرمایے کی قوت بھی شریک حال۔

مرزا قادیانی کی زندگی ہی میں مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کے اکابر آگے بڑھے اور انھوں نے اس دجالِ کاذب کے دعویٰ نبوت کی سختی سے تردید کی۔ آج مسلکی عصبیت اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فرقہ وارانہ تعصب کے زیرِ اثر ایک طبقہ دوسرے طبقے کی خدمات کا اعتراف نہیں کرتا اور ہر طبقہ اپنے طبقے کے اکابر کی ذخیرہ حسنات کو محض اپنے طبقے کی خدمات باور کراتا ہے۔ لیکن مولانا ثناء اللہ امرتسری، پیر مہر علی شاہ گولڑوی، علامہ انور شاہ کشمیری کو دیوبندی، بریلوی اور اہل حدیث کے خانوں میں دیکھنا خود ان کی خدمات کو چھوٹا بنا دینا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ ان بزرگوں نے اپنے ایمانی غیرت کا تقاضا سمجھ کر عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا فریضہ انجام دیا ہے۔ جس نے عقیدہ ختم نبوت کی چوکیداری کی وہ سب ہی امت کے محسن ہیں۔ اس میں کسی قسم کی تفریق غیر مناسب ہے۔

اس اتفاق میں ہرگز دراڑ نہ ڈالی جائے۔ ورنہ اسلامی وحدت کا سارا تصور مجروح ہو کر رہ جائے گا۔ اس عقیدے کے خلاف سازشیں کرنے کے لیے عالم کفر کے نمائندے کم نہیں ہیں ہمیں شعوری یا غیر شعوری طور پر ان کے کارِ مذموم کا حصہ نہیں بننا چاہیے اور اس ضمن میں کی جانے والی ایسی ہر کوشش کو جو وحدت اسلامی کے تصور کو مجروح کرے سختی سے مسترد کر دینا چاہیے۔

وقت کے تقاضے تیزی سے بدل رہے ہیں۔ ماضی میں کیے گئے اپنے اکابر کے کارناموں پر محض فخر کرنے کا وقت گزر چکا ہے۔ دجالِ کاذب مرزا قادیانی کی امت اسلام کے اساسی عقیدہ ختم نبوت پر نقب زنی کر رہی ہے۔ ان کی کوششیں صرف مذہب اور اعتقاد کی راہ سے نہیں ہیں بلکہ سماج و سیاست پر بھی بھرپور طور پر اثر انداز ہو رہی ہیں۔ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اپنی بساط بھر عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرے۔

آفریدگارِ عالم انسانیت نے ہمیں ''خاتم الامۃ'' بنا کر ''خیر الامۃ'' کے مقام رفیع پر فائز کیا ہے مگر ہم نے اس مقام کی قدر نہیں کی۔ نتیجہ معلوم! ٹھوکریں ہمارا مقدر بن گئیں۔ اب بھی وقت نہیں گزرا، درِ توبہ وانابت کھلا ہے۔ آؤ اپنے سر نہیں دل جھکا دو۔ کمر کو خم نہیں روح کو خمیدہ کر دو۔

ہم اگر چاہیں تو آج بھی دنیا بدل سکتی ہے۔ اگر مصائب کے پہاڑ بلند ہیں تو کیا ہوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہمارے عزائم کی بلندی سے بلند نہیں ہو سکتے۔ اگر پوری کائنات بھی رب کی توحید اور رسول کی رسالت کے خلاف در آئے تو کیا غم ہے، ہمارے ایمان کی طاقت کو زیر نہیں کر سکتی۔ ظلمتوں کی دھند خواہ کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو حق کا آفتاب کبھی تاریکی سے گہنا نہیں سکتا اور تیرہ وتیرگی خواہ کتنی ہی بڑھ جائے مگر روشنی کی ایک کرن کے سامنے ہار جاتی ہے۔ غدارانِ ختم نبوت اور منکرین نبوت محمدی خواہ کچھ ہی کر لیں، نبی کریم ﷺ کی قدر و منزلت کے لیے: وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ فیصلہ الٰہی اور نوشتہ تقدیر ہے، ناممکن ہے کہ کبھی رسالت محمدی ﷺ پر کوئی حرف آسکے۔

آج بھی مسلمان اگر قرآن کے مخاطب مسلمان بن جائیں۔ آج بھی مسلمان اگر رسول ﷺ کے متوالے مسلمان بن جائیں۔ آج بھی مسلمان اگر نقوشِ صحابہ رضی اللہ عنہم کو اپنا معیار زندگی بنالیں۔ فلسفہ دجل وفریب کی پرستش ترک کر کے صدیق اور فاروق (رضی اللہ عنہما) کو اپنا امام بنالیں تو دنیا فتح کر سکتے ہیں۔ ہم صرف ایک بار توحید کی عملی طاقت اور ختم نبوت کے پیغام وحدت کو اپنی زندگی کی سب سے بڑی حقیقت بنالیں تو یقین جانیے ہم تاریخ بدل دیں گے۔

☆......☆......☆

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آیت ولوتقول علینا اور صداقت مرزا

تحریر: عبیداللہ لطیف

قادیانی حضرات! قرآن مقدس میں اللہ رب العزت فرماتا ہے کہ

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ ۝ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ۝ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ۝ (سورۃ الحاقہ 44تا 46)

ترجمہ از تفسیر صغیر: اور اگر یہ شخص ہماری طرف جھوٹا الہام منسوب کر دیتا خواہ ایک ہی ہوتا تو ہم یقیناً اس کو دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے اور اس کی رگ گردن کاٹ دیتے۔

قطع نظر اس بات کے کہ میاں بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی کی طرف سے ان آیات کا ترجمہ درست ہے یا غلط ہم یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی ان آیات کریمہ سے کیا استدلال کرتا ہے لہٰذا مرزا قادیانی رقمطراز ہے کہ

''اربعین نمبر 3 میں گو ہم دلائل بیّنہ سے لکھ چکے ہیں کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ جو شخص خدا پر افتراء کرے وہ ہلاک کیا جاتا ہے مگر تاہم پھر دوبارہ ہم عقلمندوں کو یاد دلاتے ہیں کہ حق یہی ہے کہ جو ہم نے بیان کیا۔ خبردار ایسا نہ ہو کہ وہ ہمارے مقابل پر کسی مخالف مولوی کی بات کو مان کر ہلاکت کی راہ اختیار کر لیں اور لازم ہے کہ قرآن شریف کی دلیل کو بنظر تحقیر دیکھنے سے خدا سے ڈریں۔ صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آیت ''لو تقول علینا '' کو بطور لغو نہیں لکھا جس سے کوئی حجت قائم نہیں ہو سکتی۔ اور خدا تعالیٰ ہر ایک لغو کام سے پاک ہے پس جس حالت میں اس حکیم نے اس آیت کو اور ایسا ہی اس دوسری آیت کو جس کے یہ الفاظ ہیں۔ إِذًا لَّأَذَقْنَاكَ ضِعْفَ الْحَيَاةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ محل استدلال پر بیان کیا ہے تو اس سے ماننا پڑتا ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اگر کوئی شخص بطور افتراء کے نبوت اور مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کرے تو وہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ نبوت کے مانند ہرگز زندگی نہیں پائے گا ورنہ یہ استدلال کسی طرح صحیح نہیں ٹھہرے گا اور کوئی ذریعہ اس کے سمجھنے کا قائم نہیں ہو گا کیونکہ اگر خدا پر افتراء کر کے اور جھوٹا دعویٰ مامور من اللہ ہونے کا کر کے تیئس برس تک زندگی پالے اور ہلاک نہ ہو تو بلا شبہ ایک منکر کے لیے حق پیدا ہو جائے گا کہ وہ یہ اعتراض پیش کرے کہ جبکہ اس دروغگو نے جس کا دروغگو ہونا تسلیم کر کے تیئس برس تک یا اس سے زیادہ عرصہ تک زندگی پالی اور ہلاک نہ ہوا تو ہم کیونکر سمجھیں کہ ایسے کاذب کی مانند تمہارا نبی نہیں تھا۔ ایک کاذب کو تیئس برس تک مہلت مل جانا صاف اس بات پر دلیل ہے کہ ہر ایک کاذب کو ایسی مہلت مل سکتی ہے تو پھر لو تقول علینا کا صدق لوگوں پر کیونکر ظاہر ہو گا اور اس بات پر یقین کرنے کے لیے کون سے دلائل پیدا ہوں گے کہ اگر آنحضرت ﷺ افتراء کرتے تو ضرور تیئس برس کے اندر اندر ہلاک کیے جاتے لیکن اگر دوسرے لوگ افتراء کریں تو وہ تیئس برس سے زیادہ مدت تک بھی زندہ رہ سکتے ہیں اور خدا ان کو ہلاک نہیں کرتا"

(اربعین نمبر 4 ص 1,2 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 ص 430،431)

مرزا غلام احمد قادیانی اپنی بات کی مزید وضاحت کرتے ہوئے رقمطراز ہے کہ

"میں بار بار کہتا ہوں کہ صادقوں کے لیے آنحضرت ﷺ کی نبوت کا زمانہ نہایت صحیح پیمانہ ہے اور ہرگز ممکن نہیں کہ کوئی شخص جھوٹا ہو کر اور خدا پر افتراء کر کے آنحضرت ﷺ کے زمانہ نبوت کے موافق یعنی تیئس برس تک مہلت پا سکے ضرور ہلاک ہوگا"

(اربعین نمبر 4 ص 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 ص 434)

مندرجہ بالا تحریروں سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ مرزا غلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

احمد قادیانی آیت "ولو تقول علینا" سے یہ استدلال کرتا ہے کہ ہر مدعی نبوت دعویٰ نبوت کرنے کے بعد اگر تیئس سال یا اس سے زیادہ عرصہ زندہ رہا تو وہ اپنے اس دعویٰ میں سچا ہوگا اور اگر اسے تیئس برس سے پہلے موت آ گئی تو وہ کذاب ہوگا۔

قطع نظر اس بات کے کہ مرزا صاحب قادیانی کا اس آیت سے یہ استدلال کرنا درست ہے یا کہ غلط۔ ہم مرزا غلام احمد قادیانی کے صدق اور کذب کو جانچنے کے لیے جائزہ لیتے ہیں کہ اس نے دعویٰ نبوت کب کیا تھا اور دعویٰ نبوت کرنے کے بعد کتنا عرصہ زندہ رہا؟ مرزا غلام احمد کادیانی نے 1308 ہجری میں توضیح مرام کے نام سے ایک رسالہ شائع کیا جس کے ٹائٹل پیج پر رسالے کا سن اشاعت 1891ء درج ہے یہ رسالہ روحانی خزائن کی جلد 3 کے شروع میں موجود ہے۔ محترم قارئین! جب مرزا صاحب قادیانی نے اپنے خودساختہ الہامات کی بنا پر اپنے حیات مسیح کے عقیدے میں تبدیلی کرتے ہوئے مثیل مسیح ہونے کا دعوی کیا تو تب علمائے اسلام کی طرف سے اعتراض کیا گیا کہ مسیح علیہ السلام تو نبی تھے کیا تم بھی مدعی نبوت ہو تب مرزا صاحب قادیانی نے اپنی اس کتاب میں لکھا کہ

"اس جگہ اگر یہ اعتراض پیش کیا جائے کہ مسیح کا مثیل بھی نبی ہونا چاہیے تو اس کا اول جواب تو یہی ہے کہ آنیوالے مسیح کے لئے ہمارے سید و مولیٰ نے نبوت شرط نہیں ٹھہرائی بلکہ صاف طور پر یہ لکھا ہے کہ وہ ایک مسلمان اور عام مسلمانوں کے موافق شریعت فرقانی کا پابند ہوگا۔"

(توضیح مرام ص 11 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 59)

۱۸۹۱ء میں ہی مرزا غلام احمد کادیانی نے ایک اشتہار شائع کیا جس میں وہ لکھتا ہے کہ

"میں ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں اور جیسا کہ اہلسنت جماعت کا عقیدہ ہے ان سب باتوں کو مانتا ہوں جو قرآن اور حدیث کی رو سے مسلم الثبوت ہیں اور سیدنا و مولانا حضرت محمد ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت و رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں میرا یقین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ وحی رسالت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب محمد مصطفےٰ ﷺ پر ختم ہوگئی۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 214 مورخہ 2 اکتوبر 1891ء طبع جدید)

"میں نہ نبوت کا مدعی ہوں اور نہ معجزات اور ملائکہ اور لیلۃ القدر وغیرہ سے منکر ۔۔۔۔اور سیدنا ومولانا حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب وکافر جانتا ہوں"

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 232 مورخہ 2 اکتوبر 1891ء طبع جدید)

محترم قارئین! ۱۸۹۱ء میں ہی شائع ہونے والی اپنی کتاب ازالہ اوہام میں وفات مسیح کے دلائل دیتے ہوئے مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں کہ

"مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔"

یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں، مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا ہے نبیوں کا یہ آیت بھی صاف دلالت کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔"

(ازالہ اوہام مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 431، وتفسیر مرزا جلد 7 صفحہ 52)

اپنی اسی کتاب میں مزید لکھا کہ

"ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ صادق الوعد ہے اور جو آیت خاتم النبیین میں وعدہ دیا گیا ہے اور جو حدیثوں میں بتصریح بیان کیا گیا ہے کہ اب جبرائیل بعد وفات رسول اللہ ﷺ ہمیشہ کے لیے وحی نبوت لانے سے منع کیا گیا ہے یہ تمام باتیں سچ اور صحیح ہیں، تو پھر کوئی شخص بحیثیت رسالت ہمارے نبی ﷺ کے بعد ہرگز نہیں آسکتا۔"

(ازالہ اوہام مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 ص 412)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''قرآن کریم بعد''خاتم النبیین''کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا، خواہ نیا ہو یا پرانا کیونکہ رسول کو علم دین بتوسط جبرائیل ملتا ہے۔ اور باب نزول جبرائیل بہ پیرایہ وحی رسالت مسدود ہے اور یہ بات خود ممتنع ہے کہ رسول تو آوے مگر سلسلہ وحی رسالت نہ ہو۔''

(ازالہ اوہام مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 511)

اسی طرح مرزا غلام احمد کادیانی کی ایک عربی تصنیف حمامۃ البشریٰ ہے جو ۱۸۹۴ء میں شائع ہوئی جس کے ٹائٹل پیج پر سن اشاعت ۱۳۱۱ ہجری درج ہے اس میں مرزا غلام احمد کادیانی رقمطراز ہے کہ

((الا تعلم ان الرب الرحیم المتفضل سمّٰی نبیّنا صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء بغیر استثناء وفسرہ نبیّنا فی قولہ لانبیّ بعدی ببیان واضح للطالبین؟ ولو جوزنا ظھور نبیّ بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم لجوزنا انفتاح باب وحی النبوۃ بعد تغلیقھا و ھذا خلف کما لایخفی علی المسلمین و کیف یجیء نبیّ بعد رسولنا صلی اللہ علیہ وسلم وقد انقطع الوحی بعد وفاتہ و ختم اللہ بہ النبیین))

کیا تو نہیں جانتا کہ اس محسن رب نے ہمارے نبی ﷺ کا نام خاتم الانبیاء رکھا ہے اور کسی کو مستثنیٰ نہیں کیا اور آنحضرت ﷺ نے طالبوں کے لئے بیان واضح سے اس کی تفسیر یہ کی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور اگر ہم آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کا ظہور جائز رکھیں تو یہ لازم آتا ہے کہ وحی نبوت کے دروازہ کا انفتاح بھی بند ہونے کے بعد جائز خیال کریں اور یہ باطل ہے جیسا کہ مسلمانوں پر پوشیدہ نہیں اور آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی کیونکر آوے حالانکہ آپ کی وفات کے بعد وحی نبوت منقطع ہوگئی ہے اور اللہ نے آپ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ساتھ نبیوں کو ختم کر دیا ہے

(حمامۃ البشریٰ مترجم صفحہ 81، 82)

((وما کان لی ان ادعی النبوۃ واخرج من الاسلام والحق بقوم الکافرین))

اور میرے لیے یہ جائز نہیں کہ میں دعویٰ نبوت کروں اور اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافروں سے جاملوں

(حمامۃ البشریٰ مترجم صفحہ 291 شائع کردہ صدر نظارت اشاعت صدر جماعت احمدیہ پاکستان ربوہ)

قارئین کرام! جب علمائے اسلام نے ۱۸۹۱ میں مرزا غلام احمد قادیانی کی متفقہ طور پر تکفیر کی تو اسی تکفیر کا ذکر کرتے ہوئے اس نے اپنی کتاب حمامۃ البشریٰ میں ہی لکھا کہ

''ومن اعتراضات المکفرین انھم قالوا ان ھذاالرجل ادعیٰ النبوۃ وقال أنی من النبیین ۔ اماالجواب فاعلم یا اخی انی ما ادعیت النبوۃ وما قلت لھم انّی نبیّ ولٰکن تعجلوااخطاؤا فی فھم قولی وما فکروا حق الفکر بل اجترؤ علی نحت بھتان مبین ۔ وتراھم یسارعون الی التکفیر و یکفرون بعض المومنین ویخادعون البعض۔

اور مجھے کافر کہنے والوں کا ایک اعتراض یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ اس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور کہا ہے کہ میں نبیوں میں سے ہوں ۔ اور میں اس کے جواب میں کہتا ہوں کہ اے میرے بھائی تو جان لے کہ میں نے نہ تو نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور نہ میں نے یہ کہا ہے کہ میں نبی ہوں لیکن لوگوں نے جلد بازی سے کام لیا اور میری بات سمجھنے میں انہوں نے غلطی کھائی ہے اور انہوں نے پوری طرح غور نہیں کیا بلکہ انہوں نے کھلم کھلا بہتان تراشنے کی جرأت کی ہے اور تو انہیں دیکھے گا کہ وہ کفر کا فتویٰ دینے میں جلدی کرتے ہیں

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اور بعض مومنوں کی تکفیر کرتے ہیں اور بعض کو دھوکہ دیتے ہیں۔

(حمامۃ البشریٰ مترجم صفحہ 290,291 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 296,297)

محترم قارئین! مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۸۹۶ء میں ''انجام آتھم'' نامی کتاب لکھی اس میں وہ لکھتا ہے کہ

''صاحب انصاف طلب کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس عاجز نے کبھی اور کسی وقت حقیقی طور پر نبوت یا رسالت کا دعویٰ نہیں کیا اور غیر حقیقی طور پر کسی لفظ کو استعمال کرنا اور لغت کے عام معنوں کے لحاظ سے اس کو بول چال میں لانا مستلزم کفر نہیں مگر میں اس کو بھی پسند نہیں کرتا کہ اس میں عام مسلمانوں کو دھوکہ لگ جانے کا احتمال ہے''

(انجام آتھم صفحہ 27 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 27)

۱۸۹۸ء میں مرزا صاحب قادیانی کی کتاب بعنوان ''کتاب البریہ'' شائع ہوئی اس میں مرزا جی لکھتے ہیں کہ

''آنحضرت ﷺ نے بار بار فرما دیا تھا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، اور حدیث لا نبی بعدی ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اس کی صحت میں کلام نہ تھا، اور قرآن شریف جس کا لفظ لفظ قطعی ہے اپنی آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین سے بھی اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ فی الحقیقت ہمارے ﷺ پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔''

(کتاب البریہ مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 ص 217)

اسی طرح جنوری ۱۸۹۹ء میں مرزا صاحب کی کتاب بعنوان ''ایام الصلح'' شائع ہوئی اس میں مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں کہ

''حدیث لا نبی بعدی میں بھی (لا) نفی عام ہے پس یہ کس قدر دلیری اور گستاخی ہے کہ خیالات رکیکہ کی پیروی کر کے نصوص صریحہ قرآن کو عمداً چھوڑ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دیا جاوے اور خاتم الانبیاء کے بعد ایک نبی کا آنا مان لیا جاوے۔"

(ایام الصلح مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 ص 393)

مرزا صاحب ایام الصلح کی مندرجہ بالا تحریر میں حدیث کے الفاظ "لا نبی بعدی" میں لا کو نفی عام قرار دے رہے ہیں جس سے شرعی، غیر شرعی، ظلی اور بروزی الغرض ہر قسم کی نبوت کو بند قرار پاتی ہے۔ قارئین کرام! مرزا غلام احمد قادیانی صاحب ۱۸۹۷ء میں مولانا غلام دستگیر قصوری صاحب کے اشتہار کے جواب میں اپنی وحی کی ڈیفینیشن یعنی کیفیت واضح کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

"ان پر واضح رہے کہ ہم بھی نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل ہیں اور آنحضرت ﷺ کے ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں اور وحی نبوت نہیں بلکہ وحی ولایت جو زیر سایہ نبوت محمدیہ اور باتباع آنجناب ﷺ اولیاء اللہ کو ملتی ہے اس کے ہم قائل ہیں اور اس سے زیادہ جو شخص ہم پر الزام لگاوے وہ تقویٰ اور دیانت کو چھوڑتا ہے اور اگر قرآنی الہامات سے کوئی کافر ہو جاتا ہے تو پہلے یہ فتویٰ کفر سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ پر لگانا چاہئے کہ انہوں نے بھی قرآنی الہامات کا دعویٰ کیا ہے۔ غرض جبکہ دعویٰ نبوت اس طرف بھی نہیں صرف ولایت اور مجددیت کا دعویٰ ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 2 اشتہار بعنوان مولوی غلام دستگیر صاحب کے اشتہار کا جواب طبع جدید)

الغرض مرزا غلام احمد قادیانی ۱۸۹۷ء تک نہ صرف مدعی نبوت کو کافر سمجھتا تھا بلکہ ایسے الفاظ بھی استعمال کرنے کے حق میں نہیں تھا جس سے عام مسلمانوں کو دھوکے کا احتمال ہو۔

۱۹۰۰ء بمطابق ۱۳۱۷ھ میں آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی نے "اربعین" کے نام سے ایک رسالہ شائع کیا جس میں پہلی مرتبہ نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا اور وہ بھی شرعی نبوت و رسالت کا جبکہ ۱۹۰۰ء سے پہلے مرزا قادیانی کی کوئی ایسی تحریر نہیں ملتی جس میں اس نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دعویٰ نبوت کیا ہو چنانچہ مرزا قادیانی اس رسالے میں رقمطراز ہے کہ

''یہ بھی تو سمجھو شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کیے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔''

(اربعین نمبر 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 435)

اسی طرح مرزا قادیانی نے ۱۹۰۱ء بمطابق ۱۳۱۸ھ میں ایک رسالہ بعنوان ''ایک غلطی کا ازالہ'' شائع کیا تو اس میں لکھا کہ

''ہماری جماعت میں سے بعض صاحب جو ہمارے دعویٰ اور دلائل سے کم واقفیت رکھتے ہیں جن کو نہ بغور کتابیں دیکھنے کا اتفاق ہوا اور نہ وہ ایک معقول مدت تک صحبت میں رہ کر اپنی معلومات کی تکمیل کر سکے وہ بعض حالات میں مخالفین کے کسی اعتراض پر ایسا جواب دیتے ہیں کہ جو سراسر واقعہ کے خلاف ہوتا ہے اس لیے باوجود اہل حق ہونے کے ان کو ندامت اٹھانی پڑتی ہے چنانچہ چند روز ہوئے کہ ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس کی تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ میں دیا گیا حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے الفاظ رسول مرسل اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے کہ ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں بلکہ اس وقت تو پہلے زمانہ کی نسبت بھی بہت تصریح اور توضیح سے یہ الفاظ موجود ہیں۔

(ایک غلطی کا ازالہ ص 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 ص 206)

قادیانی حضرات! جب انہی الہامات کی بنیاد پر جن میں لفظ نبی مرسل اور رسول ہے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

علمائے اسلام نے مرزا جی کی تکفیر کی تو مرزا صاحب قادیانی نے ۱۸۹۴ء میں شائع ہونے والی اپنی ایک کتاب حمامۃ البشری جو عربی تصنیف ہے میں لکھا کہ

"ومن اعتراضات المكفرين انهم قالوا ان هذا رجل ادعى النبوة و قال انى من النبيين. اما الجواب فاعلم يا اخى انى ما ادعيت النبوة وما قلت لهم انى نبى ولكن تعجلوا واخطاوا فى فهم قولى وما فكروا حق الفكر بل اجتروا على تهت بهتان مبين."

اور مکفرین کے اعتراضات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اس شخص نے نبوت کا دعوی کیا ہے اور کہتا ہے کہ میں نبیوں میں سے ہوں اس کا جواب یہ ہے کہ اے میرے بھائی! تو جان لے کہ نہ تو میں نے نبوت کو دعوی کیا اور نہ ہی میں نے انہیں کہا ہے کہ میں نبی ہوں لیکن ان لوگوں نے جلد بازی سے کام لیا اور میری بات سمجھنے میں غلطی کھائی ہے۔ اور پوری طرح سے غور وفکر نہیں کیا بلکہ کھلی کھلی بہتان تراشی کی جرات کی ہے۔

(حمامۃ البشری مترجم صفحہ 290 روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 296)

آنجہانی مرزا قادیانی کو اس بات کا اندازہ تھا کہ پہلے تو اس نے دائی نبوت کو لعنتی اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے لہذا اپنے سابقہ عقیدے اور دعویٰ نبوت میں تطبیق دینے کے لیے لکھتا ہے کہ

"اور جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے علم باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لیے اس کا نام پا کر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پکارا ہے سو اب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا“

(ایک غلطی کا ازالہ 6، 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 ص 210، 211)

اے منصف مزاج قادیانیو! ذرا ٹھنڈے دل سے سوچو کہ آنجہانی مرزا قادیانی نے ۱۳۱۷ھ بمطابق ۱۹۰۰ء میں دعویٰ نبوت کیا اور اس کے بعد مرزا قادیانی کتنا عرصہ زندہ رہا اگر ہم مرزا قادیانی کی تصنیف حمامۃ البشریٰ (جس کی تحریریں پہلے درج کی جا چکی ہیں اور ان میں واضح طور پر مدعی نبوت کو کافر قرار دیا ہے) کو مدنظر رکھیں تو وہ ۱۳۱۱ھ بمطابق ۱۸۹۴ھ کی تصنیف ہے اور مرزا قادیانی ۱۹۰۸ء میں فوت ہوا تو اس طرح وہ اپنے دعویٰ نبوت کرنے کے بعد فقط سات سال زندہ رہا اسی طرح اوپر مرزا قادیانی کی ۱۸۹۷ء کی ایک تحریر پیش کی جا چکی ہے جس میں نہ صرف مدعی نبوت پر لعنت بھیجی ہے بلکہ اپنی وحی کی کیفیت بھی واضح کی ہے کہ وہ وحی نبوت نہیں بلکہ وحی ولایت اور مجددیت ہے اگر ۱۸۹۷ء کے فوری بعد کسی وقت دعویٰ نبوت کو تسلیم کر لیں تو تب بھی دعویٰ نبوت کے بعد اس کی زندگی تقریباً گیارہ سال بنتی ہے۔ اب مرزا قادیانی کے اصول کو دوبارہ ملاحظہ فرمائیں اور خود فیصلہ کریں کہ مرزا قادیانی کذاب تھا یا نہیں؟

”میں بار بار کہتا ہوں کہ صادقوں کے لیے آنحضرت ﷺ نبوت کا زمانہ نہایت صحیح پیمانہ ہے اور ہرگز ممکن نہیں کہ کوئی شخص جھوٹا ہو کر اور خدا پر افتراء کر کے آنحضرت ﷺ کے زمانہ نبوت کے موافق یعنی تیئیس برس تک مہلت پا سکے ضرور ہلاک ہوگا۔“

(اربعین نمبر 4 ص 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 ص 434)

قادیانی حضرات! مرزا صاحب کی تحاریر کو ایک بار دوبارہ پڑھیں اور پھر مرزا صاحب کے استدلال کے حوالے سے میرے چند سوالات کے جواب دیں چنانچہ مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں کہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

"صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آیت لو تقول علینا کو بطور لغو نہیں لکھا جس سے کوئی حجت قائم نہیں ہو سکتی اور خدا تعالیٰ ہر ایک لغو کام سے پاک ہے پس جس حالت میں اس حکیم نے اس آیت کو اور ایسا ہی اس دوسری آیت کو جس کے یہ الفاظ ہیں اذاً لاذقناك ضعف الحیوۃ وضعف الممات محل استدلال پر بیان کیا ہے تو اس سے ماننا پڑتا ہے کہ اگر کوئی شخص بطور افتراء کے نبوت اور مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کرے تو وہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ نبوت کے مانند ہرگز زندگی نہیں پائے گا ورنہ یہ استدلال کسی طرح صحیح نہیں ٹھہرے گا اور کوئی ذریعہ اس کے سمجھنے کا قائم نہیں ہو گا کیونکہ اگر خدا پر افتراء کر کے اور جھوٹا دعویٰ مامور من اللہ کا کر کے تیئس برس تک زندگی پا لے اور ہلاک نہ ہو تو بلاشبہ ایک منکر کے لیے حق پیدا ہو جائے گا کہ وہ یہ اعتراض پیش کرے کہ جبکہ اس دروغگو نے جس کا دروغگو ہونا تسلیم کر کے تیئس برس تک یا اس سے زیادہ عرصہ تک زندگی پالی اور ہلاک نہ ہوا تو ہم کیونکر سمجھیں کہ ایسے کاذب کی مانند تمہارا نبی نہیں تھا ایک کاذب کو تیئس برس تک مہلت مل جانا صاف اس بات پر دلیل ہے کہ ہر ایک کاذب کو ایسی مہلت مل سکتی ہے تو پھر لو تقول علینا کا صدق لوگوں پر کیونکر ظاہر ہو گا اور اس بات پر یقین کرنے کے لیے کون سے دلائل پیدا ہوں گے کہ آنحضرت ﷺ افتراء کرتے تو ضرور تیئس برس کے اندر اندر ہلاک کیے جاتے لیکن اگر دوسرے لوگ افتراء کریں تو وہ تیئس برس زیادہ مدت تک بھی زندہ رہ سکتے ہیں اور خدا ان کو ہلاک نہیں کرتا"۔

(اربعین نمبر 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 430,431)

مرزا غلام احمد کادیانی اپنی بات کی مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

"میں بار بار کہتا ہوں کہ صادقوں کے لیے آنحضرت ﷺ کی نبوت کا زمانہ نہایت صحیح پیمانہ ہے اور ہرگز ممکن نہیں کہ کوئی شخص جھوٹا ہو کر اور خدا پر افتراء کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے آنحضرت ﷺ کے زمانہ نبوت کے موافق یعنی تئیس برس تک مہلت پا سکے ضرور ہلاک ہوگا۔''

(اربعین نمبر 4 ص 5 مندرجہ روحانی خزائن ج 17 ص 434)

مندرجہ بالا تحریروں سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو چکی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی آیت ''ولو تقول علینا'' سے یہ استدلال کرتا ہے کہ ہر مدعی نبوت دعویٰ کرنے کے بعد اگر ۲۳ سال یا اس سے زیادہ عرصہ زندہ رہا تو وہ اپنے اس دعویٰ میں سچا ہوگا اور اگر اسے ۲۳ برس سے پہلے موت آ گئی تو وہ کذاب ہوگا۔

اب اس تحریر پر میرے چند سوالات ہیں امید ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار ضرور جواب عنایت فرمائیں گے

1۔ آپ لوگوں کے نزدیک مرزا صاحب نے صریح لفظوں میں دعویٰ نبوت کب کیا جس سے کبھی انکار نہ کیا ہو تاکہ جائزہ لیا جا سکے دعویٰ نبوت کے بعد مرزا صاحب کتنا عرصہ زندہ رہے؟

2۔ اگر کوئی مدعی نبوت دعویٰ نبوت کرنے کے بعد 22 سال دس مہینے زندہ رہتا ہے اس دوران کئی لوگ اس کی جھوٹی نبوت پر ایمان لے آتے ہیں اور اس کذاب کے مرنے سے پہلے ہی وفات پا جاتے ہیں تو ان کا آخرت میں کیا بنے گا جنت میں جائیں گے یا جہنم میں؟ اگر جہنم میں گئے تو ان کا قصور کیا کیونکہ ایک کذاب مدعی نبوت کو تو ۲۲ سال ۱۰ مہینے کی مہلت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملی۔ اگر جنت میں جائیں گے تو یہ بات بھی قابل غور ہے کہ ایک کذاب کو نبی مان کر جنت میں کیسے؟

قارئین! جب بعض علما کی طرف سے یہ اعتراض کیا گیا کہ بفرض محال تمہارے استدلال کو درست بھی مان لیا جائے تو یہ اصول شرعی نبوت کے مدعی پر تو لاگو ہو سکتا ہے غیر شرعی نبوت کے مدعی پر نہیں کیونکہ نبی مکرم شفیع معظم جناب محمد رسول اللہ ﷺ صاحب شریعت نبی تھے اور صاحب شریعت بھی ایسے کہ جن کی شریعت آنے کے بعد تمام سابقہ

www.KitaboSunnat.com

شریعتیں منسوخ ہوگئیں نہ کہ امتی اور غیر شرعی نبی تھے جس کا جواب دیتے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا کہ

”اور اگر کہو کہ صاحب شریعت افتراء کر کے ہلاک ہوتا ہے نہ ہر ایک مفتری تو اول تو یہ دعویٰ بے دلیل ہے خدا نے افتراء کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعے سے چند امر اور نہی بیان کیے اور اپنی امت کے لیے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہو گیا پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔“

(اربعین نمبر 4 صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 435)

اسی صفحے کے حاشیہ میں مرزا غلام احمد کادیانی لکھتا ہے کہ

”چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے اس لیے خدا تعالیٰ نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے پر ہوتی ہے فلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا ہے۔“

قارئین کرام! مرزا غلام احمد قادیانی اگلے صفحے پر لکھتا ہے کہ

”اگر کہو کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے جس میں نئے احکام ہوں تو یہ باطل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى یعنی قرآنی تعلیم توریت میں بھی موجود ہے۔ اور اگر یہ کہو کہ شریعت وہ ہے جس میں باستیفاء امر اور نہی کا ذکر ہو تو یہ بھی باطل ہے کیونکہ اگر توریت یا قرآن شریف میں باستیفاء احکام شریعت کا ذکر ہوتا تو پھر اجتہاد کی گنجائش نہ رہتی۔ غرض یہ سب خیالات فضول اور کوتہ اندیشیاں ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔ اور قرآن ربانی کتابوں کا خاتم ہے تاہم خدا تعالیٰ نے اپنے نفس پر یہ حرام نہیں کیا کہ تجدید کے طور پر کسی اور

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

مامور کے ذریعہ سے یہ احکام صادر کرے کہ جھوٹ نہ بولو۔ جھوٹی گواہی نہ دو۔ زنا نہ کرو۔ خون نہ کرو۔ اور ظاہر ہے کہ ایسا بیان کرنا بیانِ شریعت ہے جو مسیح موعود کا بھی کام ہے۔ پھر وہ دلیل تمہاری کیسی گاؤ خورد ہوگئی کہ اگر کوئی مفتری ہو اور شریعت لاوے تو ۲۳ برس تک زندہ نہیں رہ سکتا یاد رکھنا چاہیے کہ یہ تمام باتیں بیہودہ اور قابل شرم ہیں۔"

(اربعین نمبر 4 صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 436)

3۔ قادیانی حضرات! ایمانداری اور انصاف کو مدنظر رکھتے ہوئے بتائیے گا کہ مرزا صاحب کا یہ جواب درست ہے یا محض الفاظ کے ہیر پھیر کے ساتھ دھوکہ دینے کی کوشش کی گئی ہے؟

4۔ مرزا صاحب نے مندرجہ بالا تحریر میں قرآن کریم کو تمام کتابوں کی خاتم قرار دیا ہے یہاں پر ان کی خاتم سے کیا مراد ہے؟

قارئین کرام! آیئے اب آپ کے سامنے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکاروں کے سورۃ الحاقہ کی ان آیات سے غلط استدلال کا رد قرآن کریم سے کرتے ہیں۔ اگر قادیانیوں کے ان آیات سے استدلال کو درست مان لیا جائے تو نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ایک مفتری کو عذاب اس کی زندگی میں ہی شروع ہو جاتا ہے جبکہ اس کے برعکس اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ وَمَنْ قَالَ سَأُنْزِلُ مِثْلَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُو أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوا أَنْفُسَكُمُ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ آيَاتِهِ تَسْتَكْبِرُونَ

(الانعام:93)

ترجمہ از تفسیر صغیر:۔ اور اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہوسکتا ہے جو جان بوجھ کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللہ پر جھوٹ باندھے یا یہ کہے کہ مجھ پر وحی (نازل) کی گئی ہے حالانکہ اس پر وحی (نازل) نہ کی گئی ہو اور (اسی طرح) اس شخص سے (زیادہ ظالم کون ہوسکتا ہے) جو کہتا ہے کہ جو کچھ اللہ نے اتارا ہے میں بھی یقیناً ویسا ہی (کلام) اتار دوں گا۔ اور اگر تو (اس وقت کو) دیکھے جبکہ ظالم موت کی تکالیف میں مبتلا ہوں گے اور فرشتے (یہ کہتے ہوئے) اپنے ہاتھ پھیلا رہے ہوں گے کہ اپنی جانیں نکالو۔ جو کچھ تم اللہ کے متعلق ناحق کہتے تھے اور جو تم اس کی آیتوں کے بارے میں تکبر سے کام لیتے تھے اس کے سبب سے تمہیں آج رسوائی کا عذاب دیا جائے گا (تو تجھے ایک عبرت ناک نظارہ نظر آئے گا)

یہ آیت برملا اعلان کر رہی ہیں کہ مفتری علی اللہ کی سزا موت کے وقت شروع ہوتی ہے نہ کہ دنیا میں لہذا آنجہانی مرزا غلام احمد کادیانی اور اس کے پیروکاروں کا اس آیت سے استدلال بھی غلط ثابت ہوا۔

قارئین کرام اب ہم آپ کے سامنے مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں کے استدلال کو مرزا قادیانی کی اپنی تحریر سے ہی غلط ثابت کرتے ہیں چنانچہ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ

"اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ایسے شخص سے کس قدر بیزاری ظاہر کی ہے جو خدا تعالیٰ پر افتراء باندھے یہاں تک کہ نبی ﷺ کو فرمایا ہے کہ اگر وہ بعض قول میرے پر افتراء کرتا تو میں فی الفور پکڑ لیتا اور رگ جان کاٹ دیتا۔ غرض خدا تعالیٰ پر افتراء کرنا اور یہ کہنا کہ فلاں فلاں الہام مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوا ہے حالانکہ کچھ بھی نہیں ہوا ایک ایسا سخت گناہ ہے کہ اس کی سزا میں صرف جہنم کی ہی وعید نہیں بلکہ قرآن کریم کی نصوص قطعیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسا مفتری اسی دنیا میں دست بدست سزا پا لیتا ہے۔"

(رسالہ دعوت قوم مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 49)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

محترم قارئین! لیجیے جن آیات سے مرزا صاحب مفتری الی اللہ کے لئے تئیس سال مہلت کی دلیل پیش کر رہے تھے یہاں پر انہی آیات کو نصوص قطعی قرار دیتے ہوئے مفتری کو اسی دنیا میں دست بدست سزا ثابت کر رہے ہیں اب خود فیصلہ کیجئے کہ مرزا جی کی کونسی بات درست ہے تئیس سال مہلت ملنے والی یا فی الفور دست بدست سزا پانے والی اللہ کے فضل و کرم سے ہم نے قادیانیوں کے استدلال کو مرزا قادیانی کی اپنی تحریر سے ہی باطل ثابت کر دیا ہے۔ اب ایک اور طریقے سے مرزا قادیانی کا جھوٹا ہونا واضح کرتے ہیں مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کتاب ازالہ اوہام میں لکھتا ہے کہ

"میاں عبدالحق صاحب غزنوی اور مولوی محی الدین صاحب لکھو والے اس عاجز کے حق میں لکھتے ہیں کہ ہمیں الہام ہوا ہے کہ یہ شخص جہنمی ہے۔ چنانچہ عبدالحق صاحب کے الہام میں تو صریح سیصلیٰ نارًا ذات لہب موجود ہے اور محی الدین صاحب کو الہام ہوا ہے کہ یہ شخص ایسا ملحد اور کافر ہے کہ ہرگز ہدایت پذیر نہیں ہوگا اور ظاہر ہے کہ جس کا فر کا مآل کار کفر ہی ہو وہ بھی جہنمی ہی ہوتا ہے۔ غرض ان دونوں صاحبوں نے کہ خدا انہیں بہشت نصیب کرے اس عاجز کی نسبت جہنم اور کفر کا فتویٰ دے دیا اور بڑے زور سے اپنے الہامات کو شائع کر دیا۔"

(ازالہ اوہام مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 438، 439)

محترم قارئین! مرزا صاحب قادیانی کی مندرجہ بالا تحریر سے واضح ہوتا ہے کہ صوفی عبدالحق غزنوی رحمہ اللہ نے نہ صرف مرزا قادیانی کے بارے میں بوجہ اپنے الہام کے جہنمی ہونے کا دعوی کیا بلکہ اپنے ان الہامات کو شائع بھی کیا۔ مرزا صاحب نے اپنی یہ کتاب جس میں وہ صوفی عبدالحق غزنوی رحمہ اللہ کے الہامات کا ذکر کر رہے ہیں ۱۸۹۱ء میں لکھی ہے اور صوفی عبدالحق غزنوی رحمہ اللہ ۱۶ مئی ۱۹۱۷ء میں اس دنیا فانی سے رخصت ہوتے ہیں یوں وہ اپنے الہامات کی اشاعت کے بعد کم وبیش چھبیس سال سے زائد عرصہ زندہ رہے۔ تو کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قادیانی ذریت سورۃ الحاقہ کی ان آیات سے اپنا اور مرزا صاحب کا استدلال درست مانتے ہوئے مرزا صاب کو جہنمی تسلیم کرنے کے لئے تیار ہوگی یا نہیں؟ یا پھر سورۃ الحاقہ کی آیات سے مرزا صاحب کے استدلال کو باطل قرار دے گی؟

یاد رہے کہ یہ صوفی عبدالحق غزنوی رحمہ اللہ وہی اہلحدیث شخصیت ہیں جن سے ۱۸۹۳ء میں امرتسر کے میدان عیدگاہ میں مباہلہ کر کے ذلت اٹھا چکے ہیں مرزا صاحب نے جب ۱۹۰۷ء میں خود یہ اصول تشکیل دیا کہ

''مباہلہ کرنے والوں میں سے جو جھوٹا ہوتا ہے وہ سچے کی زندگی میں ہی ہلاک ہوا کرتا ہے۔۔۔۔ ہاں اتنی بات صحیح ہے کہ سچے کے ساتھ جو جھوٹے مباہلہ کرتے ہیں تو وہ سچے کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاتے ہیں''

(ملفوظات جلد 5 ص 327، 326 از مرزا قادیانی ایڈیشن 1988)

اور اپنے اسی اصول کو بیان کرنے کے بعد ۲۶ مئی ۱۹۰۸ کو واصل جہنم ہوا اور صوفی عبدالحق غزنوی رحمہ اللہ اس کے بعد تقریباً نو سال زندہ رہے یوں مرزا غلام احمد قادیانی اس طریقے سے بھی کذاب و دجال ثابت ہوا۔

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ ختم نبوت پر قادیانی شبہات اور ان کے جوابات

نوٹ از ایڈیٹر: مولانا عبداللہ معمار امرتسری رحمہ اللہ کسی تعارف کے محتاج نہیں انہوں نے ردقادیانیت پر نہ صرف کئی کتب لکھیں بلکہ قادیانی مربیان و مبلغین سے کئی مناظرے بھی کئے اور بفضلہ تعالیٰ ہر مناظرے میں فتحیاب ہوئے۔ مولانا عبداللہ معمار رحمہ اللہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کے نہ صرف عظیم شاگرد تھے اگر انہیں مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کا دست راست بھی کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ قاضی نزیر لائلپوری قادیانیوں کے ایک بہت بڑے عالم و مبلغ گزرے ہیں انہوں نے قادیانی مذہب کی تبلیغ اور قادیانی مربیان و مناظرین کی تربیت کے لئے ایک کتاب بعنوان ''احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک'' لکھی اور اس میں اپنے کفریہ عقائد کو درست ثابت کرنے کے لئے قرآن و حدیث میں بے شمار مقامات پر تحریف کی اور لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے ایڑھی چوٹی کا زور لگایا۔ قادیانی مذہب میں اس پاکٹ بک کی افادیت و اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس وقت قادیانی مربیان اسی پاکٹ بک کی تلبیس کے ذریعے مسلمانوں سے مناظرے کرتے نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے مولانا عبداللہ معمار امرتسری رحمہ اللہ کو کہ جنہوں اس پاکٹ بک کا مدلل و مسکت جواب ''محمدیہ پاکٹ بک'' کے نام سے کتاب لکھ کر دیا جس میں قاضی نزیر لائلپوری کی ایک ایک دلیل کا نہ صرف پردہ چاک کیا بلکہ اس کی تلبیس اور دجل وفریب کو کھول کر بیان کر دیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہر مسلمان کو اس کتاب (محمدیہ پاکٹ بک) کا مطالعہ ضرور کرنا چاہئے تاکہ ہر خاص و عام قادیانی تلبیس اور دجل وفریب سے آگاہ ہو سکے۔

زیر نظر مضمون ''عقیدہ ختم نبوت پر قادیانی شبہات کے جوابات'' بندہ ناچیز عبیداللہ لطیف نے انتہائی اختصار کے ساتھ محمدیہ پاکٹ بک سے انتخاب کرتے ہوئے ترتیب دیا ہے اگر یہ مضمون محمدیہ پاکٹ بک سے مکمل شائع کیا جاتا تو موجودہ صفحات سے دوگنا صفحات کی ضرورت پیش آتی۔ لیکن میں نے کوشش کی ہے کہ مولانا عبداللہ معمار رحمہ اللہ نے کے مضمون سے عقیدہ ختم نبوت پر قرآن وحدیث سے صرف پانچ پانچ دلائل پیش کروں اور انہی دلائل پر قادیانی اعتراضات کے جواب موجود ہوں اسی طرح اجرائے نبوت و امکان نبوت پر بھی قادیانیوں کے دلائل اور ان کا رد پیش کروں اور یہ مضمون مولانا عبداللہ معمار امرتسری رحمہ اللہ کے نام سے ہی شائع کیا جارہا ہے کیونکہ یہ ساری تحقیق انہی کی ہے اللہ تعالیٰ مولانا کی حسنات کو قبول فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحریر: عبداللہ معمار امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

قادیانیوں کے ساتھ عقیدہ ختم نبوت پر گفتگو کرتے ہوئے درج ذیل نکات ذہن میں رکھیے:

(۱) بحث طلب مطلقاً نبوت نہیں۔ بلکہ نبوت بعداز حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہے لہٰذا اجرائے نبوت کے مدعی کو اس قسم کی آیت ونصوص دکھانا چاہیے۔ جس میں نصاً یا کنایۃً اس بات کا ذکر ہو کہ آپ کے بعد بھی نبوت جاری ہے۔ مطلقاً نبوت کے متعلق آیات پیش کرنا خلط مبحث ہے۔

(۲) سارے قرآن میں ایک بھی آیت نہیں جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اجرائے نبوت کا ذکر ہو۔

(۳) ایک بھی حدیث ایسی نہیں جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت جاریہ کا ذکر ہو۔

(۴) ایک بھی صحابی رضی اللہ عنہ ایسا نہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اجرائے نبوت کا قائل ہو۔

(۵) ایک بھی تابعی رحمۃ اللہ علیہ ایسا نہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کے جریان کا قائل ہو۔

(۶) ایک بھی امام رحمۃ اللہ علیہ ایسا نہیں جو حضور علیہ السلام کے بعد کسی نبوت جاریہ کا معتقد ہو۔

سوال: ... جریان نبوت بعداز حضور مسئلہ اجتہادی وفروعی ہے یا اصولی۔

جواب: ... اجتہادی وفروعی نہیں کیونکہ یہ خلاف مفروض ہے۔

اگر اصولی ہے تو اس کا ثبوت ادلہ شرعیہ سے ہونا چاہیے۔ یعنی حدیث وقرآن سے نیز اس کا قرون اولیٰ میں مشہور ہونا ضروری ہے۔ ورنہ اصولی نہ رہے گا۔ یعنی توحید، نبوت کی طرح اس کو بھی مشہور ہونا چاہیے اور ایسا نہیں، لہٰذا غلط ہے۔

سوال: ... جریان نبوت سے کیا مراد ہے؟ ہر آن انشاء نبوت یا تحقق نبوت۔

جواب: ... ہر آن انشاء نبوت عقلاً باطل ہے۔ ورنہ ہر ایک لمحہ میں ایک نبی جدید کا ہونا ضروری ہوگا۔ لہٰذا دوسری صورت ہی درست ہے۔ یعنی ہر وقت نبوت کا تحقق ضروری۔ یہ ہمارے منافی نہیں ہم مانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ہمیشہ متحقق وجاری ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ختم نبوت کا ثبوت از قرآن مجید

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۴۰)

محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں مگر وہ رسول اللہ ہیں ختم کرنے والے نبیوں کے۔ یہ آیت صاف دلالت کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی ﷺ کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔

(ازالہ اوہام ص ۶۱۴ وروحانی ص ۴۳۱، ج ۳ وتفسیر مرزا ص ۵۲، ج ۷)

اسی آیت کی تفسیر میں مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ

وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ اَلَا تَعْلَمُ اَنَّ رَبَّ الرَّحِيْمَ المتفضل سَمّٰی نَبِيَّنَا ﷺ وَخَاتِمَ الْاَنْبِيَاءِ بِغَيْرِ اسْتِثْنَاء وفسرہ نبیاء ﷺ فی قولہ لا نبی بعدی ببیان واضح للطالبین

”کیا تم نہیں جانتے (اے بے سمجھ مرزائیو!) کہ خدا رحیم وکریم نے ہمارے نبی ﷺ کو بغیر کسی استثناء کے خاتم الانبیاء قرار دیا ہے اور ہمارے نبی ﷺ نے خاتم النبیین کی تفسیر لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کے ساتھ فرمائی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور طالبین حق کے لیے یہ بات واضح ہے۔“

(حمامۃ البشریٰ مترجم صفحہ ۸۱، ۸۲ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۲۰۰)

تشریح لفظ خاتم

مفردات راغب صفحہ ۱۴۲:

وَخَاتِمُ النَّبِيّٖنَ لِاَنَّهٗ خَاتَمَ النُّبُوَّةِ اَیْ تمّمہا بمجیئہ۔

(مفردات القرآن صفحہ 142)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

یعنی حضور کو خاتم النبیین اس لیے کہا جاتا ہے کہ آپ نے نبوت کو کمال و اتمام تک پہنچا دیا۔ اس صورت میں کہ آپ نے نبوت کو ختم کر دیا۔

اَلْمُحْکَمُ لِابْنِ سِیدَہ (بحوالہ لسان العرب) وَخَاتِمُ کُلِّ شَیْءٍ وَخَاتِمَتُہٗ عَاقِبَتُہٗ وَاٰخِرُہٗ ۔ (لسان العرب صفحہ 164 جلد 12) اور خاتم، خاتمہ ہر شے کے انجام و آخر کو کہا جاتا ہے۔ (لسان العرب صفحہ 164 جلد 12)

تھذیب لِلْاَزْھَری (بحوالہ البیان):

وَالْخَاتِمُ وَالْخَاتَمُ مِنْ اَسْمَاءِ النَّبِیِّ ﷺ وَفِی التَّنْزِیْلِ الْعَزِیْزِ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ اَیْ اٰخِرُھُمْ

”اور خاتم و خاتم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام ہیں اور قرآن میں ہے کہ محمد تم میں سے کسی کا باپ نہیں۔ البتہ وہ اللہ کا رسول ہے اور خاتم النبیین یعنی آخری رسول“

(لسان العرب صفحہ 164 جلد 12)

لسان العرب: ”خَاتِمُھُمْ وَخَاتَمُھُمْ اٰخِرُھُمْ“۔ خاتم و خاتم کے معنی ہیں آخر۔

(لسان العرب صفحہ 164 جلد 12)

تاج العروس: وَمِنْ اَسْمَائِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ الْخَاتِمُ وَالْخَاتَمُ وَھُوَ الَّذِیْ خَتَمَ النُّبُوَّۃَ بِمَجِیْئِہٖ ۔ اور آپ کے ناموں میں سے ہے خاتم و خاتم، اور وہ وہ ہے جس نے آ کر نبوت ختم کر دی۔

(تاج العروس شرح قاموس جلد 8 صفحہ 276)

مجمع البحار: خَاتِمُ النُّبُوَّۃِ بِکَسْرِ التَّاءِ اَیْ فَاعِلُ وَھُوَ الْاِتْمَامُ وَبِفَتْحِھَا بِمَعْنَی التَّابِعِ اَیْ شَیْءٌ یَدُلُّ عَلٰی انہ لا نبی بعدہ ۔ خاتم النبوۃ بکسر تاء یعنی

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

نبوت کو تمام کرنے والا۔ اور بفتح تاء بمعنی مہر یعنی ایسی چیز جو اس بات پر دلالت کرے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

(مجمع البحار جلد اول صفحہ 339)

قاموس: وَالْخَاتِمُ اٰخِرُ الْقَوْمِ كَالْخَاتَمِ وَمِنْهُ قَوْلُهٗ تَعَالٰی وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ اَیْ اٰخِرُهُمْ۔ اور خاتم و خاتم قوم کے سب سے آخر کو کہا جاتا ہے۔ اور انہیں معنوں میں ارشاد خداوندی ہے وخاتم النبیین یعنی آخر النبیین۔

(قاموس جلد 3 صفحہ 102)

کلیات ابی البقا: وَتَسْمِيَةُ نَبِيِّنَا خَاتَمَ الْاَنْبِيَاءِ لِاَنَّ الْخَاتَمَ اٰخِرُ الْقَوْمِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ۔ اور ہمارے نبی ﷺ کو خاتم الانبیاء اس لیے کہا گیا ہے کہ خاتم کے معنی ہوتے ہیں قوم میں سب سے آخری اور انہی معنوں میں ارشاد الٰہی ہے کہ محمد ﷺ تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔ البتہ وہ رسول ہیں اور خاتم النبیین یعنی آخر نبیوں کے۔

(الکلیات لابی البقاء صفحہ 359 ذوی القربٰی)

صحاح للجوہری: خَاتِمَةُ الشَّیْءِ اٰخِرُهٗ وَمُحَمَّدٌ ﷺ خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ۔ کسی چیز کے خاتمہ کے معنی ہوتے ہیں آخر کے اور محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔

(الصحاح جلد 5 صفحہ 1908 طبع دار العلم 1990ء)

متنبی کہتا ہے:

اَرُوْحُ وَقَدْ خَتَمْتَ عَلٰی فُؤَادِیْ بِحُبِّكَ اَنْ يَّحُلَّ بِهٖ سِوَا كَا۔

"میں تیرے ہاں سے اس طرح جا رہا ہوں کہ تو نے میرے دل پر اپنی محبت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے مہر کردی تا کہ تیرے سوا اس میں کوئی داخل نہ ہو سکے۔“

(دونوں ناقص 399, 397، 400، 402)

عجاج کہتا ہے:

مُبَارِكٌ لِلْأَنْبِيَاءِ خَاتِمٌ وہ مبارک ہے انبیاء کو ختم کرنے والا ہے۔“

(لسان العرب جلد 2 صفحہ 164)

مرزا صاحب کی تشریح

(۱) اسی طرح پر میری پیدائش یعنی جیسا کہ میں ابھی لکھ چکا ہوں۔ میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام جنت تھا۔ اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی۔ اور بعد اس کے میں نکلا تھا، اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکا یا لڑکی نہیں ہوا۔ اور میں ان کے لیے خاتم الاولاد تھا۔

(تریاق القلوب صفحہ 157 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 479)

(۲) بنی اسرائیل کے خاتم الانبیاء کا نام جو عیسٰی علیہ السلام ہے۔

(خاتمہ براہین احمدیہ صفحہ ب، حصہ پنجم مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 412)

سوال: کیا ”خاتم الشعراء و خاتم الاسخیاء“ وغیرہ کے معنی افضل و اعلیٰ کے ہیں پھر خاتم الانبیاء کے یہ معنی کیوں نہیں ہو سکتے؟

جواب: یہ استعمال مجازی ہے۔ حقیقی معنی پہلے ہوتے ہیں۔ اگر وہ نہ ہو سکیں تو پھر مجازی۔ چونکہ یہاں حقیقت متعذر نہیں اس لیے وہی مراد ہوگی۔ مجاز کے لیے قرائن کی ضرورت ہے اور وہ یہاں نہیں ہیں۔ یہ اسی طرح ہے جیسے ہم کہتے ہیں کہ وہ بے نظیر شاعر ہے، وہ بے نظیر ادیب ہے یا لانظیر لہ فی الاخلاق کہ اخلاق میں اس کا کوئی نظیر نہیں تو اس کے معنی عام طور پر یہی ہوتے ہیں کہ وہ دوسروں سے اچھا ہے اور اگر کوئی مخالف عیسائی کہے کہ پھر جب بے نظیر کے معنی اعلیٰ اور اچھے کے ہیں تو جب خدا کو تم بے نظیر کہتے ہو اس کے یہ معنی کیوں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہو سکتے کہ وہ سب سے اعلیٰ ہے نہ یہ کہ وہ واحد محض ہے تو ہم کہیں گے یہ استعمال مجازی اور اللہ کے متعلق حقیقی۔ اس لیے کہ اس کا واقعی کوئی شریک نہیں۔ اسی طرح خاتم الشعراء وغیرہ میں استعمال مجازی ہے اور خاتم النبیین میں حقیقی یعنی آپ آخری نبی ہیں۔

اعتراض:

”لغت کی کتابیں لکھنے والے آخر انسان ہوتے ہیں۔ اور ان کی کتابوں میں ان کے اپنے عقائد کا دخل ہو جانا یقینی ہوتا ہے مثلاً ”المنجد“ اور ”الفرائد الدریہ“ دونوں عربی کی لغات ہیں۔ جن کے مؤلف عیسائی ہیں اور انہوں نے ثالوث کا ترجمہ تثلیث مقدس کیا ہے اب مقدس کسی لفظ کا ترجمہ نہیں بلکہ مؤلف کا اپنا اعتقاد ہے بعینہٖ اسی طرح ایک لغت لکھنے والا اگر اس عقیدے کا حامی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت بند ہے۔ تو وہ طبعاً خاتم النبیین کا ترجمہ نبیوں کا ختم کرنے والا ہی کرے گا۔“

(احمدیہ پاکٹ بک صفحہ 498 از قاضی نزیر لائلپوری)

الجواب:

ثالوث کا ترجمہ تثلیث، صحیح اور درست ہے۔ حقیقت کی تین قسمیں ہیں۔ حقیقت وضعی، حقیقت عرفی اور حقیقت شرعی یہاں ثالوث کا لفظ باعتبار وضع کے مستعمل نہیں بلکہ عرف، یا شرع عیسوی کے ہے۔ رہا ”مقدس“ کا اضافہ سو یہ ترجمہ نہیں بلکہ اظہار عقیدت ہے جیسے ہم کہہ دیں اللہ تعالیٰ قرآن مجید وغیرہ۔

سوال یہ ہے کہ اگر ختم نبوت کے معنی اصالتہً بند کرنے اور روکنے کے نہیں تو پھر یہ عقیدہ کیونکر اور کب پیدا ہوا۔ خود اہل لغت نے یہ عقیدہ کہاں سے اخذ کیا۔

کیا عیسائی بطور معارضہ کے کہہ سکتے ہیں کہ ”احد“ اور ”لاشریک لہٗ“ اور ”لَیس

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ'' کے معنی خالص توحید کے نہیں بلکہ ایسی توحید کے ہیں جو کثرت کو متضمن ہو۔ اور خالص توحید کے معنی مسلمان لغت والوں نے اپنے عقیدے کے موافق گھڑ لیے ہیں۔

جو تمہارا جواب وہ ہمارا جواب۔

سوال: خاتم کے معنی زینت کے بھی ہو سکتے ہیں۔ خاتم النبیین کے معنی زینت النبیین کیوں نہیں ہو سکتے؟

جواب: خاتم انگوٹھی کے معنوں میں ضرور استعمال ہوتا ہے۔ لیکن اس سے حضور ﷺ کی توہین ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام انبیاء تو بمنزلہ جسم عروس کے ہیں اور حضور کی حیثیت محض انگوٹھی کی ہے اور ظاہر ہے کہ انگوٹھی پہننے والے سے انگوٹھی کی قیمت کم ہوتی ہے۔ لہٰذا یہ معنی متروک ہیں۔

سوال: خاتم کے معنی مہر کے کیوں نہیں؟ یعنی وہ جس پر مہر کر دیں نبی ہو جائے۔

جواب: خاتم، مہر کو بھی اس لیے کہتے ہیں کہ وہ صحیفہ کو کامل کرنے کے لیے آخر میں لگائی جاتی ہے۔ اس لیے اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ صحیفہ نبوت کے آخری کلمات آپ ہیں۔ یہ نہیں کہ وہ جس پر مہر لگا دیں وہ نبی ہو جائے۔

یہ معنی غیر عربی اور غیر صحیح ہیں۔ جیسا کہ حوالہ جات میں گزر چکا ہے۔

سوال: النبیین سے مراد تشریعی نبی ہیں۔ غیر تشریعی نہیں۔

جواب: تشریعی اور غیر تشریعی کی تقسیم ایجاد بندہ ہے۔ قرآن کے نزدیک ہر نبی صاحب کتاب و شریعت ہوتا ہے۔

اور الف لام اصل میں استغراق کے لیے ہوتا ہے۔ اگر کوئی قرینہ مانع ہو تو پھر عہد کے لیے دیکھو کتب لغت و نحو۔ علامہ ابوالبقا کلیات میں فرماتے ہیں:

وَقَالَ عَامَّةُ اَهْلِ الْاُصُوْلِ وَالْعَرَبِيَّةِ لَامُ التَّعرِيْفِ سَوَاءٌ دَخَلَتْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عَلَى الْفَرْدِ اَوْ عَلَى الْجَمْعِ تُفِيْدُ الْاِسْتِغْرَاقَ اِلَّا اِذَا كَانَ مَعْهُوْدًا ۔

(کلیات ابی البقاء صفحہ 658 طبع ذوی القربیٰ)

لہٰذا یہاں تمام افراد نبوت مراد ہوں گے۔ نہ بعض۔

لفظ ''آخر'' کی تشریح

''خاتم'' کے معنی متفقہ طور پر اہل لغت نے آخر کے کئے تو مرزائی پاکٹ بک کے مصنف نے رنگ بدلا اور آخر کے معنی ''بے مثیل ہے'' کرنے کے لیے ایک شعر پیش کیا جو ابوتمام کے حماسہ اور دیوان حاتم طائی مطبوعہ جرمن میں موجود ہے:

شَرٰى وُدِّىْ وَشُكْرِىْ مِنْ بَعِيْدٍ
لِاٰخِرِ غَالِبٍ اَبَدًا رَبِيْعٌ

اور نہایت چالاکی سے عمداً مولوی ذوالفقار علی صاحب دیوبندی کا ترجمہ لکھ دیا۔

''ربیع بن زیاد نے میری دوستی اور شکر دور بیٹھے ایسے شخص کے لیے جو بنی غالب میں آخری یعنی ہمیشہ کے لیے عدیم النظیر ہے خرید لیا ہے۔''

(احمدیہ پاکٹ بک از قاضی نذیر لائلپوری صفحہ 542)

اول تو مولوی ذوالفقار علی صاحب کی شرح اور ترجمہ ہی محل نظر ہے۔ کیونکہ ہزارہا ادیب اور لغوی کئی ایک اشعار کی شرح میں مولوی صاحب سے شدید اختلاف رکھتے ہیں۔

دوم ''آخر'' کے معنی ''بے نظیر'' اور ''بے مثیل'' کے غلط ہیں۔ علامہ تبریزی جن کے نام سے بچہ بچہ واقف ہے جو بہت سی کتب اور دیوانوں کے شارح ہیں یوں لکھتے ہیں:

اِشْتَرٰى رَبِيْعٌ عَلٰى بُعْدِهٖ مِنِّىْ مَوَدَّتِىْ لَهٗ وَثَنَائِىْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰخِرِ رَجُلٍ يَبْقٰى مِنْ بَنِىْ غَالِبٍ اَبَدًا۔

علامہ موصوف نے ''آخر'' کا ترجمہ اور شرح یہ کی ہے کہ بنی غالب کے آخری آدمی تک، یعنی جب تک بنی غالب کا ایک فرد بھی باقی ہے یہ مودت اور شکر رہے گا۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح علامہ خالد جو الفاظ کی شرح اور حل میں عربی زبان میں بہت بلند پایہ آدمی ہیں "لِاٰخِرِ غَالِبٍ" کے متعلق کہتے ہیں یَبْقٰی مِنْ عَقِبِھِم

عربی شارحین کی عبارتوں سے واضح ہو گیا کہ "آخر" کے معنی کم از کم اس شعر میں بے مثیل اور عدیم النظیر کے غلط ہیں اور خلاف لغت عرب۔

قادیانی اعتراض:

علامہ سیوطی نے امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کو "آخر المجتہدین" کہا ہے؟

(احمدیہ پاکٹ بک از قاضی نزیر لائلپوری صفحہ 543)

الجواب:

بے شک علامہ سیوطی امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کو آخر المجتہدین سمجھتے تھے ان کے نزدیک یہ حقیقت تھی ان کو امام موصوف کے اجتہاد اور علم پر پورا وثوق اور یقین تھا۔ مگر یہاں آخر کے معنی مجازی اور غیر حقیقی بھی لیں تو بھی ہمیں مضر نہیں۔ کیونکہ یہ ایسے انسان کا قول ہے جس کو کامل علم عطا نہیں ہوا جو مستقبل کی باتوں کو نہیں جانتا، اور اپنے ذاتی علم اور حسن ظن کی بنا پر ایک ذاتی رائے قائم کرتا ہے جو دین اور شریعت نہیں اس کا یقین اور ایمان وہی ہے جو اس کے الفاظ ہیں۔ مگر اس کے بعد بھی اگر زمانہ اس کی ذاتی رائے کو غیر صحیح ثابت کر دے تو عین ممکن ہے۔ پھر اس سے کہاں لازم آتا ہے کہ خدا جو عالم الغیب ہے۔ اور جس کے سامنے ماضی و مستقبل کا سوال ہی اٹھ جاتا ہے وہ بھی محض حسن ظن کی بنا پر کچھ فرما دے؟ اور زمانہ اس کے قول و فرمان کو (معاذ اللہ) غلط ثابت کر دے۔ خدا نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کہا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اس کی تشریح کی ہے کہ میں آخری نبی ہوں، میرے بعد نبوت اور رسالت ختم اور منقطع ہو چکی ہے تو حسن ظن یا علم ناقص نہ تھا بلکہ کامل علم اور شریعت کے طور پر فرمایا تھا۔ پس خدا کے کلام اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریح کو ناقص اور نامکمل علم رکھنے والے انسانوں سے تشبیہ دینا محض جہالت ہے، خدا نے رسول کو خاتم النبیین یہ جانتے ہوئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہا کہ آپ کے بعد ہر قسم کی نبوت منقطع ہے اور آنحضرت ﷺ نے جو تشریح فرمائی تو یہ ایمان (جو مبنی بروحی خدا تھا) رکھتے ہوئے فرمائی کہ آپ کے بعد قطعی طور پر کوئی نبی یا رسول شرعی یا غیر شرعی بالکل خدا کی طرف سے نہ آئے گا۔ بلکہ ساتھ ہی نبوت کے مدعیان باطل اور دجالوں کذابوں کی اطلاع دی تا کہ امت باخبر رہے۔

اس کے علاوہ جو شخص بھی کسی دوسرے کو خاتم الاولیاء یا خاتم الشعراء وغیرہ کہتا ہے تو وہ حسن ظن یا اپنے وثوق کی بناء پر کہتا ہے۔ اور فی الحقیقت وہ اس کو ویسا ہی سمجھتا ہے۔ مگر یہ امر یاد رہے کہ اس کے الفاظ وحی یا الہام نہیں اور نہ کہنے والا پیغمبر یا خدا ہے۔ بس یہی فرق ہے۔ آخر کے معنی ''الفرائد الدریۃ'' میں لکھے ہیں۔

قادیانی اعتراض:

''خاتم نبوت کی زبر سے مہر کے معنی ہیں پس خاتم کا ترجمہ ختم کرنے والا نہیں ہوسکتا۔''

(احمدیہ پاکٹ بک از قاضی نذیر لائلپوری صفحہ 497 طبع قادیان 1945ء)

قادیانی اعتراض کا جواب:

یہ بات خلاف قرآن وحدیث بلکہ خود خلاف اقوالِ مرزا ہے۔

خاتم النبیین لفظ خاتم اور النبین سے مرکب ہے اس لفظ کی قرأت پڑھنے میں اختلاف ہے سات قاریوں میں سے پانچ قاری (قرآن مجید کو عربی طرز پر پڑھنے والے) اس کو خاتِم النبیین پڑھتے ہیں یعنی ت کی زیر کے ساتھ اور صرف دو قاری (حسن اور عاصم) خاتم نہیں پڑھتے بلکہ خاتم پڑھتے ہیں یعنی ت کی زیر کی بجائے ت کی زبر۔ لیکن یہ یاد رہے کہ اکثریت کے نزدیک درست خاتم ہے۔ چونکہ خاتم اور خاتم پڑھنے سے فرق نہیں پڑتا تھا۔ اس لیے اس پر زور نہیں دیا گیا کہ ضرور خاتِم پڑھنا چاہیے۔

(ملخصاً تفسیر ابن جریر جلد 22 صفحہ 11)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

"مرزا صاحب نے ازالہ اوہام میں خاتم النبیین کے معنی "ختم کرنے والا نبیوں کا" کیے ہیں۔

(ازالہ اوہام مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 431)

(ایک نکتہ) یہ معنی (نبیوں کی مہر) محاورات عرب کے بالکل خلاف ہیں ورنہ لازم آئے گا کہ خاتم القوم کے بھی یہی معنی ہوں گے کہ اس کی مہر سے قوم بنتی ہے اور خاتم المہاجرین کے یہ معنی ہوں کہ اس کی مہر سے مہاجرین بنتے ہیں اس طرح خاتم الاولاد کا بھی یہی مفہوم ہوگا کہ اس کی مہر سے اولاد بنتی ہے۔

مرزائی عذر:

خاتم کے معنی نبیوں کو ختم کرنے والا مگر صرف صاحب شریعت نبیوں کو تمام کو نہیں:

"ہم خاتم النبیین کے معنے صاحب شریعت نبیوں کو ختم کرنے والا مانتے ہیں۔"

(احمدیہ پاکٹ بک از قاضی نذیر لائلپوری صفحہ 525 ایڈیشن 1932 صفحہ 534 ایڈیشن 2012)

الجواب:

اس آیت (خاتم النبیین) اور حدیث (لا نبی بعدی) میں ہر قسم کی نبوت جدیدہ کی بندش ہے جیسا کہ ہم اوپر ثابت کر آئے ہیں خود مرزا صاحب کی زبان سے مزید سننا چاہو تو سن لو:

۱۔ "لَا نَبِی بعدی میں (لا) نفی عام ہے۔"

(ایام الصلح صفحہ 46 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 393)

۲۔ "اَلَا تعلم ان رب الرحیم المتفضل سمی نبینا ﷺ خاتم الانبیاء بغیر استثناء وفسرہ نبینا ﷺ فی قولہ لا نبی بَعْدِی۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''کیا تم نہیں جانتے کہ خدا رحیم وکریم نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بغیر کسی استثناء کے خاتم الانبیاء قرار دیا ہے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خاتم النبیین کی تفسیر لا نبی بعدی کے ساتھ فرمائی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔''

(حمامۃ البشری مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 200 تفسیر مرزا جلد 7 صفحہ 56)

۳۔ ''خدا نے تمام نبوتوں اور رسالتوں کو قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر دیا۔''

(مکتوب مرزا قادیانی بنام نواب محمد علی مالیر کوٹلوی مندرجہ مکتوبات احمدیہ جلد 2 صفحہ 249 طبع جدید)

۴۔ ''وحی رسالت ختم ہوگئی مگر ولایت وامامت وخلافت کبھی ختم نہ ہوگی۔''

(مکتوب مرزا قادیانی بنام محمد علی خاں مندرجہ مکتوبات جلد 2 صفحہ 150 طبع جدید

اخبار الحکم 8 دسمبر 1898 اخبار بدر 14 جون 1906)

تحقیقی جواب:

اگر آیت خاتم النبیین میں تمام انبیاء علیہم السلام مراد نہیں بلکہ آپ ﷺ انبیاء تشریعی کے خاتم ہیں تو کیا مرزائی دوست آیت کریمہ:

1۔ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ والكتاب والنبيين (سورۃ البقرہ: 177)

لیکن نیک وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیں اور قیامت کے دن اور ملائکہ اور تمام آسمانی کتابوں پر اور تمام انبیاء پر۔

میں بھی یہی فرمائیں گے کہ تمام انبیاء پر ایمان لانا ضروری نہیں؟

2۔ فَبَعَثَ اللّٰهُ مبشرين ومنذرين (سورۃ البقرہ: 213)

(پس اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء علیہم السلام کو بشیر ونذیر بنا کر بھیجا)

کیا یہ معنی صحیح ہو جائیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے بعض انبیاء کو بشیر ونذیر بنایا اور بعض

www.KitaboSunnat.com

کونہیں؟

3 ۔ وَلَا يَأْمُرُكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا

(سورۃ آل عمران: 80)

(اللہ تعالیٰ تم کو اس کا حکم نہیں کرتا کہ ملائکہ اور انبیاء کو اپنا رب بنالو)

کیا یہی مطلب ہوگا کہ اللہ تعالیٰ بعض انبیاء کے رب بنانے کا حکم نہیں کرتا اور بعض کا کرتا ہے؟

4 ۔ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ (الآیۃ) اور جب کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء سے عہد لیا۔ کیا اس کا یہ مطلب ہوگا کہ بعض سے عہد لیا اور بعض سے نہیں؟ (سورۃ آل عمران:۸۱)

5 ۔ اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِیْن (حدیث) میں مرسلین کا قائد ہوں کیا اس سے یہ مراد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بعض کے قائد ہیں اور بعض کے نہیں؟

الحاصل یہاں تمام انبیاء مراد ہیں۔

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء علیہم السلام کے ختم کرنے والے ہیں۔ صرف بعض کے خاتم ماننے کی صورت میں خاتم النبیین ہونا ﷺ کی کوئی خاص فضیلت نہیں رہتی پھر تو آدم علیہ السلام کے بعد ہر نبی اپنے سے پہلے انبیاء کا بقول مرزائیاں خاتم ہے۔ نیز آپ ﷺ نے ختم نبوت کو باعث فضیلت علی الانبیاء گردانا ہے اب اگر بعض نبیوں کے آپ ﷺ خاتم ہوں تو یہ فضیلت نہ رہی کیونکہ اس طرح ہر نبی کو اپنے سے سابق کا خاتم و ناسخ کہا جاسکتا ہے۔

اعتراض:

آیت يَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ میں بعض انبیاء کیوں مراد لیے جاتے ہیں۔

الجواب:

اگر یہاں تمام انبیاء مراد لیں تو اس میں قرآن کریم کی تکذیب ہوگی اور آیت کے یہ معنی ہوں گے کہ بنی اسرائیل تمام انبیاء کو قتل کرتے تھے حالانکہ یہ کسی طرح درست نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہوسکتی بلکہ کذب محض ہوگی۔ کیونکہ اول تو بنی اسرائیل کے زمانہ میں تمام انبیاء موجود نہ تھے۔ بہت سے ان سے پہلے گزر چکے تھے اور بعض ابھی پیدا بھی نہ ہوئے تھے۔ پھر ان کا تمام انبیاء کو قتل کرنا کیا معنے رکھتا ہے۔ دوم یہ بھی ثابت نہیں کہ بنی اسرائیل نے اپنے زمانہ کے تمام انبیاء موجودین کو بلا استثناء قتل ہی کر ڈالا ہو۔ بلکہ قرآنِ عزیز ناطق ہے فَرِيقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيقًا تَقْتُلُونَ جس نے صاف طور سے اعلان کردیا کہ بنی اسرائیل نے تمام انبیاء موجودین کو بھی قتل نہیں کیا۔

لہٰذا ہم مجبور ہیں کہ یہاں بعض انبیاء مراد لیں مگر خاتم النبیین میں کونسی مجبوری حائل ہے؟

دوسرا عذر:

"خاتم کا لفظ ہمیشہ افضل کے معنوں میں آتا ہے جیسے خاتم الشعراء وغیرہ وغیرہ۔"

(ملخصاً احمدیہ پک بک)

الجواب:

کیا خوب! کہاں تو خاتم کے معنی مہر کے کئے تھے پھر کہاں خاتم کے معنی بعض نبیوں کو بند کرنے والا اور کہاں یہ کہ "ہمیشہ افضل کے معنوں میں آتا ہے" آہ! إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ۔

اس پر دلیل یہ دی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے چچا عباس رضی اللہ عنہ کو خاتم المہاجرین فرمایا اور علی رضی اللہ عنہ کو خاتم الاولیاء۔ حالانکہ عباس رضی اللہ عنہ کے بعد آج تک ہجرت جاری ہے اسی طرح ولایت بھی۔

آیات قرآن واحادیث صحیحہ واضح کے خلاف ایسی ویسی رطب ویابس سے بھری ہوئی کتابوں کی روایات پیش کرنا مرزائی "دیانت" کا بین ثبوت ہے۔ پہلی روایت کنز العمال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کی ہے جس کو سلسلہ سند حذف کر کے نقل کیا ہے۔ یہ روایت متصل سند ہی نہیں ہے مرسل ہے:

عَنْ شِهَابٍ مُرْسَلاً قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اِطْمَئِنَّ يَاعَمِّ فَاِنَّكَ خَاتَمُ الْمُهَاجِرِيْنَ الخ۔

دوسری روایت تفسیر صافی کی ہے جو سرے سے بے سند ہے لہٰذا حجت نہیں۔ پہلی روایت کو صحیح بھی مان لیا جائے تو ہمارے خلاف نہیں، بلکہ موید ہے۔

اب حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی ہجرت والی حدیث کا جواب سنئے کہ فتح مکہ سے پیشتر ہجرت الی المدینہ فرض تھی تاکہ مسلمان مرکز اسلام یعنی مدینہ شریف میں جمع ہو کر قوت بھی پکڑ جائیں اور کفار کے مظالم سے بھی بچے رہیں۔ لیکن جب رمضان ۸ ہجری میں مکہ شریف فتح ہو گیا تو اسلام غالب وقوی ہو گیا اور کفر کا زور ٹوٹ گیا تو آنحضرت ﷺ نے پہلا حکم یعنی فرضیت ہجرت منسوخ کر دیا اور فرمایا لَا هِجْرَةَ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ [1]

یعنی فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے۔ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فتح مکہ سے قدرے ہی پیشتر ہجرت کی تھی۔ چنانچہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اصابہ میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھتے ہیں:

هَاجَرَ قَبْلَ الْفَتْحِ بِقَلِيْلٍ وَشَهِدَ الْفَتْحَ

(الاصابہ فی تمیز الصحابہ صفحہ 30 جلد 3 طبع دار الکتب العلمیہ)

یعنی حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فتح مکہ سے قدرے پیشتر ہجرت کی اور آپ فتح مکہ میں حاضر تھے۔

---

[1] اس کا قصہ یوں ہے کہ فتح مکہ پر حضرت مجاشع بن مسعود سلمی اپنے بھائی مجالد کو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لایا کہ میرا یہ بھائی آپ ﷺ کے دستِ مبارک پر ہجرت کی بیعت کرنا چاہتا ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں لیکن میں اسلام پر اس کی بیعت لے لیتا ہوں۔

(10) اخرجہ البخاری فی الصحیح ص 433، ج 1 کتاب الجهاد باب لا ہجرہ بعد الفتح رقم: 3079)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

آپ رضی اللہ عنہ کے ہجرت کرنے کے بعد کسی دیگر شخص کی ہجرت ثابت نہیں ہے پس حضرت عباس رضی اللہ عنہ آخری مہاجر ہوئے۔ اس سے بھی ثابت ہوا کہ خاتم کے معنی آخری ہیں اور خاتم بمعنی افضل غلط ٹھہرے۔

تنبیہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو جو خاتم المہاجرین فرمایا تو اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصود حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی دلداری اور تسلی خاطر تھی کیونکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے خیال کیا کہ مجھ سے سابقیت ہجرت فوت ہوگئی ہے۔ کیونکہ وہ ہجرت کے بہت پیچھے ایمان لائے تھے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تسلی فرمائی کہ چچا جان! سابقیت کے فوت ہو جانے کا غم نہ کریں کیونکہ جس طرح سابقیت وجہ فضیلت ہوسکتی ہے اسی طرح خاتمیت بھی ہوسکتی ہے۔ چنانچہ میں خاتم الانبیاء ہوں اور آپ خاتم المہاجرین ہیں۔ چنانچہ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ اِطْمَئِنَّ یَاعَمِّ سے ظاہر ہے یعنی چچا جان آپ تسلی رکھیں۔

(ب) ابوتمام طائی مؤلف دیوان حماسہ کی وفات پر حسن بن وہب عربی شاعر کے مرثیہ کے شعر میں جو اسے خاتم الشعراء کہا گیا ہے تو وہ شاعر کے ظن کی بنا پر ہے کہ اس کے نقطہ خیال میں ابوتمام اس کمال کا آخری شخص تھا۔ پس اگر کوئی دیگر شخص ابوتمام کے برابر بلکہ اس سے بڑھ کر بھی ثابت ہو جائے تو ہوسکتا ہے کیونکہ حسن بن وہب شاعر عالم الغیب نہیں تھا کہ اس کا قول غلط نہ نکلے لیکن جناب والا یہاں تو خدا تعالیٰ جو عالم الغیب ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت فرما رہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تفسیر آخر الانبیاء سے کرتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں (خدا تعالیٰ اور اس کے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم) میں کسی کو حسن بن وہب جیسا گمان کر سکتے ہیں کہ ان کا علم ناقص و قاصر ہے اور انہیں حسن بن وہب کی طرح غیب پر اطلاع نہیں ہے؟

الزامی جواب:

(۱) ”﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ ...وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ﴾ ختم کرنے والا نبیوں کا۔ یہ آیت صاف دلالت کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی رسول

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

دنیا میں نہ آئے گا۔"

(ازالہ اوہام مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 431)

کیا یہاں افضل کے معنوں میں ہے یا بند کرنے کے معنوں میں؟

(۲) "اسی طرح پر میری پیدائش ہوئی یعنی جیسا کہ میں ابھی لکھ چکا ہوں میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام جنت تھا اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکا یا لڑکی نہیں ہوا اور میں ان کے خاتم الاولاد تھا۔"

(تریاق القلوب مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 479)

اب مرزائی بتائیں کہ مرزا صاحب نے اپنی اس عبارت میں بند کرنے کے معنوں میں استعمال کیا ہے یا افضل کے معنوں میں؟

(۳) "بنی اسرائیل کے خاتم الانبیاء کا نام جو عیسیٰ ہے۔"

(خاتمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 412)

بتاؤ کہ مرزا صاحب نے یہاں کن معنوں میں خاتم استعمال کیا ہے اگر مرزائی کہیں کہ یہاں خاتم کے معنی افضل کے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ:

"موسیٰ علیہ السلام کے بعد سب کے سب نبی شریعت موسوی کے حامی اور خادم وغیرہ تھے۔"

(مفہوم شہادۃ القرآن مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 511)

(۴) "خدا کی کتابوں میں مسیح موعود کے کئی نام ہیں ایک نام اس کا خاتم الخلفاء ہے یعنی ایسا خلیفہ جو سب کے آخر آنے والا ہے۔"

(حاشیہ چشمہ معرفت صفحہ 318 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 333)

یہاں بھی مرزا جی نے خاتم بمعنی آخر لکھا ہے بمعنی افضل نہیں۔

(۵) "محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت خاتم الشرائع ہے۔"

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(چشمہ معرفت مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 340)

یہاں بھی افضل مراد نہیں بلکہ بند کرنے والی شریعت مراد ہے۔

(۶) ''چونکہ ہمارے سید و رسول ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور بعد آنحضرت ﷺ کوئی نبی نہیں آسکتا اس لیے اس شریعت میں نبی کے قائم مقام محدث رکھے گئے ہیں۔''

(شہادۃ القرآن مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 324)

یہاں بھی مرزا جی کو اعتراف ہے کہ خاتم بمعنی ختم کرنے والا ہے اور مرزائیوں کے من گھڑت معنی افضل کے غلط اور بے دلیل ہیں۔

(۷) ''قرآن کریم بعد خاتم النبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں خواہ وہ نیا ہو یا پرانا ہو۔''

(ازالہ اوہام مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 511)

اس جگہ بھی مرزا صاحب خاتم کے معنی بند کرنے والا مراد لیتے ہیں۔

''وان رسولنا خاتم النبيين وعليه انقطعت سلسلة المرسلين۔''

(الاستفتاء ضمیمہ حقیقت الوحی صفحہ 64 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 689)

ناظرین! مندرجہ بالا حوالہ جات میں الفاظ خاتم النبیین خاتم الاولاد خاتم الخلفاء، خاتم الشرائع، خاتم الانبیاء وغیرہ ختم کرنے کے معنوں میں استعمال ہوئے ہیں نہ کہ افضل کے معنوں میں۔

نوٹ: جب رسول خدا ﷺ نے خود تفسیر کر دی کہ خاتم النبیین کے معنی لا نبی بعدی ہے۔ اور مرزا صاحب اس پر صاد کرتے ہیں تو پھر دور دراز کی تاویلیں کرنا اور کبھی لوگوں کے اقوال پر ازراہِ شرارت تکیہ لگانا بے ایمانی نہیں تو اور کیا ہے۔ مرزا صاحب خود فرماتے ہیں:

''ملہم کے بیان کردہ معنوں پر کسی اور کی تشریح اور تفسیر ہرگز فوقیت نہیں رکھتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ ملہم اپنے الہام سے اندرونی واقفیت رکھتا ہے۔۔۔۔کیا ملہم کا اپنے الہام کے معانی بیان کرنا یا مصنف کا اپنی تصنیف کے کسی عقیدہ کو ظاہر کرنا تمام دوسرے لوگوں کے بیانات سے عندالعقل زیادہ معتبر نہیں ہے؟''

(اشتہار مرزا قادیانی مؤرخہ 7 اگست 1887 مندرجہ مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 122,123)

''اصطلاحی امور میں لغت کی طرف رجوع کرنا حماقت ہے۔''

(ازالہ اوہام مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 389)

لہٰذا یہ کسی کو سزاوار نہیں کہ رسول خدا صلی ﷺ کے بیان کردہ معنوں کے آگے چوں چرا کرے اور خود ساختہ تاویلیں کرے۔

نکتہ: یاد رہے کہ خاتم کا استعمال سب سے پہلے قرآن مجید نے کیا ہے۔ اس سے پہلے کلام عرب میں یہ استعمال موجود نہیں۔ اور قرآن مجید کا یہ استعمال اپنے حقیقی معنوں میں ہے کیونکہ حقیقت پہلے ہے اور مجاز بعد میں۔

مرزائی عذر:

''خاتم القوم کا کوئی محاورہ نہیں۔''

(ملخصاً احمدیہ پاکٹ بک از قاضی نزیر لائلپوری)

الجواب:

یہ محاورہ ہو یا نہ ہو۔ خدا نے آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین قرار دیا ہے اور آنحضرت ﷺ نے اس کی تفسیر لا نبی بعدی کی ہے اور مرزا نے اس کے معنی نبیوں کو ختم کرنے والا لکھے ہیں لہٰذا یہ عذر بھی بے دینی کی دلیل ہے۔

مرزائی عذر:

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے کہ خاتم النبیین تو کہو، مگر لا نبی بعدہ نہ کہو۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(احمدیہ پاکٹ بک صفحہ 131 طبع 2012 از قاضی نذیر لائلپوری)

الجواب:

یہ روایت بھی بے سند محض ہے پھر بھی ہمارے خلاف نہیں جن معنوں میں یہ کہا گیا ہے ان معنوں میں ہم بھی لا نبی بعدی نہیں کہتے بلکہ ان معنوں سے ہم خاتم النبیین بھی نہیں کہتے۔ ہم پہلے لکھ آئے ہیں کہ مسیح علیہ السلام گزشتہ نبی ہیں۔ جن کی آمد قرآن وحدیث میں مذکور ہے جس پر جمیع اہل اسلام متفق ہیں۔ خاتم النبیین نے پیدا ہونے والے نبیوں کے بارے میں ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی پیدا نہ ہوگا چنانچہ علامہ زمخشری آیت خاتم النبیین کے ذیل میں خود ہی سوال کرتے ہیں اور خود اس کا جواب دیتے ہیں (فان قلت) کیف کان اخر الانبیاء وعیسی ینزل فی اخر الزمان (قلت) معنی کونه آخر الانبیاء انه لاینبا أحد بَعْدَهُ وَعِيْسٰى مِمَّنْ نَبِيَّ قَبْلَهُ (تفسیر کشاف جلد ۳ صفحہ ۵۴۴) اگر تو کہے کہ آپ کس طرح آخری نبی ہو سکتے ہیں حالانکہ عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانہ میں نازل ہوں گے۔ تو اس کے جواب میں میں یہ کہتا ہوں کہ آپ ﷺ کے آخری نبی ہونے کے معنی یہ ہیں کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی شخص نبی بنایا نہیں جائے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان میں سے ہیں جو آپ ﷺ سے پہلے نبی بن چکے ہیں۔

مزید برآں کسی صحابی کا قول حدیث نبوی کے سامنے حجت نہیں ہے بلکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی آنحضرت ﷺ سے مرفوعا روایت فرماتی ہیں:

(۱) عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِي ﷺ اَنَّهُ قَالَ لَا يَبْقٰى بَعْدَهُ مِنَ النُّبوة اِلاَّ الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: الرُّؤْيَاءُ الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰى لَهُ۔ (مسند احمد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد نبوت میں سے کوئی جزو باقی نہیں رہے گا سوائے مبشرات کے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مبشرات کیا چیز ہے، آپ ﷺ نے فرمایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہ اچھی خواب جو کوئی مسلمان دیکھے یا اس کے لیے کوئی اور دیکھے۔

(۲) ((اَنَا خَاتِمُ الْاَنْبِيَاء وَمَسْجِدِيْ خَاتِمُ مَسَاجِدِ الْاَنبياء))

(کنز العمال)

یعنی میں خاتم الانبیاء ہوں اور میری مسجد انبیاء کی مساجد میں سے آخری مسجد ہے۔

کیا اس کے بعد بھی کسی مسلمان بلکہ منصف انسان کے لیے جائز ہو سکتا ہے کہ وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر یہ افترا باندھے کہ آپ رضی اللہ عنہا ختم نبوت کا انکار کرتی تھیں۔ ان احادیث صحیحہ کے بعد بھی ایک غیر مستند قول پیش کرنا ظلم نہیں تو اور کیا ہے؟

دوسری آیت:

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (سورۃ المائدہ: آیت نمبر 3)

آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین کے طور پر پسند کر لیا۔

اسی آیت کو پیش کر کے مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ

"یعنی آج میں نے قرآن کے اتارنے اور تکمیل نفوس سے تمہارا دین تمہارے لیے کامل کر دیا اور اپنی (نبوت کی) نعمت تم پر پوری کر دی اور تمہارے لیے دین اسلام پسند کر لیا۔ حاصل مطلب کہ قرآن کریم جس قدر نازل ہونا تھا ہو چکا اور مستعد دلوں میں نہایت حیرت انگیز تبدیلیاں پیدا کر چکا اور تربیت کو کمال تک پہنچا دیا اور اپنی نعمت کو ان پر پورا کر دیا۔"

(نور القرآن مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 344 تا 349)

قرآن شریف جیسا کہ آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ اور آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین میں صریح نبوت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر چکا ہے اور صریح لفظوں میں فرما چکا ہے کہ آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔

(تحفہ گولڑویہ مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 174)

"خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مخاطب کیا کہ میں نے تمہارے دین کو کامل کیا اور تم اپنی نعمت پوری کی اور اس آیت کو اس طور سے نہ فرمایا کہ آج میں نے اے نبی ﷺ آپ کے دین کو کامل کر دیا اس میں حکمت یہ ہے تا کہ ظاہر ہو کہ صرف قرآن کی تکمیل نہیں ہوئی بلکہ ان کی بھی تکمیل ہو گئی جن کو قرآن پہنچایا گیا اور رسالت کی علت غائی کمال تک پہنچ گئی۔"

(نور القرآن نمبر 1، مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 352)

"ہم لوگ ختم ہونا وحی کا مانتے ہیں۔ گو کلام الٰہی اپنی ذات میں غیر محدود ہے لیکن چونکہ وہ مفاسد جن کی اصلاح کے لیے کلام الٰہی نازل ہوئی ہے (یا رسول آتے ہیں۔ ناقل) وہ قدر محدود سے زیادہ نہیں اس لیے کلام الٰہی بھی اسی قدر نازل ہوئی جس قدر نبی آدم کو ضرورت تھی اور قرآن ایسے زمانے میں آیا کہ جس میں ہر طرح کی ضرورتیں جن کا پیش آنا ممکن تھا پیش آ گئی تھیں۔ اس لیے قرآن شریف کی تعلیم بھی انتہائی درجہ پر نازل ہوئی پس انہی معنوں میں شریعت فرقانی مختتم و مکمل ٹھہری اور پہلی شریعتیں ناقص رہیں۔ اب قرآن اور دوسری کتابوں میں فرق یہ ہے کہ پہلی کتابیں خلل سے بھی محفوظ رہتیں تاہم بوجہ ناقص ہونے کے تعلیم کے ضرور تھا کہ کسی وقت کامل تعلیم یعنی قرآن ظہور ہوتا مگر قرآن کے لیے اب یہ ضرورت در پیش نہیں کہ بعد کوئی کتاب آ دے کمال کے بعد اور کوئی درجہ باقی نہیں۔ ہاں اگر فرض کیا جائے کہ اصول قرآن دید اور انجیل کی طرح مشرکانہ بنائے جائیں گے یا مسلمان شرک اختیار کر لیں گے تو بیشک ایسی صورتوں میں دوسری شریعت اور دوسرے رسول کا آنا ضروری

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے مگر یہ دونوں قسم کے فرض محال ہیں۔ قرآن شریف کا محرف ہونا اس لیے محال ہے کہ خدا نے خود فرمایا ہے: إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ یعنی اس کتاب کو ہم نے ہی نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں اور مسلمانوں کا شرک اختیار کرنا اس جہت سے ممتنعات سے ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس بارے میں بھی پیشگوئی کر کے فرما دیا وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ یعنی شرک مخلوق پرستی نہ اپنی کوئی شاخ نکالے گی نہ پہلی حالت پر عود کرے گی۔ پس ثابت ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حقیقت میں خاتم الرسل ہیں۔"

(براہین احمدیہ مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 حاشیہ صفحہ 101,102)

مرزائی عذر:

دوسری آیت اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ جواب ہے کہ:

"(۱) تورات بھی تمام تھی مگر اس کے بعد پھر کتاب آ گئی (۲) قرآن شاہد ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام پر بھی نعمت پوری کی گئی تھی (۳) انعام صرف نبوت ہی نہیں آیت قرآن کی رو سے نبوت صدیقیت، شہادت، صالحیت سب انعام ہیں کیا یہ بھی بند ہیں؟"

(احمدیہ پاکٹ بک صفحہ 108 تا 110 از قاضی نذیر لائلپوری طبع 2012)

الجواب:

(۱) "تورات بیشک تمام تھی مگر اپنے وقت اور قوم کے لیے گذشتہ نبی مخصوص قوموں کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔"

(ملخصاً احمدیہ پاکٹ بک از قاضی نذیر لائلپوری)

((وَكَانَ النبي يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پہلے نبی اپنی اپنی قوم کی طرف آئے اور میں تمام دنیا کی طرف
(اخرجہ البخاری فی الصحیح کتاب التیمم باب اول، مسلم فی الصحیح کتاب المساجد ومواضع الصلوۃ)

(۲) ہاں توریت اپنی ذات میں تمام تھی مگر کامل دین الٰہی اور اتمام نبوت اور تعلیم عالمگیر کے رو سے ناقص تھی۔

''اب قرآن شریف اور دوسری کتابوں میں فرق یہ ہے کہ پہلی کتابیں اگر ہر ایک طرح کے خلل سے محفوظ بھی رہتیں پھر بھی بوجہ ناقص ہونے تعلیم کے ضرور تھا کہ کسی وقت کامل تعلیم آوے۔ مگر قرآن شریف کے لیے اب یہ ضرورت در پیش نہیں کیونکہ کمال کے بعد اور کوئی درجہ نہیں تو نئی شریعت اور نئے الہام کے نازل ہونے میں بھی امتناع عقلی لازم آیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حقیقت میں خاتم الرسل ہیں۔''

(براہین احمدیہ مندرجہ روحانی خزائن جلد اول صفحہ 101 تا 103 حاشیہ نمبر 9)

اور حضرت یوسف علیہ السلام پر جو نعمت تمام ہوئی وہ اسی طرح کا اتمام تھا کَمَا اَتَمَّهَا عَلٰى اَبَوَيْكَ (سورۃ یوسف:٦) جیسا کہ اس کے باپ دادوں پر ہوا تھا۔ یعنی وقتی اور حسب ضرورت زمانہ جیسا کہ ہم اوپر ثابت کر آئے ہیں۔

نبوت، صدیقیت، شہادۃ، صالحیت بلاشبہ انعام ہے اسی طرح صاحب شریعت نبی ہونا بھی انعام ہے۔ جس کی قسمت میں ابتدائے آفرینش سے قسام ازل نے ختم نبوت کا تمغہ مقوم رکھا تھا۔ جبکہ آدم علیہ السلام منجدل فی طینتہ گوندھی ہوئی مٹی میں پڑے تھے۔ اس کے بعد بھی اس انعام کی توقع بلکہ تقدیر الٰہی کو الٹ دینے کی ناپاک کوشش کرنا کچھ اوندھی کھوپری والے انسانوں کو ہی سوجھتا ہے اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۔ سورۃ المجادلہ:١٩)

مرزائی عذر:

آیات (وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ) (كَآفَّةً لِّلنَّاسِ) (اِنِّي

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا) کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام تمام بنی اسرائیل کی
طرف رسول تھے کیا ان کے بعد بنی اسرائیل ہی کے لیے حضرت داوٗد علیہ السلام،
سلیمان علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی ہو کر نہیں آئے؟"

(ملحضا احمدیہ پاکٹ بک از قاضی نزیر لائلپوری)

الجواب:

ہم پہلے ثابت کر آئے ہیں کہ وہ شریعت ناتمام و ناقص تھی۔ اس لیے وقتی ضروریات کے لیے انبیاء کا آنا ضرور تھا۔ اور تورات کے متعلق قرآن شریف میں ہرگز ہرگز حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہ دعویٰ موجود نہیں کہ تمام بنی اسرائیل کے لیے صرف میں ہی اکیلا رسول ہوں بخلاف اس کے قرآن مجید کامل مکمل غیر متبدل اٹل قانون اور محمد رسول اللہ ﷺ تمام دنیا کے لیے اکیلے رسول ہونے کے مدعی ہیں چنانچہ فرمان رسول ﷺ ہے کہ

اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَآفَّةً وَّخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ. (صحیح مسلم)

"میں تمام دنیا جہان کی طرف بھیجا گیا ہوں میرے ساتھ نبیوں کا سلسلہ ختم ہو گیا۔"

اَنَا رَسُوْلُ مَنْ اَدْرَکْتُ حَیًّا وَمَنْ یُّوْلَدُ بَعْدِیْ (کنزلاعمال)

"خدا نے سب دنیا کے لیے ایک ہی نبی بھیجا۔"

احادیث نبویہ اور مرزائی اعتراضات

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں (بخاری)

اس کا جواب یہ دیا ہے کہ دوسری حدیث میں غَیْرَ لَسْتَ نبیا آیا ہے یعنی اے علی تو میرے بعد نبی نہیں۔ یعنی نفی عام نہیں بلکہ نفی کمال ہے۔

(احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک صفحہ 143 از قاضی نزیر لائلپوری طبع 2012)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الجواب:

دونوں حدیثیں باہم متخالف نہیں۔ بیشک حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی نہ تھے اور بیشک دوسری حدیث کے مطابق آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی بھی نہ ہوگا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے صاف فرمادیا ہے کہ قیامت تک تیس کذاب پیدا ہوں گے جو نبوت کا دعویٰ کریں گے مگر میں خاتم النبیین ہوں۔ اسی طرح امت میں مدعیان نبوت کے کذاب ہونے کی حدیث بیان کی اور اپنا کافۃ الناس کی طرف رسول ہونا فرمایا۔

پس حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جو فرمایا گیا کہ تو نبی نہیں اس کا باعث یہ ہے کہ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

دوسرا اعتراض:

"حدیث میں لانفی جنس نہی بلکہ نفی کمال ہے یعنی میرے جیسا کامل نبی نہ ہوگا۔"

(ملخصاً احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک از قاضی نزیر لائلپوری)

الجواب:

اس اعتراض کی رو سے مطلب یہ نکلا کہ اے علی تو میرے جیسا کامل نبی نہیں ہوگا مگر گھٹیا نبی ہوگا۔ ماشاء اللہ کیا علمیت ہے پھر اس جواب میں یہ بھی قباحت ہے کہ آنحضرت ﷺ سے پہلے ہر قسم کے نبی آئے تھے صاحب کتاب بھی اور بغیر کتاب کے بھی۔ جیسا کہ مرزا اور مرزائیوں کو مسلم ہے۔ (اخبار بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸، اخبار الحکم ۶ مارچ ۱۹۰۸ مندرجہ ملفوظات مرزا قادیانی جلد ۵ صفحہ ۴۴۷) اور آنحضرت ﷺ نے اپنے آپ کو جملہ انبیاء کا ختم کرنے والا فرمایا ہے۔ اب اگر آپ ﷺ کے بعد کوئی بغیر کتاب کے نبی آجائے تو آپ ﷺ خاتم الانبیاء کیسے ہوئے اور فضیلت کیا ہوئی؟ کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسا کوئی نبی بنی اسرائیل میں ان کے بعد آیا ہے؟ ہرگز نہیں۔ یقین نہ ہو تو اپنے نبی کی کتاب شہادۃ القرآن صفحہ ۲۶ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۴۲ نکال کر پڑھ لو کہ موسیٰ علیہ السلام کے بعد سب کے سب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نبی شریعت موسوی کے حامی خادم وغیرہ تھے۔ حاصل مطلب یہ کہ یہ جواب بھی سراسر لغو، لچر، بے ہودہ اور جاہلانہ ہے۔

مزید برآں مرزا صاحب کو مسلّم ہے کہ

"لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ میں (لا) نفی عام ہے پس یہ کس قدر دلیری اور گستاخی ہے کہ خیالات رکیکہ کی پیروی کر کے نصوص صریحہ قرآن کو عمداً چھوڑ دیا جائے اور خاتم الانبیاء کے بعد ایک نبی کا آنا مان لیا جائے۔"

(ایام الصلح مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 393)

لہٰذا ثابت ہوا کہ لا نفی کمال نہیں بلکہ عام ہے جو کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی مسلم ہے۔

اعتراض:

"جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا۔ اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو کوئی تاجدار ایران میں کسریٰ جیسا نہیں ہوگا ایسے ہی قیصر روم کے بعد قیصر روم ہرقل جیسا نہ ہوگا۔"

(احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک صفحہ 152 از قاضی نذیر لائلپوری طبع 2012)

الجواب:

قیصر و کسریٰ سے مراد دونوں کی سلطنتیں ہیں۔ واقعات شاہد ہیں کہ جب سے کسریٰ کی سلطنت تباہ ہوئی اس وقت تک ایران کے کسی بادشاہ کا نام کسریٰ نہیں ہوا۔ جب سے قیصر کی اقلیم زیر و زبر ہوئی ہے روم کا کوئی بادشاہ ملقب بہ قیصر نہیں ہوا اور یہ پیشگوئی بالکل پوری ہوئی۔ مزید برآں جب آپ کے حکم وعدل (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) نے فیصلہ کر دیا ہے کہ نفی کمال نہیں بلکہ عام ہے تو پھر اس قسم کی مثالیں دینا حماقت نہیں تو اور کیا ہے؟

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اعتراض:

حدیث لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ میں لفظ بَعْدِیْ بھی مغائرت اور مخالفت کے معنوں میں مستعمل ہوا ہے۔ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَ اللّٰہِ وَاٰیٰتِہٖ یُؤْمِنُوْنَ (الجاثیہ:٦) اللہ اور اس کی آیات کے بعد کون سی بات پر وہ ایمان لائیں گے۔ اللہ کے بعد سے کیا مقصد ہے؟ کیا اللہ کے فوت ہو جانے کے بعد؟ (معاذ اللہ۔ ناقل) یا اللہ کی غیر حاضری میں؟ ظاہر ہے کہ دونوں معنی باطل ہیں۔ پس بعد اللہ کا مطلب ہوگا کہ اللہ کے خلاف اللہ کو چھوڑ کر۔ پس یہی معنی ہیں لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کے۔ یعنی مجھ کو چھوڑ کر یا میرے خلاف رہ کر کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ حدیث میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاولتھما کذابین لیخرجان بَعْدِیْ اَحَدُھُمَا الغسی والاخر مسیلمۃ (بخاری: کتاب المغازی وفد بنی تمیم جلد۳) یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خواب میں میں نے سونے کے کنگن جو دیکھے اور ان کو پھونک مار کر اڑا دیا تو اس کی تعبیر میں نے یہ کی اس سے مراد دو کذاب ہیں جو میرے بعد نکلیں گے۔ پہلا اسود عنسی ہے اور دوسرا مسیلمہ، یہاں بعد سے مراد غیر حاضری یا وفات نہیں بلکہ مخالفت ہے۔ کیونکہ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی دونوں آنحضرت ﷺ کی زندگی ہی میں مدعی نبوت ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بالمقابل کھڑے ہو گئے تھے۔

(ملخصاً احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک از قاضی نذیر لائلپوری)

الجواب:

بعد کا ترجمہ ''مخالفت'' خلافِ عربیت ہے۔ لغتِ عربی کی کسی کتاب میں بعد کے معنی مغائرت و مخالفت کے نہیں لکھے ہیں۔ نہ اہل زبان سے اس کی کوئی نظیر موجود ہے حدیث لَا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

نَبِیَّ بَعْدِیْ کے معنی دوسری حدیثیں خود واضح کرتی ہیں۔ صحیح بخاری میں لَمْ یَبْقَیْنَ النُّبُوَّۃِ (اخرجہ البخاری فی الصحیح کتاب الرویاء باب ماجاء فی الرؤیا من روایۃ ابی ھریرۃ) یہاں بعد کا لفظ موجود نہیں اور ہر قسم کی نبوت کی نفی ہے۔ کوئی نیا نبی نہ موافق آئے گا نہ مخالف۔ صحیح مسلم میں ہے انی اٰخِرُ الانبیاء۔ (اخرجہ الصحیح مسلم کتاب الحج) پس اگر کوئی نیا ہی نبی کو موافق سہی آجائے تو آپ ﷺ کی آخریت باقی نہیں رہتی۔ ابوداؤد اور ترمذی میں ہے اَنَا خَاتِمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ (ابوداؤد: ۴۲۵۲، الترمذی: ۲۲۱۹) یہاں لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کے ساتھ وصف خاتم النبیین بھی مذکور ہے جو بعد کے معنی ''مخالفت'' کے لینے کی تردید کرتا ہے کیونکہ نئے موافق نبی کا آنا ختم نبوت کے منافی ہے مسند احمد اور ترمذی میں ہے۔ اَنَّ الرِّسَالَۃَ وَالنُّبُوَّۃَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلَا نَبِیَّ (مسند احمد: ۱۳۹۲۴، الترمذی: ۲۲۷۲) یہاں بعد کے معنی مخالفت کے لینے کی تردید انقطعت سے ہو رہی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ (موافق و مخالف) ہر قسم کی رسالت و نبوت بند ہوگئی ہے۔ پس میری رسالت و نبوت کے بعد نہ تو کوئی رسول ہی ہوگا اور نہ نبی۔

اب سورۃ جاثیہ کی آیت مذکورہ کی تحقیق سنئے قرآن مجید عربی زبان میں ہے۔ عربی زبان جاننے کے لیے بہت سے فنون جو قرآن کے خادم میں حاصل کرنے کی ضرورت ہے منجملہ ان کے ایک فن علم معانی کا ہے۔ اس علم میں ایک باب ایجاز کا ہے جس میں لفظ اصل مراد سے کم لیکن کافی ہوتا ہے۔ اس کی دوسری قسم ایجاز حذف ہے جس میں کچھ محذوف ہوتا ہے۔ آیت مذکورہ اس قبیل سے ہے اور بَعْدَ اللّٰہِ میں بعد کا مضاف الیہ محذوف ہے۔ چنانچہ تفسیر معالم وخازن میں ہے اَیْ بَعْدَ کِتَابِ اللّٰہِ اور تفسیر جلالین و بیضاوی و کشاف و سراج المنیر وابوالسعود وفتح البیان وابن جریر میں ہے اَیْ بعد حدیث اللّٰہ وھو القراٰن اس کی تائید دوسری آیت سے بھی ہوتی ہے سورہ اعراف و مرسلات میں ہے فبای حدیث بعدہ یومنون (الاعراف: ۱۸۵) بعدہ کی ضمیر مجرور راجع ہے حدیث کی طرف یعنی کس بات پر اس بات کے بعد ایمان لائیں گے؟ اسی طرح نبی ﷺ کی بعض دعائیں جو

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

جائے گی۔
آگے چل کر بعض علمائے متقدمین کی تحریرات سے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ
لا نبی بعدی سے مراد صرف صاحب شریعت نبی کی نفی ہے بغیر شریعت کے نبی آسکتا ہے۔

(ملخصاً احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک از قاضی نذیر لائلپوری)

الجواب:

جبکہ لا نبی بعدی کے معنی بقول شما مسیلمہ کذاب وغیرہ مخالفین سے نبوت کی نفی ہے مسلمانوں سے نہیں۔ تو پھر تشریعی اور غیر تشریعی شرط کے کیا معنی؟ کیا مخالفین یعنی مسیلمہ کذاب وغیرہ کے گروہ میں غیر تشریعی نبی کا امکان ہے؟ پھر تو مرزا صاحب ایسا ہی دعویٰ کرتے تھے۔ (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۵ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۱۲) قادیانی دوستو! غور کرو تمہاری بددیانتی تمہیں کہاں کہاں دھکے دلوا رہی ہے۔ ہاں جناب جب صرف شریعت والے انبیاء کی نفی ہے اور مرزا صاحب نے جو کہا ہے کہ وہ ''لا نفی عام ہے'' یہ جھوٹ اور افترا ہے تو پھر آنحضرت ﷺ کی فضیلت کیا ہوئی۔ اور آپ ﷺ (بقول شما آئندہ کے نہ سہی) سابقہ انبیاء جن میں ''صدہا بغیر کتاب'' کے تھے، ان کے خاتم کیسے ہوئے؟ صاحبان! انصاف فرمائیے! کہ جب آپ ﷺ بغیر شریعت والے نبیوں کے خاتم ہی نہیں ہیں تو پھر مرزائیوں کا یہ کہنا کہ ''آنحضرت ﷺ پہلے سب نبیوں کے خاتم تھے۔'' (پاکٹ بک از قاضی نذیر لائلپوری) کیا معنی رکھتا ہے؟ الغرض یہ عذر باطل ہے۔

''خدا نے اپنی تمام نبوتوں اور رسالتوں کو قرآن شریف اور آنحضرت ﷺ پر ختم کر دیا۔''

(مکتوب مرزا بنام نواب مالیرکوٹلوی مکتوبات احمدیہ جلد ۲ صفحہ ۴۹)

جن علماء نے شریعت کی قید لگائی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کو ملحوظ رکھ کر لگائی ہے یعنی وہ چونکہ حسب احادیث آنے والے ہیں اور ادھر آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں اس لیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے تخصیص کر دی کہ شریعت والی نبوت ختم ہے اور عیسیٰ علیہ السلام بغیر شریعت کے ایک خادم کی طرح کام کریں گے۔

حالانکہ ختم نبوت کے یہ معنی ہی نہیں بلکہ یہ معنی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص عہدہ نبوت نہ پائے گا اور عیسیٰ علیہ السلام تو پہلے سے نبی ہیں لا نبی بعدی لا ینبا احد بعدہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی بنایا ہی نہ جائے گا۔

باقی رہا ابن عربی وغیرہ کی تحریروں میں نبوت کے جاری رہنے کا ذکر سو اول تو مرزائیوں کو خاص طور پر شرم کرنی چاہیے کہ جس شخص کو مرزا صاحب نے وحدت الوجود کا بڑا حامی قرار دیا اور ''رسالہ تقریر اور خط'' میں وحدت وجودیوں کو ملحد، زندیق وغیرہ قرار دیا ہے۔ آج اسی کی تحریروں کو دلیل بنایا جاتا ہے وہ بھی نصوص قرآن اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ پر اس پر مزید لطف یہ کہ ان کی تحریرات میں بھی خیانت معنوی کی جاتی ہے۔ ابن عربی وغیرہ صوفیاء کی اصطلاح میں مرزائیوں کی طرح نبی دو قسم کے نہیں۔ ایک شریعت والے اور دوسرے بغیر شریعت کے بلکہ ان کے نزدیک جملہ نبی سب کے سب صاحب شریعت ہیں۔ ہاں اتنا فرق ہے کہ وہ جملہ انبیاء کرام کو رسول کہتے ہیں اور غیر نبی اولیاء کو تشریعی نبی۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں رسول جس کو تبلیغ احکام شرعیہ کا حکم ہو جو اس پر نازل ہوتے ہیں اور نبی جس کو الہام تو ہو مگر وہ اس کی تبلیغ کے لیے مامور نہ ہو۔

اَلْفَرْقُ بَيْنَهُمَا هُوَ اَنَّ النَّبِيَّ إِذَا اُلْقِيَ إِلَيْهِ الرُّوْحُ شَيْئًا اِقْتَصَرَ بِهِ ذٰلِكَ النَّبِيُّ عَلٰى نَفْسِهٖ خَاصَّةً وَيَحْرُمُ عَلَيْهِ اَنْ يُبَلِّغَ غَيْرَهُ ثُمَّ اِنْ قِيْلَ لَهٗ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ اِمَّا لِطَائِفَةٍ مَخْصُوْصَةٍ كَسَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ اَوْ عَامَّةً لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ اِلَّا لِمُحَمَّدٍ سُمِّيَ بِهٰذَا الْوَجْهِ رَسُوْلًا وَاِنْ لَمْ يَخُصَّ فِيْ نَفْسِهٖ بِحُكْمٍ لَا يَكُوْنُ لِمَنْ اَلَيْهِمْ فَهُوَ رَسُوْلًا لَا نَبِيٌّ وَاَعْنِيْ بِهَا النُّبُوَّةَ التَّشْرِيْعَ الَّتِيْ لَا يَكُوْنُ لِلْاَوْلِيَاءِ۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ یہ ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر کا مطلب یہ ہے اگر میں مبعوث نہ ہوتا تو تم میں عمر مبعوث ہو جاتا۔ کیونکہ حضرت ﷺ مبعوث ہو گئے لہٰذا حضرت عمر نبی نہ ہو سکے۔

(ملحضا احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک از قاضی نذیر لائلپوری)

الجواب:

ملا علی قاری نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں تحت حدیث لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نبی لکان عمرؓ لکھا ہے وَفِیْ بعض طوق هذا الحدیث لو لم ابعث لبعثت یا عمر۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ باب مناقب العمر) لیکن ملا صاحب نے نہ راوی حدیث کا نام لیا ہے نہ مخرج کا پتہ دیا ہے نہ الفاظ مذکورہ حدیث کی کسی معتبر یا غیر معتبر کتاب میں ملتے ہیں البتہ حافظ مناوی نے کنوز الحقائق میں اس کے ہم معنی روایت دو طریق سے نقل کی ہے ایک تو ابن عدی کے حوالہ سے جس کے الفاظ یوں ہیں لَوْ لَمْ ابعث فیکم لبعث عمر فیکم۔ (کنوز الحقائق جلد۲ صفحہ۱۵۱) دوسری فردوس ویلمی کے حوالے سے جس کے الفاظ یوں ہیں لو لم ابعث لبعث بعدی عمر رضی اللہ عنہ (کنوز الحقائق جلد۲ صفحہ۱۵۱) ملا علی قاری نے غالباً اسی روایت کو مرقاۃ میں بالمعنی نقل کر دیا ہے۔ محدثین کے نزدیک ہر دو روایات باطل، جھوٹی اور موضوع ہیں ابن جوزی نے اپنی موضوعات میں ابن عدی والی روایت کو دو سندوں سے نقل کیا ہے اور چونکہ دونوں میں راوی وضاع ہیں اس لیے دونوں کو موضوع کہا ہے چنانچہ سلسلہ اسناد ملاحظہ ہو ابن عدی کہتے ہیں

حدثنا علی بن الحسین ابن قدید حدثنا زکریا بن یحیی الوقار حدثنا بشر بن بکر عن ابی بکر بن عبداللہ ابن ابی مریم الغسانی عن ضمرة عن غضیف بن الحارث عن بلال بن رباح قال قال النبی ﷺ لو لم ابعث فیکم لَبُعِثَ عمر رضی اللہ عنہ

(الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی جلد 3 صفحہ 1070 جلد 5 صفحہ 126 طبع جدید)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدثنا عمر ابن الحسن بن نصر الحلبی حدثنا مصعب بن سعید ابو خیثمة حدثنا عبدالله بن واقد الحرانی حدثنا حیوۃ بن شریح عن بکر بن عمرو عن مشرح بن ھامان عن عقبة بن عامر قال قال ﷺ لو لم ابعث فیکم لبعث عمر فیکم۔

(الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی جلد 4 صفحہ 1511 جلد 5 صفحہ 532 طبع جدید)

ابن جوزی نے اس کے بعد فرمایا ہے"زکریا کذاب یضع وابن واقد الحرانی متروك "ذہبی نے میزان میں خود ابن عدی سے، جس نے روایت مذکورہ اپنی کتاب کامل میں درج کی ہے، نقل کیا ہے قال ابن عدی یضع الحدیث وقال صالح کان من الکذابین الکبار (میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ ۷۷، الکامل لابن عدی جلد۳ صفحہ۱۰۷۱) یعنی پہلی سند کا راوی زکریا وقار حدیثیں بناتا تھا۔ زکریا بہت بڑے جھوٹوں میں سے ہے دوسری سند کا راوی ابن واقد حرانی متروک ہے جیسا کہ ابن جوزی اور جوزجانی نے کہا ہے بلکہ میزان میں یعقوب بن اسماعیل کا قول ابن واقد حرانی کے بارے میں یکذب بھی موجود ہے یعنی یہ بھی جھوٹا ہے۔ چنانچہ اس نے ترمذی وغیرہ کی سند رجال اپنی جھوٹی روایت پر لگا لی ہے۔

(میزان الاعتدال جلد 2 صفحہ 517)

کنوز الحقائق کی دوسری حدیث جو بحوالہ فردوس دیلمی منقول ہے اس کی سند یوں ہے:

قال الدیلمی انبأنا ابی انبأنا عبد الملك بن عبدالغفار انبأنا عبد الله بن عیسی بن ھارون انبأنا عیسٰی بن مروان، حدثنا الحسین بن عبدالرحمن بن حمران، حدثنا اسحق بن نجیح الملطی عن عطاء بن میسرۃ الخراسانی عن أبی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اس خلافت کے مسئلہ کو دوسری جگہ اس طرح بیان فرمایا کہ:

تکون النبوۃ فیکم ما شاء اللہ...... ثم تکون۔

خلافة علی منہاج النبوۃ ماشاء اللہ...... ثم تکون۔

ملکاً عاضا فیکون ما شاء اللہ...... ثم تکون۔

خلافة علی منہاج النبوۃ۔

(اخرجہ البیہقی فی دلائل النبوۃ جلد 6 صفحہ 691)

رہے گی میری نبوت تمہارے اندر جبتک خدا چاہے پھر ہوگی خلافت منہاج نبوت پر اس کے بعد بادشاہی ہو جائے گی پھر خلافت منہاج نبوت پر ہوگی یعنی امام مہدی کے زمانہ میں یعنی جس طریق پر امور سیاسیہ کو آنحضرت ﷺ نے چلایا اسی طرح مطابق آپ کی سنت کے آخری زمانہ میں امام مہدی چلائے گا۔

اور ایک روایت بیہقی میں ہے کہ اس کے بعد پھر فساد پھیل جائے گا۔ حتیٰ یلقو اللہ یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔ (مشکوۃ کتاب الفتن)

حاصل کلام یہ کہ آنحضرت ﷺ کے بعد اس امت کے لیے سوائے درجہ ولایت و خلافت وغیرہ کے نبوت کا اجرا نہیں ہوگا۔

بطرز دیگر سین تحقیق وقوع کے لیے ہے جیسے سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (آل عمران:۱۸۰) یعنی جس چیز کا وہ سوال کرتے تھے وہ قیامت کے دن ضرور بالضرور ان کے گلوں میں طوق بنا کر ڈالی جائے گی۔ ثابت یہ ہوا کہ نبوت منقطع ہو چکی ہے اور اس انقطاع نبوت کے بعد ایک چیز یقیناً باقی ہے اور وہ ہے خلافت۔

اعتراض:

حدیث تیس دجال والی کا یہ جواب ہے کہ تیس دجال کی تعیین بتاتی ہے کہ بعد میں کچھ سچے بھی آئیں گے۔

(احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک صفحہ 139 طبع 2012 از قاضی نزیر لائلپوری)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جواب:

تیس کی تعیین اس لیے ہے کہ کذاب ودجال صرف تیس ہی ہوں گے۔ چنانچہ حدیث کے الفاظ لا تقوم الساعة حتی یخرج ثلثون دجالون کلهم یزعم انه رسول الله (سنن ابوداؤد کتاب الفتن) (قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تیس دجال و کذاب پیدا نہ ہولیں) صاف دال ہیں کہ قیامت تک تیس ہی ایسے ہونے والے ہیں ان سے زیادہ نہیں۔ خود مرزا صاحب بھی مانتے ہیں کہ یہ قیامت تک کی شرط ہے:

"آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ دنیا کے اخیر تک تیس کے قریب دجال پیدا ہوں گے۔"

(ازالہ اوہام مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 197)

باقی رہا یہ کہ کچھ سچے بھی ہوں گے سو اس کے جواب میں وہی الفاظ کافی ہیں۔ جو آنحضرت ﷺ نے ان دجالوں کی تردید میں ساتھ ہی اس حدیث میں فرمائے ہیں لا نبی بعدی میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

دوسرا اعتراض:

"یہ دجال آج سے پہلے پورے ہو چکے ہیں جیسا کہ اکمال الاکمال میں لکھا ہے۔"

(احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک صفحہ 139 طبع 2012 از قاضی نزیر لائلپوری)

جواب:

حدیث میں قیامت تک شرط ہے اکمال الاکمال والے کا ذاتی خیال ہے جو سند نہیں بعض دفعہ انسان ایک چھوٹے دجال کو بڑا سمجھ لیتا ہے۔ اسی طرح انہوں نے اپنے خیال کے مطابق تعداد پوری سمجھ لی۔ حالانکہ مرزا صاحب قادیانی کے دعویٰ نبوت نے وضاحت کر دی کہ ابھی اس تعداد میں کسر باقی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(فتح الباری جلد 13 صفحہ 74 کتاب الفتن باب 25 تحت رقم 7112)

کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں امام طبرانی کے نزدیک یہ وارد ہے کہ ستر کذاب نکلیں گے۔ اور اس کی سند ضعیف ہے اور ابو یعلیٰ کے نزدیک حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی اسی طرح ہے اور اس کی سند بھی ضعیف ہے۔

حاصل یہ کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے صرف ستر دجال والی روایت کو جو دو طریق سے مروی ہے، ضعیف لکھا ہے، نہ کہ تیس دجال والی کو۔

نوٹ: اسی عبارت کو علامہ عینی حنفی نے اپنی شرح صحیح بخاری میں اسی طرح نقل کیا ہے اور مسئلے کو صاف کر دیا ہے کہ ستر کی تعداد عالی ہر دو روایات جو طبرانی اور ابو یعلیٰ نے روایت کی ہیں، وہ دونوں ضعیف ہیں۔

(عمدة القاری جلد 23 صفحہ 215 طبع دار الفکر بیروت)

حدیث قصر نبوت اور مرزائی اعتراض نمبر ا:

اول تو نبی ﷺ کو محل کی ایک اینٹ قرار دینا آپ ﷺ کی توہین ہے کیونکہ آپ ﷺ کا درجہ بہت بلند ہے۔ پھر اس کا مطلب یہ بتایا ہے کہ آپ ﷺ نے پہلی شرائع کو کامل کر دیا ہے اور شریعت کے محل کو مکمل کر دیا۔ حدیث میں پہلے انبیاء کا ذکر ہے بعد میں آنے والے کا نہیں۔

(ملخصاً احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک از قاضی نزیر لائلپوری)

الجواب:

محل کی تو ایک مثال ہے۔ شریعت وغیرہ کا اس حدیث میں کوئی ذکر نہیں۔ آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے خاتم النبیین فرمایا اور ساتھ یہ جان کر کہ آئندہ کذاب و دجال پیدا ہونے والے ہیں جن میں سے کوئی تو یہ عذر کرے گا کہ میرا نام "لا" ہے اور حدیث میں لا نبی بعدی آیا ہے۔ اور کوئی یہ عذر کرے گا کہ مردوں میں نبوت ختم ہے۔ میں عورت ہوں اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیے میرا دعویٰ خاتم النبیین کے منافی نہیں اور کوئی یہ عذر کرے گا کہ دور محمد یہ میں نبوت ختم ہے نئی کتاب اور شریعت خاتم النبیین کے خلاف نہیں (جیسا کہ بہائی مذہب والے کہتے ہیں) اور کوئی یہ عذر کرے گا کہ شریعت والی نبوت ختم ہے۔ بغیر شریعت کے نبی آ سکتا ہے جیسا کہ مرزا صاحب نے کہا۔ اور کوئی یہ عذر کرے گا کہ حدیث میں پہلے نبیوں کا ذکر ہے بعد کا نہیں۔ ان تمام باتوں کو ملحوظ رکھ کر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبان سے آیت کی وہ تفسیر کرائی جس سے تمام دجالوں کی تاویلات ھباءً منثوراً ہو جاویں۔

چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرا خاتم النبیین ہونا ان معنوں سے ہے کہ جس طرح ایک محل بنایا جائے۔ جس کی تکمیل میں صرف ایک اینٹ کی کسر ہو۔ سو اسی طرح یہ سلسلہ انبیاء کا ہے جس میں کتاب والے بھی آئے اور بلا کتاب والے بھی۔ یہ روحانی انبیاء کا سلسلہ چلتا چلتا اس مقام پر پہنچا کہ صرف ایک ہی نبی باقی رہ گیا۔ سو وہ نبی میں ہوں جس کے بعد اور کوئی نبی نہیں ہوگا۔ اس مثال سے جملہ دجال و کذاب اشخاص کی تاویلات واہیہ تباہ و برباد ہو کر رہ جاتی ہیں نہ تشریعی و غیر تشریعی کا عذر نہ عورت و مرد کا امتیاز، نہ پہلے اور پچھلوں کا فرق، محل نبوت تمام ہو گیا، نبوت ختم ہو گئی اب بعد میں پیدا ہونے والے بموجب حدیث سوائے دجال کے اور کسی خطاب کے حق دار نہیں۔

اعتراض نمبر ۲:

بعض روایات میں لفظ من قبلی موجود ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سب انبیاء کی مثال نہیں بلکہ گزشتہ انبیاء کی مثال ہے نیز اس روایت سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ جس قسم کے نبی پہلے آیا کرتے تھے۔ اس قسم کے نبی اب ہرگز نہیں آئیں گے جیسا کہ من قبلی ظاہر کرتا ہے۔

(ملخصاً احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک از قاضی نزیر لائلپوری)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الجواب:

چونکہ سب انبیاء آپ ﷺ سے پہلے گزر چکے ہیں اس لیے مِنْ قَبْلِی بولا گیا ہے نیز جملہ ختم بی البنیان وختم بی الرسل جریان نبوت کی فقط نفی کرتا ہے۔ دوسرے یہ کہ حدیث میں من قبلی کے الفاظ خصوصیت سے قابل غور ہیں جن سے انبیاء کا عموم بتلایا گیا ہے یعنی شرعی اور غیر شرعی اور جملے ختم بی الرُسُل (ختم کیئے گئے ساتھ میرے رسول) اور أنا اللبنة وَاَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّيْنَ (کہ نبوت کی آخری اینٹ میں ہوں اور میں ختم کرنے والا ہوں نبیوں کا) اور وجئت انا واتممت تلك اللبنة (میرے آنے سے وہ کمی پوری ہوگئی جو ایک اینٹ کی جگہ باقی تھی) اس کی پوری پوری تشریح کرر ہے ہیں۔ یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ پہلے صرف بلا واسطہ نبی ہوتے تھے۔ اب آنحضرت ﷺ کی وساطت سے ہوا کریں گے تو خدا کی سنت کی تبدیلی اور استثناء کس حرف سے معلوم ہوتا ہے کیا سچ فرمایا ہے مرزا صاحب نے کہ آنحضرت ﷺ آخری نبی بھی ہیں اور جامع الکمالات بھی:

هست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بر شد اختتام

(سراج منیر صفحہ 93 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 95)

اعتراض ۳:

جب نبوت کے محل میں کسی نبی کی گنجائش نہیں رہی تو پھر آخر زمانہ میں عیسیٰ علیہ السلام کا تشریف لانا کس طرح ممکن ہوسکتا ہے۔

(ملخصاً احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک از قاضی نزیر لائلپوری)

الجواب:

مثلاً کہا جاتا ہے خاتم اولاد (سب سے آخر میں پیدا ہونے والا) اس کا یہ مطلب نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہ پہلی اولاد کا صفایا ہو چکا ہے اور سب مر گئے ہیں۔ اسی طرح خاتم النبیین سے کیسے سمجھ لیا گیا کہ تمام انبیاء سابقین پر موت طاری ہو چکی ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کسی کو یہ عہدہ نبوت نہیں دیا جائے گا اور ظاہر ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو آپ ﷺ سے بعد عہدہ نبوت نہیں ملا۔ بلکہ آپ ﷺ سے پہلے مل چکا ہے اور وہ اس وقت سے آخر عمر تک برابر اس وصف کے ساتھ متصف ہیں۔ پھر معلوم نہیں کہ آپ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے اور نزول مسیح علیہ السلام کے عقیدہ میں کیا تعارض ہے۔

اعتراض ۴:

"نبی ﷺ کو محل کی ایک اینٹ قرار دینا آپ ﷺ کی توہین ہے۔"

(ملخصاً احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک از قاضی نزیر لائلپوری)

الجواب:

اگر کوئی شخص یہ کہے فلاں شخص شیر ہے۔ تو کیا یہ مطلب ہے کہ وہ درندہ جانور ہے جنگلوں میں رہتا ہے۔ اس کی دُم بھی ہے اور بڑے بڑے ناخنوں اور بالوں والا ہے۔ کیا خوب یہ مبلغ علم وفہم، نبی ﷺ نے ایک مثال سمجھانے کے لیے دی ہے اور اس میں توہین کہاں سے آگئی۔ اگر یہ توہین ہے تو پھر مرزا صاحب بھی اس توہین کے مرتکب ہوئے ہیں۔ بعینہٖ یہی مثال آنحضرت ﷺ نے دی ہے کہ:

"دیوار نبوت کی آخری اینٹ ہوں۔"

(حاشیہ سرمہ چشم آریہ صفحہ 198 مندرجہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 264)

مرزا صاحب نے اس کی تصدیق کی ہے ان پر کیا فتویٰ لگاتے ہیں۔

مرزائی عذر:

حدیث انا العاقب الذی لیس بعدہ نبی کا جواب یہ دیا ہے کہ عاقب کے معنی بعد میں نبوت کی نفی راوی کا اپنا خیال ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(ملخصاً احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک از قاضی نذیر لائلپوری)

الجواب:

یہ غلط ہے جس کسی نے کہا ہے خود اس کا یہ خیال ہے ورنہ حدیث میں کوئی تفریق نہیں۔ عاقب کے یہ معنی خود رسول اللہ ﷺ نے کئے ہیں۔ چنانچہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَفِی رِوَایَةِ سُفْیَانَ بْنِ عیینیة عِنْدَ التِّرْمِذِیْ وغیرہ بلفظ الذِیْ لَیْسَ بَعْدِیْ نبی۔

(فتح الباری جلد 6 صفحہ 635 کتاب المناقب باب ماجاء فی اسماء رسول اللہ ﷺ تحت حدیث 3532)

سفیان بن عیینہ کی مرفوع حدیث میں امام ترمذی وغیرہ کے نزدیک یہ لفظ ہیں میں عاقب ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ عاقب کی تفسیر میں جو الفاظ وارد ہیں وہ کلمات مرفوع ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے خود ہی فرمائے ہیں۔

(حدیث عاقب کی تشریح از ملا علی قاری ملاحظہ ہو کتاب جمع الوسائل فی شرح الشمائل باب ماجاء فی اسماء رسول اللہ ﷺ)

وَالْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ قِیْلَ ھٰذَا قَوْلُ الزُّھْرِیْ وَقَالَ الْعَسْقَلَانِیْ ظَاھِرہ اَنَّہٗ مُدْرَجٌ لٰکِنَّہٗ وَقَعَ فِیْ رِوَایَةِ سُفْیَانِ بْنِ عُیَیْنَةَ عِنْدَ التِرْمِذِیْ اَیْ فِی الجامع بِلَفْظِ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ۔

(جمع الوسائل فی شرح الشمائل جلد 2 صفحہ 183)

لہٰذا ثابت ہوا کہ عاقب کی تفسیر میں جو الفاظ اَلَّذِیْ لَیْسَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ وارد ہیں وہ کلمات مرفوع ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے خود ہی ارشاد فرمائے ہیں۔

مزید برآں شمائل کی شرح (جو جمع الوسائل شرح الشمائل مصری ملا علی قاری کے حاشیہ پر چڑھی ہوئی ہے) کرتے ہوئے علامہ عبدالروف المنادی المصری نے متن میں لفظ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"بَعْدِیْ" کونقل فرمایا۔

(جمع الوسائل فی شرح الشمائل جلد 2 صفحہ 183)

اسی طرح چوتھی صدی کے مشہور محدث حافظ ابن عبدالبر نے روایت مذکور یوں نقل فرمائی ہے

قال :وانا الخاتم ختم اللّٰہ بی النبوۃ وانا العاقب فلیس بعدی نبی۔

(الاستیعاب علی حاشی الاصابہ جلد 1 طبع استنبول)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں خاتم ہوں۔ اللہ نے نبوت میرے ساتھ ختم کر دی ہے۔اور میں عاقب ہوں پس میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

اسی طرح چھٹی صدی کے مشہور محدث قاضی عیاض بھی لکھتے ہیں وفی الصحیح انا العاقب الذی لیس بعدی نبی۔ (الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ جلد ا صفحہ ۱۹۱) (یعنی آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں عاقب ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے)

ایسا ہی تفسیر خازن (سورہ صف) میں ہے انا العاقب الذی لَیْسَ بَعْدِیْ نبی۔ (تفسیر خازن جلد ۷ صفحہ ۱۷ طبع مصر ۱۳۴۶ھ) ان کتابوں (شفا کتاب الاستیعاب، خازن، فتح الباری اور شرح الشمائل) میں لفظ بعدی موجود ہے جس سے ثابت ہے کہ یہ تفسیر نبوی ہے۔

اعتراض:

صحاح ستہ جو حدیث کی معتبر کتابیں ہیں ان میں تو یوں نہیں آیا ہے لہٰذا حجت نہیں ہے۔

الجواب:

صحاح ستہ میں سے جامع ترمذی میں یوں ہی موجود ہے۔ چنانچہ ترمذی ابواب الاستیذان والادب، باب ماجاء فی اسماء النبی میں حدیث صحیح مرقوم ہے۔ وانا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

العاقب الذی لیس بعدی نبی

اعلام:

ترمذی مطبوعہ ہند کے بعض نسخوں (مطبوعہ احمدی وغیرہ) میں اس مقام پر بَعْدَہٗ غلط طبع ہو گیا ہے ناظرین سے التماس ہے کہ ترمذی کے اس مقام کو درست کرلیں اور بجائے بعدہ کے بَعْدِی بنالیں۔ محدثین شارحین حدیث نے بھی ترمذی کے حوالہ سے بَعْدِی نقل کیا ہے دیکھو فتح الباری اسی طرح زرقانی نے شرح موطا میں حوالہ ترمذی بَعْدِی نقل کیا ہے۔

(ترمذی جلد 2 صفحہ 137 طبع 1292ھ)

تشریح لفظ عاقب از علامہ ابن قیم رحمہ اللہ:

وَالْعَاقِبُ الَّذِیْ جَاءَ عَقْبُ الْاَنبیاء فَلَیْسَ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ فان العاقب هُوَ الْاٰخِرُ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الخاتِمْ ولهذا سمی الْعَاقب علی الْاِطْلَاقِ اَیْ عَقْبٌ الانبیاء جاء بعقبهم۔

(زادالمعاد جلد 1 صفحہ 23)

ناظرین کرام! یہ ہیں وہ عذرات واہیہ جو مصنف احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک قاضی نزیر لائلپوری نے ختم نبوت کی آیات واحادیث پر پیش کئے ہیں۔ جن کو ہم نے بفضلہ تعالیٰ قرآن وحدیث کے علاوہ خود اقوال مرزا سے توڑ دیا۔ اب میں اجراء نبوت پر جو دلائل مرزائی پیش کرتے ہیں، آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ تاکہ آپ مرزائی صاحبان کی غلط گوئیوں پر بخوبی مطلع ہو جائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اجرائے نبوت پر مرزائی دلائل کے جوابات

(از قرآن)

پہلی تحریف:

اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ۔ اللہ تعالیٰ چنتا ہے یا چنے گا فرشتوں میں سے رسول اور انسانوں میں سے۔ اس آیت میں یَصْطفی مضارع کا صیغہ ہے جو حال اور مستقبل دونوں کے لیے آتا ہے پس یصطفی کے معنی ہیں کہ چنتا ہے یا چنے گا (مگر) اس آیت میں یصطفی سے مراد حال نہیں لیا جاسکتا کیونکہ لفظ رسل جمع ہے اس سے مراد آنحضرت ﷺ (واحد) نہیں ہوسکتے پس ماننا پڑے گا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد رسالت کا سلسلہ جاری ہے اور یصطفی مستقبل کے لیے ہے۔

(احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک صفحہ 115 طبع 2012 از قاضی نذیر لائلپوری)

الجواب:

اس آیت میں کوئی لفظ نہیں کہ آئندہ رسول آئیں گے نصوص صریحہ جن میں بعبارت النص مرقوم ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں بنایا جائے گا۔ اس امت میں مدعیان نبوت دجال اور کذاب ہیں کے خلاف کھینچ تان خود ایک جرم ہے اور دلیل ضلالت ہے۔اس آیت کے پہلے یہ ذکر ہے کہ منکرین اسلام کے روبرو جب قرآن پاک پڑھا جاتا تو وہ منہ پھیرنے کے علاوہ مارنے کو دوڑتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ خفگی کیوں اور کس دلیل پر مبنی ہے تم خود آمد رسل کے قائل ہو اور خدا کی اس قدیم سنت سے باہر ہو کر وہ فرشتوں میں سے رسول چنتا ہے جو خدا کا پیغام انبیاء پر لاتے ہیں اور انسانوں میں سے رسول چنتا ہے جو اس کی تبلیغ کرتے ہیں۔اسی سنتِ قدیمہ کی رُو سے اب بھی یہ رسول بھیجا گیا ہے۔ بخلاف اس صحیح مراد خداوندی کے قادیانی صاحب نے یہ ترجمہ کیا ہے کہ یصطفی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مضارع کا صیغہ حال کے لیے نہیں بلکہ آئندہ کے لیے ہے حالانکہ اس ترجمہ کی رو سے اصل مقصد رسالت محمدیہ کی تصدیق ندارد ہوگئی یعنی بجائے اس کے ارسال رسل کی سنت الٰہیہ سے موجودہ نبوت پر استدلال کیا جاتا۔ آئندہ نبوت کا خواہ مخواہ ذکر چھیڑ دیا۔ کیا بیہودہ ترجمہ ہے پھر اس پر جو دلیل قائم کی ہے وہ اس سے بھی لغوتر ہے کہ رسل جمع کا صیغہ ہے اور آنحضرت ﷺ واحد ہیں پس آپ مراد نہیں ہو سکتے۔

کیا خدا ہمیشہ سے دس دس بیس بیس اکٹھے رسول بھیجتا رہا ہے؟ ہرگز نہیں، کبھی دو دو، کبھی تین تین اور اکثر دفعہ صرف ایک ایک رسول بھیجتا آیا ہے۔ پس اس سنت قدیمہ کی رو سے یہ کہنا بالکل سچ ہے کہ خدا رسولوں کو چنتا ہے۔ ہاں صاحب جب رسل جمع کا صیغہ ہے اور واحد پر استعمال نہیں ہو سکتا۔ تو پھر مرزا صاحب بھی تو واحد ہی ہیں وہ کیسے اس کے مصداق ٹھہریں گے۔ اور سنیے اس آیت میں انبیاء پر اترنے والے فرشتہ کو بھی تو جمع کے صیغہ ''رسل'' سے بیان کیا ہے۔ کیا انبیاء پر دو چار اکٹھے فرشتے پیغام لاتے رہے ہیں؟ غور کرو تم کدھر دھکے کھا رہے ہو۔ اکیلے اکیلے انبیاء تو پھر بھی ہزار ہا ہوئے۔ لیکن ان پر وحی لانے والا تو ہمیشہ سے ایک ہی مقرر ہے۔ خود اپنی پاکٹ بک سے سنو! آنحضرت کے بعد نزول وحی کے اثبات میں اپنی تائید کے لیے بزرگانِ دین کے اقوال نقل کیے ہیں کہ:

''جبریل انبیاء کی طرف وحی لانے کے لیے مقرر ہیں ان کے سوا کوئی دوسرا فرشتہ اس کام پر مقرر نہیں۔''

(ملخصاً احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک از قاضی نذیر لائلپوری)

قرآن پاک بھی شاہد ہے کہ نزله علی قلبك باذن الله (البقرہ: ۹۷) جبریل علیہ السلام نے اس قرآن پاک کو تیرے دل پر اتارا ہے۔

ا۔ ''رسولوں کی تعلیم اور اعلام کے لیے یہی سنت اللہ قدیم سے جاری ہے جو بواسطہ جبرائیل علیہ السلام کے اور بذریعہ آیات ربانی کلام رحمانی کے سکھلائے جاتے ہیں۔''

www.KitaboSunnat.com

(ملخصاً احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک از قاضی نزیر لائلپوری)

۲۔ ”حسب تصریح قرآن رسول اسی کو کہتے ہیں جس نے احکام وعقائد دین جبرائیل کے ذریعہ سے حاصل کیے ہوں۔“

(ازالہ اوہام مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 415)

پس جس حالت میں پیغام رساں فرشتے کو باوجود واحد ہونے کے جمع کے صیغہ رسل سے ذکر کیا ہے تو پھر آنحضرت ﷺ پر کیوں اس کا استعمال ناجائز ہو گیا؟

قدرت کا کرشمہ:

”خدا تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ بے حیا سخت دل مجرموں کو خود انہی کے ہاتھوں سے ذلیل ورسوا کیا کرتا ہے۔“

(مفہوم استفتاء صفحہ مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 حاشیہ صفحہ 116)

یہی معاملہ اس جگہ ہوا ہے۔ مرزائی پاکٹ بک کے مصنف نے اگرچہ پوری کوشش کی کہ یہ آنحضرت (واحد) رسول پر صادق نہ آسکے۔ مگر قدرت کا زبردست تصرف اس کے قلم پر ہوا کہ اس نے خود ہی آگے چل کر لکھا ہے:

”پس خدا تعالیٰ نے اس آیت میں بتایا ہے کہ میں ایک شخص کو انسانوں میں سے چنوں گا پھر ملائکہ میں سے ایک فرشتہ چن کر اس کے ذریعہ اس کی طرف وحی بھیجوں گا۔“

(ملخصاً احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک از قاضی نزیر لائلپوری)

ناظرین کرام! غور فرمایئے یصطفی کے صیغہ کو مضارع کہہ کر حال یا استقبال دو زمانوں سے حال کی نفی اس لیے کی تھی کہ رسل جمع ہے اور آنحضرت ﷺ واحد اس لیے آئندہ زمانہ کا ذکر ہے مگر آگے چل کر خود ہی رسل کے معنی ایک شخص کر دیئے یہ ہے قدرت کا کرشمہ۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

دوسرا استدلال:

مرزائی صاحب نے اس آیت سے بایں الفاظ کیا ہے کہ:

''مضارع ایک ہی وقت میں ماضی اور مستقبل اور حال تینوں زمانوں کے لیے بھی آسکتا ہے اس کو استمرار تجددی کہتے ہیں فعل مضارع بعض قرائن سے استمرار تجددی کا فائدہ بھی دیتا ہے۔ اللہ یصطفی میں استمرار تجددی ہوسکتا ہے اس کے لیے قرینہ الرسل بصیغہ جمع اور فعل مضارع کا خدا کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ اللہ یصطفی کا مطلب یہ ہے کہ عند الضرورت، خدا تعالیٰ رسول بھیجتا رہے گا۔''

(ملخصاً احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک از قاضی نزیر لائلپوری)

الجواب:

(۱) آپ نے اس جگہ آئندہ نبوت کے اجراء پر قرینۃ الرسل بتایا ہے اور ہم ثابت کر آئے ہیں کہ رسل سے مراد بہت سے رسول ایک دم بھیجنے کا نہیں۔ بلکہ سنت گزشتہ کے حوالہ سے نبوت محمدیہ ﷺ کی تائید ہے یہ تو تمہیں بھی مسلم ہے کہ استمرار میں ماضی، حال، مستقبل تینوں زمانے داخل ہوتے ہیں۔ پس پچھلے انبیاء کو ساتھ ملا کر الرسل کا صیغہ بالکل صاف ہوگیا۔ لہٰذا آئندہ نبوت کے اجراء پر الرسل کا قرینہ تمہاری دلیل نہیں ہوسکتا، باقی رہا یہ امر کہ آئندہ زمانہ بھی تو اس استمرار میں آسکتا ہے جواب یہ ہے کہ آ تو سکتا ہے مگر آیت خاتم النبیین اور دوسری آیات اور صدہا احادیث نبویہ ﷺ قرینہ ہیں کہ بعد آنحضرت ﷺ کے نبوت بند ہے اور مدعی نبوت کذاب و دجال ہے۔

(۲) دیکھیے جس طرح خدا کی سنت بغیر کتاب کے نبی بھیجنے کی ہے۔ اسی طرح صاحب کتاب نبی بھیجنے کی بھی تو ہے۔ اب اگر بقرینہ تکمیل دین و اتمام شریعت صاحب کتاب نبی کا نہ آنا اس سنت کو آئندہ کے لیے بند کرتا ہے تو اسی طرح آیت خاتم النبیین و احادیث رسول کریم متعلقہ ختم نبوت۔ بغیر کتاب اور ہر طرح کے رسول کے آنے کو بند کرتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔

(۳) صیغہ مضارع میں ہمیشہ استقبال نہیں ہوتا بلکہ کبھی زمانہ حال کے لیے اور کبھی زمانہ استقبال کے لیے ہوتا ہے۔ جہاں حال کے معنی لیے جائیں وہاں استقبال کے لیے نہیں رہتا اور جہاں استقبال کے لیے جائیں وہاں حال کے لیے نہیں رہتا۔ کیونکہ صیغہ مضارع حال اور استقبال میں مشترک ہے اور مشترک لفظ ایک محل پر ایک ہی معنی دیتا ہے دوسرے معنی نہیں دے سکتا۔ اور اس جگہ مضارع کا لفظ اس لیے استعمال کیا گیا ہے کہ آنحضرت ﷺ جن پر یہ آیت نازل ہوئی وہ خدا کے فضل سے اس کے نزول کے وقت موجود تھے۔ پس مضارع صرف حال کے لیے ہوا اور اس سے استقبال کے معنی منتزع ہو گئے۔

(۴) اس آیت میں صیغہ مضارع فعل کے اثبات کے لیے ہے۔ نہ تجدد و استمرار کے لیے یعنی اصطفا و اجتبا فعل الٰہی ہے جیسے دوسری جگہ فرمایا:

هُوَ الَّذِىْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ۔

(الحدید:9)

”(وہ ذات پاک جس نے نازل کیں اپنے بندے پر دلائل روشن) اب یہ لازم نہیں آتا کہ قرآن کا نزول مستمر ہو۔“

(۵) رسل میں شرعی اور غیر شرعی دونوں قسم کے نبی ہیں تو پھر صاحب شریعت نبی کا انکار کیوں؟ جو دلیل اس کے انکار کی ہے وہی غیر تشریعی کے انکار کی بھی۔

(۶) اس آیت میں یصطفی زمانہ مستقبل کے لیے نہیں ہے۔ بلکہ حال ماضی ہے اس امر کی دلیل کہ اللہ تعالیٰ نے آیت مذکورہ میں اپنی سنت ماضیہ بیان کی ہے۔ قرآن مجید کی دوسری آیات ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے ان مصطفیٰ اور برگزیدہ پیغمبروں کا نام لے کر بیان فرمادیا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام کا ذکر کر کے فرمایا وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا (البقرہ: ۱۳۰) (البقرہ) موسیٰ علیہ السلام کو خطاب فرمایا۔ يٰمُوْسٰٓى اِنِّى اصطفيتك على

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

الناس ۔(الاعراف:۱۴۴) حضرت ابراہیم علیہ السلام و اسحٰق علیہ السلام و یعقوب علیہ السلام کا ذکر کر کے فرمایا وانھم عندنا لمن المصطفین الاخیار۔ (ص:۴۷) آل عمران میں فرمایا ان اللّٰہ اصطفی آدم ونوحا وآل ابراھیم وآل عمران علی العالمین۔ (آل عمران: ۳۳) انہی برگزیدہ پیغمبروں کا اجمالی تذکرہ آیت اللہ یصطفی میں ہے پس فعل یصطفی میں حکایت ہے حال ماضیہ کی ہے جیسے آیت فریقاً تقتلون ۔(البقرہ:۸۷) ہیں نہ یہ کہ اے یہودیو محمد ﷺ بعد پیغمبر جو آئندہ آئیں گے ان کو تم قتل کرو گے؟ اسی طرح آیت سورہ انعام اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ (انعام:۱۲۴) جو ہم معنی ہے آیت اللہ یصطفی کی اس میں بھی یَجْعَلُ استقبال کے لیے نہیں ہے بلکہ حکایت حال ماضی ہے جس پر قرینہ اُوْتِی رسل اللہ فعل ماضی ہے جو اس سے قبل متصل ہی مذکور ہے۔ کافروں نے پہلے رسولوں جیسی باتیں چاہئیں تھیں انہیں گزشتہ رسولوں کی بابت حیث یجعل رسالتہ فرمایا گیا۔

اس آیت سے بتلانا مقصود یہ ہے کہ معبودان باطل جن کی تم پرستش کرتے ہو، کیا کبھی انہوں نے کوئی رسول بنا کر بھیجا؟ وہ تو مکھی پیدا کرنے سے بھی قاصر ہیں۔ خدا تو وہ خدا ہے جو صاحب اختیار و اقتدار ہے۔ جو انبیاء اور رسل بھیجتا رہا ہے۔ بھلا تم ایسے صاحب طاقت و قوت خدا کو چھوڑ کر بے طاقت و ناچیز معبود بنا بیٹھے ہو۔ اجرائے نبوت کا ہرگز ہرگز کوئی ذکر نہیں۔

دوسری تحریف:

مَا کَانَ اللّٰہُ لِیَذَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی مَا اَنْتُمْ عَلَیْہِ حَتّٰی یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ۔(آل عمران: رکوع ۱۷)

"خدا تعالیٰ مومنوں کو اس حالت پر نہیں چھوڑے گا جس پر کہ اے مومنو! تم اس وقت ہو یہاں تک کہ پاک اور ناپاک میں تمیز کر دے اور خدا تعالیٰ ہر ایک مومن کو غیب پر اطلاع نہیں دے گا کہ (فلاں پاک ہے اور فلاں ناپاک) بلکہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہے گا بھیجے گا (اوران کے ذریعہ سے پاک اور ناپاک کی تمیز ہوگی) پس اے مسلمانو! اللہ اوراس کے رسولوں پر ایمان لانا۔

سورہ آل عمران مدنی ہے آنحضرت ﷺ کی نبوت کے کم ازکم تیرہ سال بعد نازل ہوئی جبکہ پاک اور ناپاک میں کافی تمیز ہوچکی تھی۔ مگر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومنوں میں پھرایک دفعہ تمیز کرے گا مگراس طور سے نہیں کہ ہر مومن کو الہاماً بتادے کہ فلاں مومن اور فلاں منافق ہے بلکہ فرمایا کہ رسول بھیج کر ہم پھر ایک دفعہ یہ تمیز کردیں گے پس سلسلہ نبوت ثابت ہے۔''

(ملخصاً احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک از قاضی نزیر لائلپوری)

الجواب:

اس آیت میں بھی وہی صیغہ مضارع کا ہے یَجۡتَبِیۡ مِنۡ رُّسُلِهٖ من یَّشَآءُ یعنی اللہ تعالیٰ پاک اور ناپاک میں تمیز کرنے کو رسول چنتا ہے۔ چنانچہ محمد رسول اللہ ﷺ اس وقت موجود تھے۔ مگر مرزائی صاحب نے یَجۡتَبِیۡ کا ترجمہ کیا ہے کہ ''بھیجے گا'' اس پر دلیل یہ کہ پاک ناپاک میں اس وقت سے پہلے تمیز ہو چکی تھی۔

پاک ناپاک میں تمیز تو اسی دن سے شروع ہوگئی تھی جب آنحضرت ﷺ نے دعویٰ نبوت کیا اور آخری دم تک ہوتی رہی۔ مگر جس خاص تمیز کا اس جگہ ذکر ہے وہ مومنوں اور منافقوں میں تمیز ہے کہ:

''فلاں مومن اور فلاں منافق ہے۔''

(ملخصاً احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک از قاضی نزیر لائلپوری)

اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا اس آیت کے نزول کے وقت مومن منافق میں امتیاز ہو چکا تھا۔ جواب اسی آیت میں موجود ہے کہ کلی طور پر ابھی نہیں ہوا تھا بہت سے منافق مسلمانوں میں ملے جلے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''خدا تعالیٰ مومنوں کو اس حالت پر نہیں چھوڑے گا جس پر اے مومنو! تم اس

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وقت ہو۔"

(ملخصاً احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک از قاضی نزیر لائکپوری)

اس کے علاوہ اسی صورت میں پہلی آیات میں صاف ملتا ہے وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ۔ (آلعمران:۱۱۹) جب مسلمانوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے جب علیحدہ ہوتے ہیں تو مارے غیظ کے تم پر انگلیاں کاٹ کاٹ کھاتے ہیں۔

اور سنو! مرزائی محرف کو قرار ہے کہ یہ سورت مدنی ہے اور مدنی حالت کا نقشہ دوسری جگہ خدا نے یوں بیان فرمایا ہے کہ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ۔ (التوبہ:۱۰۱) اور مدینہ میں کئی منافق تمہارے اردگرد موجود ہیں جنہیں تم نہیں جانتے ہو ہم جانتے ہیں۔ اسی طرح سورہ منافقون میں بھی جو مدنی ہے منافقوں میں کی موجودگی کا ذکر ہے پس مرزائی محرف کا یہ کہنا کہ اس وقت مومنوں اور منافقوں میں تمیز ہو چکی تھی۔ لہٰذا یہ آیت کسی آئندہ رسول کے متعلق ہے۔ سراسر جہالت بلکہ یہودیانہ تحریف ہے کہ ختم نبوت کی صریح اور واضح آیات کے ہوتے ہوئے اس طرح گمراہی کے سمندر میں مرزائیوں کو غوطے دے رہا ہے۔

اس آیت میں بھی يَجْتَبِي زمانہ مستقبل کے لیے نہیں ہے بلکہ اس میں بھی حکایت ہے حال ماضی کی۔ دلیل اس پر دوسری آیات ہیں جن میں ان مجتبیٰ رسولوں کا نام لے لے کر بیان کر دیا گیا ہے۔ فرداً فرداً بھی اور ایک جائی طور سے بھی۔ فرداً فرداً ملاحظہ ہو: حضرت آدم علیہ السلام کے لیے اجتباہ (سورۃ طہٰ:۱۲۲) میں آیا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے اجتباہ (سورۃ نحل:۱۲۱) میں آیا ہے۔ حضرت یونس علیہ السلام کے لیے اجتباہ (سورۃ القلم:۵۰) میں آیا ہے یکجائی طور سے دیکھیے سورہ مریم میں دس پیغمبروں (زکریا علیہ السلام، یحییٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام، اسحٰق علیہ السلام، یعقوب علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام، ہارون علیہ السلام، اسمٰعیل علیہ السلام کے ذکر کے بعد آیا ہے مِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا (سورۃ مریم:۵۸)۔ اور سورہ انعام میں اٹھارہ پیغمبروں کا تذکرہ کر کے فرمایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ(الانعام:۸۷)۔انہی رسولوں کا تذکرہ اجمالاً لٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ مِنْ رُّسُلِهٖ میں آیا ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا خالی کر گئے تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ (البقرہ:۱۳۴) کوئی آسمان پر اٹھا لیا گیا اور کوئی زیر زمین دفن کر دیئے گئے۔ محمد ﷺ کے بعد اب کوئی جدید نبی نہیں آنے کا اور مرزا صاحب ہماری تصدیق کرتے ہیں:

"کوئی شخص بہ حیثیت رسالت ہمارے نبی ﷺ کے بعد ہرگز نہیں آ سکتا۔"

(ازالہ اوہام مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 412)

تیسری تحریف:

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ الآیۃ (سورہ نساء:۶۹) جو لوگ اطاعت کریں گے اللہ کی اور اس کے رسول ﷺ کی پس وہ ان لوگوں میں شامل ہو جائیں گے جن پر اللہ نے انعام کیا یعنی نبی، صدیق، شہید اور صالح، اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی پیروی سے ایک انسان صالحیت کے مقام سے ترقی کر کے نبوت کے مقام تک پہنچتا ہے۔

(تلخیص احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک صفحہ 109 طبع 2012 از قاضی نذیر لائلپوری)

الجواب:

(ا) اس آیت میں دنیا کے اندر نبوت وغیرہ کے مقام ملنے کا کوئی ذکر نہیں بلکہ یہ ہے کہ جو شخص مومن ہے وہ آخرت میں انبیاء، صدیق و شہداء والصالحین کے ساتھ ہوگا۔ چنانچہ اگلے الفاظ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا رفاقت پر دال ہیں۔ اور آیت میں مَعَ کا لفظ بھی موجود ہے۔ جس کے معنی میں ساتھ خود مرزائی مانتا ہے کہ:

"مع" کے معنی ساتھ کے بھی ہوتے ہیں جیسا کہ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ کہ خدا نیک لوگوں کے ساتھ ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(ملخصاً احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک از قاضی نزیر لائلپوری)

پس مطلب ظاہر ہے۔ قادیانی محرف اس جگہ مَعَ کے معنی ساتھ نہ ہونے پر یہ عذر کرتا ہے کہ پھر جب ساتھ ہوئے تو درجہ کوئی بھی نہ ملا نہ نبوت کا، نہ صدیقیت کا نہ شہادت کا وغیرہ۔

جواباً گزارش ہے، ان آیات میں درجات ملنے کا ذکر نہیں اور نہ ان درجات کی نفی ہے۔ یہاں تو صرف قیامت میں نیک رفاقت کی خوشخبری ہے۔ مگر جہاں درجات دنیوی کا ذکر ہے وہاں نبوت کا کوئی ذکر نہیں باقی سب درجات مذکور ہیں۔ سنو! ہم تمہاری طرح یہودیانہ تاویل وتحریف سے کام نہیں لیں گے بلکہ صاف الفاظ بتاتے ہیں:

”وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ (العنکبوت:۹)۔ جولوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کیے وہ صالحین میں داخل کیے جائیں گے۔“

اسی طرح سورہ حدید میں ہے کہ جولوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے وہ صدیق ہیں شہید ہیں اور مرزائی خود مانتا ہے کہ واقعی آیت سورہ حدید میں صرف صدیقیت (اور شہادت) کے مقام تک پہنچنے کا ہی ذکر ہے۔ اس سے آگے نہیں۔ مگر وہاں دوسری تحریف کی ہے کہ یہ آیت آنحضرت ﷺ کے تابعداروں کے متعلق نہیں بلکہ پچھلے نبیوں کے متبعین کے بارے میں ہے۔

اس کے جواب میں ہم وہ آیات پیش کردیتے ہیں اور جملہ مرزائیوں کو چیلنج دیتے ہیں کہ وہ اس آیت پر انگلی رکھیں جس میں یہ تخصیص مذکور ہے خدا فرماتا ہے:

اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقَاتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضَاعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ۔ اِعْلَمُوْٓا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ۔ سَابِقُوْا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

(الحدید: 18 تا 21)

''لاریب جو مرد و عورتیں خیرات کرنے والے ہیں یہ خیرات ان کی گویا قرض ہے جو اللہ تعالیٰ کو دے رہے ہیں اور خدا انہیں دو گنا دے گا اس کے عوض بلکہ اس سے بھی زیادہ اجر کریم ان کو ملے گا۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں وہ خدا کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں ان کے لیے ان کا اجر اور نور مقرر ہے اور جو لوگ کافر ہوئے اور ہماری آیات کو انہوں نے جھٹلایا۔ وہی ہیں جہنم میں جانے والے اے لوگو! جان لو کہ سوا اس کے کچھ نہیں کہ یہ دنیا کا جینا صرف کھیل تماشہ ہے (اسے چھوڑو) اور خدا کی رحمت و مغفرت کی طرف دوڑو اور اس کی جنت کی طرف بھاگو جس کی وسعت زمین و آسمان کی مانند ہیں جس کی حد تم نہیں جان سکتے یہ جنت انہی لوگوں کے حصے میں ہے جو خدا اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے یہ اللہ کا فضل ہے اللہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور خدا بڑے فضل کا مالک ہے۔''

برادران ملاحظہ فرمایئے ان آیات میں سابقہ لوگوں کی کوئی تخصیص نہیں۔ صاف صاف طور پر مومنین، صحابہ کرام اور مخیرات اہل ایمان کا ذکر موجود ہے۔ والحمد للہ علی ذلک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح سورہ حجرات کے آخر میں مجاہدین فی سبیل اللہ کو اُولٰـئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ (الحجرات:۱۵) کا خطاب ولقب عطا ہو چکا ہے اور دیگر بہت سی آیات میں شہداء کے فضائل موجود ہیں۔ حاصل یہ کہ آیت زیر نظر میں جو انبیاء وشہداء وغیرہ سے رفاقت کا ذکر ہے اس میں درجات ملنے کا تذکرہ نہیں۔ جیسا کہ مرزائی محرف دجالوں کی نبوت ثابت کرنے کو کہتے ہیں۔

(۲) اس آیت میں عطاء نبوت کا ذکر نہ ہونے پر یہ بھی دلیل ہے کہ یہ وعدہ جملہ مومنین سے ہے اور صحابہ کرام سے بڑھ کر اور کون مومن ہو سکتا ہے جن کی تعریف قرآن میں موجود ہے کیا ان کے ساتھ یہ وعدہ پورا ہوا؟ پھر ان کے بعد تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین، فقہائے کرام اور محدثین رحمہم اللہ غرض کروڑہا صلحاء، اتقیا امت محمدیہ میں ہوئے ہیں کیا ان میں سے کوئی بھی خدا اور رسول کا کامل تابعدار نہ تھا؟ اگر تھا اور ضرور تھا تو پھر ان کے ساتھ یہ وعدہ الٰہی کیوں پورا نہ ہوا؟ سوا اس کے اور کیا مطلب ہے کہ اس میں ہرگز ہرگز مقامِ نبوت وغیرہ ملنے نہ ملنے کا کوئی ذکر ہی نہیں۔

(۳) اس آیت میں پہلا لفظ مَن عورت اور مرد دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جب عورتیں بھی نماز میں اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ پڑھتی ہیں تو ان میں سے کوئی نبیہ کیوں نہ ہوئی۔ ان کو کس وجہ سے محروم کر دیا گیا اگر مرزائی کہیں گے کہ پہلے بھی کوئی عورت نبی نہیں ہوئی اس لیے اب بھی نہیں ہو سکتی اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ پہلے بھی کسی نبی کی تابعداری سے کوئی شخص نبی نہیں بنا بلکہ براہ راست بغیر تابعداری کسی نبی کے ہوتے رہے لہٰذا اب بھی کوئی آدمی کسی نبی کی تابعداری سے نبوت حاصل نہیں کر سکتا۔

(۴) ترمذی میں حدیث ہے کہ

اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِيْنُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ

(سنن الترمذی کتاب البیوع باب ماجاء فی التجارۃ)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(سچا امانت دار تاجر، نبیوں صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا) مرزائی طرز استدلال سے تاجر بھی نبی ہوسکتا ہے۔آج تک کتنے لوگ تجارت کی وجہ سے نبوت حاصل کر چکے ہیں؟

اعتراض:

یہ رفاقت کہاں ہوگی؟

الجواب:

آیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ہر ایک فرمانبردار کو نبیوں، صدیقوں اور شہداء کی معیت ورفاقت بخشے گا جیسا آیت مذکورہ کے آخر میں خود صراحت فرما دی ہے وَحَسُنَ اُولٰئِكَ رَفِيقًا یہ معیت محض رفاقت ہے لاغیر اور یہ قیامت کے روز ہوگی جیسا کہ دیگر احادیث میں بتصریح مذکور ہے مسند احمد میں ہے

عَن معاذ ابن انس قَالَ قَالَ النَّبی ﷺ مَنْ قَرَءَ اَلْفَ اٰيَةٍ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كُتِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ

یعنی جو شخص فی سبیل اللہ ایک ہزار آیتیں پڑھا کرے قیامت کے دن اسے نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالحین کی معیت ورفاقت نصیب ہوگی۔

وعن عمر بن مرة الجهنی قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلی النبی ﷺ فقال يَا رَسُول الله شهدت ان لا اله الا الله وانك رسول الله وصليت الخمس واديت زكوٰة مالی وصمت رمضان فقال ﷺ من مات علی هذا كان مع النبيين والصديقين والشهداء يوم القيمة هكذا ونَصَبَ اصبعيه۔ (مسند احمد)

یعنی ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے عرض کی کہ میں کلمہ پڑھ چکا ہوں۔ نماز پڑھتا

www.KitaboSunnat.com

ہوں، زکوۃ دیتا ہوں، روزے رکھتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان اعمال پر جس کو موت آجائے وہ قیامت کے دن نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کی معیت اور صحبت میں اس طرح ہوگا اپنی دونوں انگلیوں کو کھڑی کر کے دکھلایا اس لیے مفسروں نے آیت مذکورہ کی تفسیر میں لکھا ہے۔ یَجْعَلَهُ مُرَافِقًا لَهم (ابن کثیر) مُرَافقة اکرم الخلائق (بیضاوی) مرافقة اقرب عباد الله (کشاف) الحضور معهم (جلالین) ان سب لوگوں نے مع کے معنی رفاقت اور حضور کے لیے ہیں۔ امام رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اذا ارادوا الزیارۃ والتلاقی قدروا علیه فَهٰذَا هو المراد من هٰذِهٖ المعية۔ یعنی مطیعین جب نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں سے ملنا چاہیں گے تو مل سکیں گے مَعَ سے مراد یہی ہے۔

اعتراض:

جنت میں انبیاء کے درجے بہت بلند ہوں گے۔ خاص کر آنحضرت ﷺ کا درجہ تو سب سے اعلیٰ و بالا ہوگا۔ صدیق اپنے درجوں میں ہوں گے، شہداء اپنے درجوں میں اور غریب مومن جنت کے کسی نچلے درجے میں ہوں گے تو معیت ورفاقت کہاں ہوئی؟

الجواب:

اس کا جواب یہ ہے کہ یہی سوال سب سے پہلے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ صحابی نے کیا تھا۔ انہی کے جواب میں آیت مذکورہ اتری تھی۔ حدیث میں ہے:

انه قال للنبی ﷺ لا نراك يوم القيامة لانك فی الجنة فی الدرجات العلی فقال ﷺ اَنْتَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ۔

انہوں نے کہا یارسول اللہ ہم آپ ﷺ کو قیامت کے دن نہیں دیکھ سکیں گے کیونکہ آپ ﷺ جنت کے بلند درجوں میں ہوں گے آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں جنت میں مری معیت ملے گی ((قال حبشی للنبی ﷺ اراءیت ان امنت وعملت انی لکائن معك فی الجنة قال نعم)) یعنی ایک حبشی نے پوچھا یارسول اللہ اگر میرا ایمان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحیح ہو اور عمل صالح ہو، کیا جنت میں مجھے آپ ﷺ کی معیت نصیب ہوگی؟ فرمایا، ہاں ہوگی ((قال رجل انی احب اللّٰہ ورسولہ فقال ﷺ انت مع من احببت)) وفی الترمذی ((عن انس قال من احبنی کان معی فی الجنۃ)) یعنی ایک صحابی نے کہا کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو دوست رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جس سے تو محبت کرتا ہے اس کی معیت میں تو ہوگا۔ اور انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ جو مجھ سے محبت رکھے گا جنت میں میری معیت میں ہوگا۔

عَنْ سَہْلٍ قال قال النبی ﷺ اَنَا وَ کَافِلِ الیتیم فی الجنۃ ھکذا واشار بالسبابۃ وَالْوُسْطٰی۔

(رواہ البخاری کتاب الادب)

آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اور یتیم کا کفیل جنت میں اس طرح ہوں گے جیسے یہ دو انگلیاں (اشارہ سے دونوں کو اکٹھی کر کے بتلایا)۔

وَعَنْ رَبِیْعَۃَ بن کعب قلت یا رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ اسئلُکَ مُرَا فقتك فی الجنۃ قال فاعنی علی نفسك بکثرۃ السجود۔

(صحیح مسلم کتاب الصلوۃ)

ربیعہ نے کہا کہ میں جنت میں آپ ﷺ کی رفاقت کا خواہاں ہوں فرمایا، نفل بہت پڑھا کرو تم کو میری رفاقت ملے گی۔

ان حدیثوں اور ان جیسی بہت سی حدیثوں سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ غریب مومن جنت میں خواہ کیسے ہی نچلے درجہ میں ہوگا اسے آنحضرت ﷺ کی معیت و رفاقت نصیب ہوگی۔

اعتراض:

"مع بمعنی من بھی ہو سکتے ہیں۔"

(ملخصاً احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک از قاضی نذیر لائلپوری)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الجواب:

کلام عرب میں مَعَ بمعنی مِنْ مستعمل نہیں ہوتا۔اور نہ ان آیتوں میں مع بمعنی مِنْ ہے جو ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں۔اس لیے کہ اگر مع بمعنی مِنْ آتا ہوتا تو مع پر من داخل نہ ہوتا حالانکہ کلام عرب میں اس کا ثبوت ملتا ہے۔لغت کی مشہور کتاب مصباح منیر میں مَعَ کے بیان میں ہے وَدَخُوْلُ مِنْ عَلیه نحو جئت من معه (المصباح المنیر جلد۲صفحہ ۵۷۶) (میں اس کے ساتھ آیا) یعنی عرب جئت من القوم بولتے ہیں پس مع پر من کا داخل ہونا مشعر ہے کہ خود مع کبھی من کے معنی میں نہیں ہوتا۔اب مرزائیوں کی دلیل والی آیات ملاحظہ ہوں:

شیطان کے متعلق سورۃ حجر میں وارد ہے (اَبٰـی اَنْ یَّـکُـوْنَ مَعَ السَّاجِدِین) اور سورہ اعراف میں (لَمْ یکن مِنَ السَّاجِدِیْنَ) دیکھو دونوں جگہ لفظ ساجد آیا ہے لیکن دوسری آیت میں بجائے مَع کے مِنْ ہے پس ثابت ہوا کہ مَعْ بمعنی مِنْ ہوتا ہے۔

(ملخصاً احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک از قاضی نزیر لائکپوری)

الجواب:

اگر یہ استدلال درست ہے تو خطرہ ہے کہ کوئی مجنون یہ بھی نہ کہہ دے کہ سورہ ص میں آیا ہے (کُنْتَ مِنَ الْعَالِیْنَ)

کیونکہ اس آیت میں بجائے ''ساجدین'' کے ''عالین'' ہے پس ثابت ہوا کہ ساجدین بمعنی عالین بھی ہوتا ہے۔استغفر اللہ

قرآن مجید عربی زبان میں ہے اس کے متکلم کا اسلوب بیان عجیب و دل نشین ہے ایک ہی واقعہ متعدد مقامات میں بیان ہوتا ہے لیکن طریق بیان مختلف ہوتا ہے جس میں متکلم کی ایک خاص غرض اور حکمت پوشیدہ ہوتی ہے۔ابلیس مردود نے ایک جرم میں تین گناہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کیے تھے (۱) اس نے تکبر کیا تھا اس کا ذکر سورہ ص کی آیت: (کُنتَ من العالین) میں کیا گیا ہے (۲) اس نے اللہ کے حکم کی خلاف ورزی کی تھی اس کا بیان سورہ اعراف کی آیت (لَمْ یَکُنْ مِّنَ السَّاجِدِیْنَ) میں ہوا ہے (۳) اس نے جماعت سے مفارقت کی تھی۔ اس کا بیان آیت سورہ حجر (اَنْ یکون مع الساجدین) میں مذکور ہے (تفسیر فتح البیان) پس مَعَ ہرگز مِن کے معنی میں نہیں ہے بلکہ دونوں کے فائدے الگ الگ اور دونوں جداگانہ امر کے بیان کے لیے آئے ہیں۔

مرزائی عذر:

منافقین کے توبہ کی بابت سورہ نساء میں مذکور ہے (اِلَّا الَّـذِیْـنَ تَـابُـوْا ...فَـاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ) کیا یہ توبہ کرنے والے خود مومن نہیں ہیں بلکہ مومنوں کے ''ساتھ'' ہیں، نہیں بلکہ وہ مومنوں سے ہیں پس ثابت ہوا کہ مع بمعنی من آتا ہے۔

(ملخصاً احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک از قاضی نزیر لائلپوری)

الجواب:

بات یہ ہے کہ المومنین پر الف لام عہد کا ہے۔ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو شروع ہی سے خالص مومن ہیں۔ کبھی ان سے نفاق سرزد نہیں ہوا ان کی معیت میں وہ لوگ جنت میں ہونگے جو پہلے منافق تھے پھر توبہ کر کے مخلص مومن بنے۔ تفسیر ابوالسعو دو جمل میں ہے:

مع المومنین المعہودین الذین لم یصدر عنہم نفاق اصلا منذ امنوا معہم فی الدرجات العالیہ من الجنۃ۔

تفسیر ابن جریر میں ہے:

یدخل مع المومنین محل الکرامۃ یسکنہم معہم مساکنہم فی الْجَنَّۃ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یعنی اللہ داخل کرے گا ان تائبین کو خالص مومنوں کے ساتھ جنت میں ان کے مسکنوں میں، فتح البیان میں ہے اولئک مصاحبون للمومنین اور مدارک اور کشاف میں ہے۔ فھم اصحاب المومنین ورفاقھم یعنی یہ تائبین لوگ مومنوں کی صحبت اور رفاقت میں ہونگے۔ معلوم ہوا کہ مع اپنے اصل مصاحبت کے لیے آیا ہے نہ بمعنی من۔

مرزائی عذر:

وَتَوَفَّنَا مع الابرار (پ۴، ال عمران) میں مَعَ کو اگر مِنْ کے معنے میں نہ لو گے تو آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ جب نیکوں کی جان نکلے تو ان کے ساتھ یا اللہ ہماری جان بھی نکال لینا وھو کما تری حالانکہ اصل مطلب یہ ہے کہ ہم کو نیک بنا کے مار۔ ہم کو نیکوں سے کر پس ثابت ہوا کہ مع بمعنی مِنْ ہے۔

(ملخصًا احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک از قاضی نزیر لائلپوری)

الجواب:

اس کا جواب امام رازی رحمہ اللہ نے خوب دیا ہے سنیئے!

وفاتہم معہم ھی ان یموتوا علی مثلہم اعمالہم حتی یکونوا فی درجاتہم یوم القیمۃ قد یقول الرجل انا مع الشافعی فی ھذہ المسئلۃ ویرید بہ کونہ مساویًا لہ فی ذلک الاعتقاد۔

(تفسیر کبیر)

یعنی ابرار کے ساتھ وفات کے یہ معنی ہیں کہ ان کے عملوں جیسے عمل پر موت آئے تا کہ روزِ قیامت ان کے سے درجوں میں ہوں مرد عالم آج بھی بولتا ہے کہ اس مسئلہ میں میں امام شافعی کے ساتھ ہوں اور اس سے مطلب یہ ہوتا ہے کہ میرا اور ان کا عقیدہ ایک ہے (نہ یہ کہ میں ان کے ساتھ پیدا ہوا یا بڑھتا رہا) اس لیے جملہ محققین مفسرین نے مع کو یہاں مصاحبت کے لیے ہی تحریر کیا ہے۔ بیضاوی، مدارک، کشاف، سراج المنیر اور ابوالسعود میں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے مخصوصین بصحبتهم ابن جریر لکھتے ہیں ای اُحشرنا محشرهم ومعهم
ابن کثیر فرماتے ہیں ای الحقنا بالصالحین جمل میں ہے محشورین مع
الابرار خلاصہ مطلب یہ ہے کہ اللہ ہمارا حشر ان نیک لوگوں کی صحبت اور معیت میں کیجئے۔

پس ثابت ہوا کہ یہاں بھی مَعَ بمعنے مِن نہیں ہے۔

الغرض آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی رسول نہ بنایا جائے گا قرآن پاک پکار پکار کر کہتا
ہے کہ:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔

یعنی محمد ﷺ ہے ختم کرنے والا نبیوں کا، یہ آیت صاف دلالت کر رہی ہے کہ اب وحی
رسالت تا بقیامت منقطع ہے

چوتھی تحریف:

يَا بَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيَاتِيْ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔

(اعراف: رکوع ۴)

"اے بنی آدم علیہ السلام البتہ ضرور آئیں گے تمہارے پاس رسول یہ آیت آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئی اس میں تمام انسانوں کو مخاطب کیا گیا ہے یہاں یہ نہیں لکھا کہ ہم نے گذشتہ زمانہ میں یہ کہا تھا سب جگہ آنحضرت ﷺ اور آپ کے بعد کے زمانہ کے لوگ مخاطب ہیں۔"

(ملخصا احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک از قاضی نذیر لائلپوری)

جواب سے پہلے آیت کا صحیح ترجمہ ملاحظہ ہو"اے بنی آدم علیہ السلام اگر تمہارے پاس تم میں سے میری طرف سے رسول آئیں میری آیات تم پر پڑھیں پس جو شخص تقویٰ اختیار کرے اور صلاحیت کو عمل میں لائے تو ایسے لوگوں کو کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ ہی وہ کسی طرح کا حزن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وغم پائیں گے۔

الزامی جواب اقوال مرزا سے

رسول سے ہر جگہ مراد خدا کا رسول نہیں کیونکہ اس لفظ میں محدث اور مجدد بھی شامل ہے

مرزا صاحب فرماتے ہیں:

۱۔ (وَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ)

رسول کا لفظ عام ہے جس میں رسول اور نبی اور محدث داخل ہیں۔

(آئینہ کمالات اسلام مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 322)

۲۔ کامل طور پر غیب کا بیان کرنا صرف رسولوں کا کام ہے دوسرے کو یہ مرتبہ عطا نہیں ہوتا۔ رسولوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے جاتے ہیں خواہ نبی ہوں یا رسول یا محدث یا مجدد ہوں۔

(حاشیہ ایام الصلح صفحہ 71 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 419)

۳۔ مرسل ہونے میں نبی اور محدث ایک ہی منصب رکھتے ہیں اور جیسا کہ خدا تعالیٰ نے نبیوں کا نام مرسل رکھا اور ایسا ہی محدثین کا نام بھی مرسل رکھا اسی اشارہ کی غرض قرآن شریف میں وقفینا من بعدہ بالرسل آیا ہے۔ اور یہ نہیں آیا وقفینا من بعدہ بالانبیاء پس یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ رسل سے مراد مرسل ہیں خواہ وہ رسول ہوں یا نبی ہوں یا محدث ہوں چونکہ ہمارے سید و رسول ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور بعد آنحضرت ﷺ کوئی نبی نہیں آسکتا اس لیے اس شریعت میں نبی کے قائم مقام محدث رکھے گئے ہیں۔

(شہادۃ القرآن مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 323,324)

۴۔ جبرائیل امین علیہ السلام کو بھی ''رسول رب'' کہا گیا۔ (اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ) (سورۃ مریم:۱۹) اور اسی طرح دیگر فرشتوں کو رسول کہا گیا ہے۔ (اِنَّا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

رُسُلُ ربك لَنْ يصلو اليك﴾۔(سورۃ ہود:۸۱)

لغوی رسول

(۵) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حاکم یمن بنا کر بھیجا پوچھا کہ آپ مقدمات وغیرہ کا فیصلہ کس طرح کریں گے معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا قرآن مجید کے مطابق فیصلہ کروں گا اگر قرآن مجید کی کوئی ایسی آیت آپ صلی اللہ علیہ وسلم وسلم کو نہ ملی تو عرض کیا کہ ارشادات کی روشنی میں۔اس پر سوال کیا۔ اگر حدیث میں بھی کوئی بات تیرے علم میں نہ آئی تو جواب دیا کہ اپنے اجتہاد سے کام لوں گا اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کا شکر ہے کہ جس نے رسول کے رسول کو موافق رسول بنایا۔ (مسند احمد)

مرزا صاحب کہتے ہیں:

''کلام اللہ میں رسل کا لفظ غیر رسول پر بھی اطلاق پاتا ہے۔''

(شہادۃ القرآن مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 319)

خلاصہ تحریرات بالا

یعنی الرسل سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے برگزیدہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں وغیرہ۔

گویا اقوالِ مرزا ہی کی روشنی میں مطلب یہ ہے کہ آیت مذکورہ بالا میں لفظ رسل مذکور ہے نہ کہ نبی۔ کلام تو ختم نبوت اور رسالت من اللہ میں ہے نہ مطلق رسالت میں جس کے معنی تبلیغ کے بھی ہیں۔اس طرح تو جمیع علماء امت اور مبلغین بھی رسل ہیں۔

ایک اور طرز سے!

پھر بفرض محال اگر یہ آیت جریان نبوت پر بھی دلالت کرتی ہے تو اس آیت سے تشریعی نبوت کا امکان ثابت ہوتا ہے نہ صرف غیر تشریعی نبوت کا۔اگر یہاں سے نبوت کا اجرا ثابت ہوتا ہے۔تو یہ بہائی مذہب کی دلیل ہے کیونکہ وہ اپنے اعتقاد میں قرآن کو منسوخ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اب بہاء اللہ کا دور شروع ہو گیا ہے اور اسی آیت سے دلیل پکڑتے ہیں۔

(کتاب الفرائد صفحہ 314)

تحقیقی جواب:

(اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ) میں دوامی طور پر رسولوں کے آنے کا وعدہ ہے تو آیت (اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى) میں دوامی طور پر ہدایتوں کے آنے کا وعدہ اگر آپ ﷺ کے بعد نبی آسکتا ہے تو قرآن مجید کے بعد کتاب بھی آسکتی ہے پھر اِمَّا حرف شرط ہے جس کا تحقق ضروری نہیں اور یا تین مضارع اور مضارع کے لیے استمرار ضروری نہیں جیسے (اِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا) (اگر کسی بشر کو دیکھے) کیا حضرت مریم علیہا السلام قیامت تک زندہ رہیں گی۔

قرآن کریم جب مسلمانوں کو مخاطب کرتا ہے تو (یایھا الذین امنوا) کہہ کر خطاب کرتا ہے مگر یہاں یا بنی آدم علیہ السلام کہا ہے اور مخاطب کیا ہے آدم کی اولین اولاد کو۔ اس جگہ وہی یہودیانہ تحریف کی گئی ہے ناظرین کرام سورہ اعراف کا رکوع دوم شروع نکال کر اپنے سامنے رکھیں صاف حضرت آدم علیہ السلام کا قصہ مسطور ملے گا کہ خدا نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ شیطان نے ان کو بہکا کر جنت سے نکلوا دیا۔ خدا فرماتا ہے ہم نے آدم علیہ السلام اور اس کی اولاد کو کہا کہ تمہارے لیے اب دنیا کی زندگی میں جنت کا ٹھکانا موقوف۔ دنیا میں جاؤ اس کے بعد اولاد آدم علیہ السلام کو بطور تنبیہ فرمایا کہ دیکھو تمہارے باپ کو شیطان نے دھوکا دیا۔ تم خبردار رہنا اس کے پنجہ میں نہ پھنسنا۔

اسی ذکر کے اثنا میں آنحضرت ﷺ کو جگہ بہ جگہ اس قصہ کے نصائح و مطالب بتائے اور کفار مشرکین کو ان کی کرتوتوں اور شیطانی کاموں پر شرمندہ کیا۔ پھر اسی قصہ کو دوہراتے ہوئے فرمایا کہ ہم نے اولاد آدم علیہ السلام کو بھی یہ نصیحت کی تھی کہ اگر تمہارے پاس میرے رسول آئیں تو ان کا کہا ماننا جو اصلاح اختیار کرے گا اس پر کوئی خوف نہیں اور جو تکذیب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کرے گا اصحاب النار میں سے ہے۔

اسی قصہ کو پارہ اول شروع رکوع ۴ میں از اوّل تا آخر بیان فرمایا کہ جب آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا تو ہم نے انہیں نصیحت کی (فَاِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ مِّنِّیْ هُدًی فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ) پھر اگر آوے تمہارے پاس میری ہدایت تو جو اس کی اتباع کرے گا۔ اس پر کوئی غم و حزن نہ ہوگا۔ الحاصل اس آیت میں بھی آئندہ نبوت جاری رہنے کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کا قصہ ہے۔

”(خدا) وعدہ کر چکا ہے کہ بعد آنحضرت ﷺ کے کوئی رسول بنا کر نہیں بھیجا جائے گا۔“

(ازالہ اوہام مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 416)

اعتراض:

اس میں سب جگہ آنحضرت علیہ السلام اور آپ ﷺ کے بعد کے زمانہ کے لوگ مخاطب ہیں جیسا کہ:

(یَا بَنِیْ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ) (اعراف:۳۱)

”اے اولادِ آدم علیہ السلام ہر مسجد (یا نماز) میں اپنی زینت قائم رکھو۔“

اس آیت میں مسجد کا لفظ آ گیا ہے۔ اور یہ لفظ صرف امتِ محمدیہ کے عبادت گاہ کے لیے وضع کیا گیا ہے۔

(ملخصاً احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک از قاضی نذیر لائلپوری)

الجواب:

دیکھو! محض ایک خیال پر کس قدر عظیم الشان عمارت کھڑی کر دی گئی ہے حالانکہ لفظ مسجد کا استعمال امم سابقہ میں بھی بروئے قرآن شریف ثابت ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا:

قَالَ الَّذِیْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓی اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَیْهِمْ مَّسْجِدًا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اصحاب کہف کے بعد جھگڑا ہوا کہ ان کی یادگار میں کیا بنایا جائے تو فریق غالب نے یہ مشورہ دیا کہ ان کی یادگار میں ایک مسجد بنائی جائے پس ثابت ہوا کہ مسجد کا لفظ پہلے بھی مروج تھا۔

پانچویں تحریف:

(اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ) سے آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کے جاری رہنے کی دلیل پکڑی ہے وہ مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر باطل ہے:

۱۔ اول یہ استنباط خلاف نص یعنی خاتم النبیین ختم کرنے والا نبیوں کا (ازالہ اوہام مندرجہ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۳۱) اور خلاف احادیث صحیحہ ہے اور جو استنباط خلافِ نص ہو وہ باطل ہوتا ہے۔

۲۔ دوم اس لیے کہ آیت زیر بحث یعنی (صِرَاطَ الَّذِينَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ میں منعم علیھم) کی راہ پر چلنے کی دعا ہے نہ کہ نبی بننے کی، جس کے یہ معنی ہیں کہ ان کی ہدایتوں پر عمل کریں، اور ان کے طریق عمل کو نمونہ بنائیں، جیسا کہ فرمایا: (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) یعنی تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ ہیں، قابل اقتداء نمونہ عمل ہیں، اگر انبیاء کے راستے کی پیروی کا یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ ہم نبی بن جائیں تو کیا خدا کے راستے کی پیروی سے خدا بھی بن سکیں گے؟

دیکھیے خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

(وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوْهُ) یعنی یہ میرا سیدھا رستہ ہے اس کی پیروی کرنا۔

۳۔ تیسری وجہ استدلال کے باطل ہونے کی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے نبوت کا حاصل ہونا دعاؤں اور التجاؤں پر نہیں رکھا، بلکہ وہ خود اپنے انتخاب سے جسے چاہتا رہا ہے، نبی بناتا رہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(وَمَا كُنتَ تَرْجُوا اَنْ يُلْقٰى اِلَيْكَ الْكِتَابُ اِلاَّ رَحْمَةً مِنْ رَّبِّكَ)

یعنی اے نبی تجھے کوئی امید نہ تھی کہ تجھ پر کتاب نازل کی جائے گی۔ ہاں صرف خدا کی رحمت سے۔

اسی طرح سورہ قصص میں حضرت موسیٰ ﷺ کو بھی رسالت محض خدا کے فضل سے بغیر دعا یا سابقہ کوشش کے ملنے کا ذکر ہے۔

منکرین کہتے ہیں کہ ہم محمد ﷺ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ ہمیں بھی وہ کچھ نہ ملے۔ جو خدا کے رسولوں کو ملتا رہا ہے، اس کے جواب میں خدائے تعالیٰ فرماتا ہے

(اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ)

یعنی خدائے تعالیٰ اپنی رسالت کے موقع کو خوب پہچانتا ہے۔ کسی کی آرزو اور خواہش کا اس میں دخل نہیں۔

غور طلب نتائج:

۱۔ (اھدنا الصراط المستقیم) یہ دعا نبی کریم نے بھی مانگی بلکہ یہ دعا مانگنا آپ نے ہی امت کو سکھایا، لیکن یہ دعا آپ نے اس وقت مانگی، جب آپ نبی منتخب ہو چکے تھے اور آپ پر قرآن مجید اترنا شروع ہو گیا تھا، ظاہر ہوا کہ آپ اس دعا سے نبی نہیں بنے پھر اس دعا کا فائدہ کیا؟

۲۔ اسلام نے عورتوں پر یہ دعا ممنوع نہیں کی لیکن ایک عورت بھی نبیہ نہیں ہوئی۔

۳۔ نعمت بادشاہت ہے اور نبوت، مرزا صاحب بادشاہ نہیں ہوئے، ان کی دعا صرف آٹھ آنے قبول ہوئی (چیرز)

۴۔ نبوت باشریعت بھی نعمت ہے بلکہ ڈبل نعمت مگر امت اس نعمت سے کیوں محروم ہے، اگر کہو کہ اب جدید شریعت یا کتاب اس لیے نازل نہیں ہو سکتی کہ شریعت قرآن شریف پر آ کر کامل ہو چکی ہے، تو اس طرح اب کوئی نبی یا رسول نہیں آ سکتا، اس لیے کہ نبوت و رسالت آنحضرت ﷺ پر آ کر کامل ہو چکی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کا فرمان:

"پس جب تم نماز میں یا خارج نماز کے یہ دعا پڑھو کہ (اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم) تو دل میں یہی ملحوظ رکھو کہ میں صحابہ اور مسیح موعود کی جماعت کی راہ طلب کرتا ہوں۔"

(تحفہ گولڑویہ مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 218)

معلوم ہوا کہ اس آیت میں نبوت طلب کرنے کی تعلیم نہیں بلکہ محض "صحابی" کا درجہ چاہنے کی تلقین ہے۔

احادیث نبویہ کے متعلق مرزائی اعتراضات کے جوابات

پہلی دلیل مرزائیہ:

اَنَا اٰخِرُ الْاَنْبِیَآءِ وَمَسْجِدِیْ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ۔ (مسلم)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد آخری مسجد ہے، چونکہ مسجد نبوی کے بعد بہت سی مساجد بنائی گئیں، لہٰذا ثابت ہوا کہ آخری کے معنی مغائرت اور مخالفت کے ہیں، یعنی کوئی شخص آنحضرت ﷺ کے مخالف رہ کر نبی نہیں ہوسکتا، ہاں موافقت کی صورت میں آسکتا ہے جس طرح بحکم شرعی مساجد بن رہی ہیں۔

(تلخیص احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک صفحہ 147 طبع 2012 از قاضی نزیر لائلپوری)

الجواب:

جو نبی بھی دنیا میں آیا، خدا کی عبادت کروانے آیا، اسی طرح ہر نبی نے حسب اقتضاء زمانہ و استعداد عوام عبادت کے طریق اور جائے عبادت کی تعیین و تکریم بیان کی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مطلب ہے کہ میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد انبیاء کی آخری مسجد ہے اب میرے بعد نہ کوئی نیا نبی آئے گا اور نہ نیا طریق عبادت پیش کرے گا۔ چنانچہ مزید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تشریح فرمادی کہ

(انا خاتم الانبیاء ومسجدی خاتم مساجد الانبیاء)(کنز الاعمال)

میں ختم کرنے والا ہوں نبیوں کا اور میری مسجد ختم کرنے والی ہے مساجد انبیاء کی۔

لفظ آخری نبی کی مثال از کتب مرزا:

مرزا صاحب نے اشتہار واجب الاظہار ۴۔نومبر ۱۹۰۰ء میں حضرت مسیح کا ذکر کرتے ہوئے کہا خدا نے:

"عیسیٰ مسیح کو اسرائیلی نبوت کے لیے آخری اینٹ کر دیا۔نبوت بنی اسرائیل سے گئی۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 361)

اب آخری اینٹ کا مطلب صاف ظاہر ہو گیا کہ جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔بعینہ یہی مثال مرزا نے دی ہے کہ آنحضرت "دیوار نبوت کی آخری اینٹ"۔

(حاشیہ سرمہ چشم آریہ مندرجہ روحانی خزائن جلد۲ صفحہ ۲۴۶)

دوسری دلیل مرزائیہ:

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

لَوْعَاشَ اِبْرَاهِيْمُ لَكَانَ صِدِّيْقًا نَبِيًّا۔

"اگر میرا بیٹا ابراہیم زندہ رہتا تو نبی ہوتا۔"

(ابن ماجہ کتاب الجنائز)

معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا امکان ہے۔

(تلخیص احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک صفحہ 121 طبع 2012 از قاضی نذیر لائلپوری)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جواب:

اول تو یہ حدیث ہی باطل ہے، جہاں سے مرزائیوں نے یہ نقل کی یعنی ابن ماجہ سے، وہیں اس کے حاشیہ پر لکھا ہوا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس کا راوی ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان عبسی بھی متروک ہے، اسی طرح حافظ ابن حجر نے تقریب میں لکھا ہے کہ یہ شخص متروک الحدیث ہے (تقریب التہذیب صفحہ ۱۴ مطبوعہ دہلی) اور تہذیب التہذیب میں محدثین کے بہت سے اقوال اس کی تضعیف میں نقل کیے ہیں (تہذیب التہذیب جلد ا صفحہ ۱۴۴)، غالباً اسی بناء پر علامہ نووی نے اس روایت کو باطل قرار دیا ہے (تہذیب الاسماء واللغات جلد اول صفحہ ۱۰۳، موضوعات کبیر صفحہ ۹۹)۔ اور مدارج النبوت (شیخ عبدالحق) میں ہے ''اعتبار سے ندارد۔'' (مدارج النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۲۶۷) جن لوگوں نے اس کی تائید کی ہے، اوّل تو وہ نقاد حدیث نہیں ان کا پلہ اور درجہ اس فن میں ہلکا و کمتر ہے۔ لہٰذا یہ روایت قابل اعتبار نہیں۔

پھر اس کا جھوٹی اور مردود ہونا یوں بھی ظاہر ہے کہ یہ قرآن پاک کے نصوص صریحہ کے مخالف ہے اور صدہا احادیث صحیحہ نبویہ مندرجہ صحاح ستہ مسلمہ فریقین و مقبولہ مرزا کے خلاف ہے۔

مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں کہ

''آنخضرت ﷺ نے بار بار فرمادیا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور حدیث لَا نَبِيَّ بَعْدِیْ ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اس کی صحت میں کلام نہ تھا، اور قرآن شریف میں جس کا لفظ لفظ قطعی ہے اپنی آیت کریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین سے بھی اس بات کی تصدیق کرتا تھا کہ فی الحقیقت ہمارے نبی کریم ﷺ پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔

(کتاب البریہ مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 218)

قارئین کرام! نیز صحیح الفاظ جو آنخضرت ﷺ کے فرزند کی وفات کے متعلق منقول ہیں یہ ہیں لَوْ قُضِيَ اَنْ يَّكُوْنَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيٌّ عَاشَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اِبْنُهٗ وَلٰكِنْ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ (صحیح بخاری کتاب الادب)۔ یعنی اگر قضائے الٰہی میں یہ بات ہوتی کہ محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی ہو تو آپ کا بیٹا (ابراہیم) زندہ رہتا، لیکن آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ یہ حدیث صحیح بخاری میں بھی ہے اور ابن ماجہ میں بھی۔

اعتراض:

یہ حدیث ابن ماجہ میں ہے جو صحاح ستہ میں سے ہے، لہٰذا یہ حدیث صحیح ہے۔

(ملخصاً احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک از قاضی نزیر لائلپوری)

الجواب:

سبحان اللہ! کیا علمیت ہے کہ حدیث کی صحت کی دلیل یہ ہے کہ یہ ابن ماجہ میں ہے، صاحب علم حضرات سے مخفی نہیں کہ صحاح ستہ میں بھی بہت سی ضعیف روایات موجود ہیں۔ ابن ماجہ کا تو چھٹا درجہ ہے (بلکہ بعض لوگ مثلاً علامہ ابن اثیر صحاح ستہ میں سنن ابن ماجہ کو شمار ہی نہیں کرتے، بلکہ موطا امام مالک کو شمار کرتے ہیں مرزا صاحب بخاری اور مسلم میں بھی ضعیف حدیثیں بتاتے ہیں، مثلاً صحیح مسلم میں دمشقی منارے والی حدیث (جس کو نواس بن سمعان نے بیان کیا ہے) کو ضعیف شمار کرتے ہیں:

"یہ حدیث وہ ہے جو صحیح مسلم میں امام مسلم صاحب نے لکھی ہے، جس کو ضعیف سمجھ کر رئیس المحدثین امام محمد بن اسماعیل بخاری نے چھوڑ دیا ہے۔"

(ازالہ اوہام مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 209,210)

صحیح بخاری میں ہے کہ مجھ کو یونس بن متّٰی پر فضیلت مت دو مرزا صاحب اس کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔

(آئینہ کمالات اسلام مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 163)

بخاری اور مسلم میں حدیث ہے کہ کفار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا تھا،

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب اس کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔ (ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۳۴۸)

لہٰذا ثابت ہوا کہ کسی حدیث کا ابن ماجہ میں ہونا اس کی صحت کی دلیل نہیں۔

اعتراض:

اس حدیث کے متعلق شہاب علی البیضاوی میں لکھا ہے کہ اس حدیث کی صحت میں کوئی شبہ نہیں، کیونکہ اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور نیز ملا علی قاری نے اس کی تصحیح کی ہے۔

(ملخصاً احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک از قاضی نزیر لائلپوری)

الجواب:

اول تو وہ نقاد حدیث سے نہیں ہیں، ان کا مرتبہ اس فن میں کم تر ہے ائمہ حدیث مثلاً حافظ ابن حجر عسقلانی، حافظ ابن عبدالبر اور امام نووی اس کو ضعیف قرار دیتے ہیں، بلکہ امام نووی تو یہاں تک فرماتے ہیں کہ یہ رسول اللہ ﷺ پر بہتان عظیم ہے۔ (موضوعات کبیر صفحہ ۹۹) ابراہیم بن عثمان عبسی راوی کو ائمہ حدیث نے مجروح قرار دیا ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں:

لَا يَخْفٰى اَنَّ الْجَرْحَ مُقَدَّمٌ عَلَى التَّعْدِيْلِ كَمَا فِي النُّخْبَةِ فَلَا يَدْفَعُهٗ تَصْحِيْحُ بَعْضِ الْمُحَدِّثِيْنَ۔

جرح تعدیل پر مقدم ہوگی جیسا کہ نخبہ میں ہے، پس بعض محدثین کی تصحیح اس کی جرح کو دفع نہیں کرسکتی۔

اس لیے ملا علی قاری وغیرہ کی تصحیح قابل حجت نہیں۔ ملا علی قاری جہاں اس کو صحیح قرار دیتے ہیں، پہلے خود مانتے ہیں کہ امام نووی، ابن حجر اور ابن عبدالبر نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

باقی رہا یہ اعتراض کہ شہاب علی البیضاوی میں لکھا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے تو یہ کافی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں کیونکہ تصحیح حدیث کے لیے پہلے جرح کا اطلاق مقدم ہے، صرف ابن ماجہ میں حدیث کا مذکور ہونا صحت حدیث کی دلیل نہیں۔

نیز بحث صورت مقدرہ میں ہے، یعنی اگر یہ حدیث صحیح ہو، تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ ختم نبوت کے منافی ہے جیسے: ((لو کان موسیٰ حیا لما وسعه الا اتباعی)) میں۔ کیونکہ اس سے ہرگز یہ مقصود نہیں کہ موسیٰ علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تشریف لا سکتے ہیں بلکہ یہ محض مفروضہ ہے، مقصد یہ ہے کہ حضور کے مرتبہ نبوت کو بیان کیا جائے، اسی طرح لَوْ عَاشَ اِبْرَاهِیْمُ سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی فضیلت بیان کرتا ہے، نہ امکان نبوت، کیونکہ ملا علی قاری صاف فرماتے ہیں۔

دعوى النبوة بعد نبينا ﷺ كفر بالاجماع.

(شرح فقہ اکبر صفحہ 150)

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے۔“ فافہم

تیسری دلیل مرزائیہ:

ہم درود شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا کی ویسی ہی رحمت طلب کرتے ہیں جیسی ابراہیم علیہ السلام اور اس کی آل پر ہوئی یعنی دیگر رحمتوں کے ساتھ ساتھ نبوت بھی۔

الجواب:

(۱) اگر درود شریف پڑھنے سے تم لوگوں کا یہی مفہوم ہوتا ہے تو تم سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والا شاید ہی کوئی ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ افضل اور اتم شریعت عطا ہوئی کہ جملہ انبیاء کی شریعتیں مل کر بھی اس پایہ کی نہ ہوئیں، پھر تمہاری یہ کس قدر گستاخی ہے کہ باوجود یہ کہ آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پیشتر جو اعلیٰ احسن کامل و مکمل شریعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوئی تم

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اس کے عوض ایسی شریعت ناقص چاہتے ہو جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ملی تھی۔

اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِيْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ۔ (البقرہ:۶۱)

ماسوا اس کے یہ کیا لغویت ہے کہ خدا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ابراہیم علیہ السلام جیسی نبوت دے حالانکہ آپ سید المرسلین ہیں۔

(۲) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر تو یہ بھی رحمت ہوئی تھی کہ ان میں صاحب کتاب وشریعت نبی ہوئے، کیا امت محمدیہ میں بھی تم لوگ قرآن کے بعد کسی دوسری شریعت کی آمد کے طالب ہو؟ پھر تو قادیان سے ڈیرہ اٹھا کر ایرانی نبی کے ہاں اڈا جماؤ کہ وہ صاحب کتاب نبی ہونے کا بھی مدعی ہے اور درود شریف میں شریعت والی نبوت کو تم مستثنیٰ کرتے ہو کیونکہ ایسا دعویٰ مرزا صاحب کے نزدیک کفر ہے (ملفوظات جلد۵ صفحہ۴۴۷)۔ تو فرمایئے یہ استثنیٰ کس بناء پر ہے، اگر خاتم النبیین والی آیت اور لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ ۔ والی حدیث سے ہے تو یہی جواب ہمارا ہے کہ اس آیت وحدیث میں ہر قسم کی نبوت جدیدہ کی بندش ہے، جیسا کہ ہم اُوپر ثابت کر آئے ہیں۔

(۳) درود شریف سے اجرائے نبوت پر استدلال کرنا محض یہودیانہ کھینچ تان ہے، معلوم ہوتا ہے کہ مرزائی محرف کی نظر الفاظ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ پر ہے، وہ لفظ ''کما'' سے ''مشابہت تامہ'' سمجھ رہا ہے حالانکہ:

''یہ ظاہر ہے کہ (ہر ایک جگہ) تشبیہات میں پوری پوری تطبیق (یا مشابہت مفہوم) نہیں ہوتی، بسا اوقات ایک ادنیٰ مماثلت بلکہ صرف ایک جزو میں مشارکت کے باعث ایک چیز کا نام دوسری پر اطلاق کر دیتے ہیں۔''

(ازالہ اوہام مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 حاشیہ صفحہ 138)

خلاصہ جواب یہ کہ درود شریف میں جن رحمتوں کو طلب کیا جاتا ہے وہ نبوت کے علاوہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہیں، وجہ یہ کہ:

"(قرآن شریف) کی آیت اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ اور آیت وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ میں صریح نبوت کو آنحضرت ﷺ پر ختم کر چکا ہے۔"

(تحفہ گولڑویہ مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 174)

چوتھی دلیل مرزائیہ:

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ آخری زمانہ میں خلاف منہاج نبوت پر ہوگی، اس سے ثابت ہوا کہ نبوت جاری ہے۔

(ملخصاً احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک از قاضی نزیر لائکپوری)

الجواب:

یا تو تجاہل عارفانہ ہے یا غایت درجے کی جہالت خلافت کے طریق نبوت پر جاری ہونے کے یہ معنی ہیں کہ جس طریق پر امور سیاسیہ کو آنحضرت ﷺ نے چلایا۔ اسی طرح آخری زمانہ میں آپ کی سنت کے مطابق امام مہدی امور سیاسیہ چلائے گا، کہاں کسی امر کا مطابق سنت ہونا، اور کہاں نبوت کا جاری رہنا۔

دیگر یہ کہ اسی حدیث میں آپ کے فوراً بعد خلافت کا منہاج نبوت پر ہونا مذکور ہے اور اس سے مراد بالخصوص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت ہے۔

ان زمانوں میں آنحضرت ﷺ کی سنت کے مطابق عمل ہوتا رہا اور یہ امر مسلمہ ہے کہ چاروں حضرات نہ نبی تھے، نہ ان میں سے کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا، پس یہ حدیث اجرائے نبوت کی دلیل نہیں ہو سکتی۔

پانچویں دلیل مرزائیہ:

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ وہ امت کس طرح ہلاک ہوگی جس کے شروع میں مَیں ہوں اور آخر میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہوگا۔

الجواب:

اوّل تو اسے اجرائے نبوت سے کیا تعلق؟ دیگر یہ کہ اس میں سے آپ امام مہدی کا ذکر کیوں چھوڑ گئے کیونکہ اس میں یہ بھی ہے کہ وسط میں مہدی ہے اور اس حدیث سے مہدی اور عیسیٰ دو الگ الگ شخصیتیں ثابت ہوتی ہیں اور مرزا صاحب آنجہانی ایک ہی ذات شریف ہر دو عہدوں کے مدعی ہیں اس لیے امام مہدی کو چھوڑ دیا گیا۔

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قادیانی طریقہ بیعت اور قادیانی دجل

تحریر: عبیداللہ لطیف

محترم قارئین! قادیانی اپنے خودساختہ خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہوئے جن بنیادی باتوں کا اقرار کرتے ہیں وہ درج ذیل ہیں

1- کلمہ شہادت کا اقرار

2- حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین ماننا

3- مرزا غلام احمد قادیانی کو وہی امام مہدی اور مسیح موعود ماننا جس کی پیشگوئی جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے کی ہے

4- قادیانی جماعت کے موجودہ سربراہ کے تمام احکامات کی پاسداری کرنا اور اسے بطور خلیفۃ المسلمین تسلیم کرنا۔

محترم قارئین! اب میں آپ کے سامنے قادیانیوں کی بیعت کے ان چاروں اصولوں اور قادیانی دجل وفریب کو سٹیپ بائی سٹیپ بیان کرتا ہوں تاکہ کوئی عام آدمی کسی بھی قسم کے دھوکے کا شکار نہ ہو جائے۔

(۱) قادیانی کلمہ شہادت کی حقیقت:

محترم قارئین! قادیانی کلمہ کی حقیقت کو جاننے اور سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ یہ جان لیا جائے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا دعوی کیا تھا؟ تو قارئین کرام یاد رکھیے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے نہ صرف خود محمد رسول اللہ ﷺ ہونے کا دعوی کیا ہے، بلکہ اپنے اصحاب کو محمد رسول اللہ ﷺ کے اصحاب بھی قرار دیا ہے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی خود لکھتا ہے کہ

”اور جو شخص مجھ میں اور مصطفی میں تفریق کرتا ہے اس نے مجھے نہیں دیکھا اور نہ پہچانا ہے۔“

(خطبہ الہامیہ صفحہ 171، مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 259)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

مزید ایک مقام پر مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

''پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا در حقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا''

(خطبہ الہامیہ صفحہ 171 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 258)

محترم قارئین! یہاں پر یہ بھی یاد رہے کہ قادیانیوں کے نزدیک آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی خود محمد رسول اللہ ﷺ ہے کیونکہ مرزا قادیانی خود محمد رسول اللہ ﷺ ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''مگر میں کہتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد جو در حقیقت خاتم النبیین تھے، مجھے رسول اور نبی کے لفظ سے پکارے جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں، اور نہ ہی اس سے مہر ختمیت ٹوٹتی ہے۔ کیونکہ میں بار بار بتلا چکا ہوں، میں بموجب آیت ﴿وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ﴾ وہی خاتم الانبیاء ہوں۔ اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے۔ اور مجھے آنحضرت ﷺ کا وجود قرار دیا ہے۔ پس اس طور سے آنحضرت ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا۔ کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ﷺ ہوں، پس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی۔ کیونکہ محمد ﷺ کی نبوت محمد ہی تک محدود رہی۔ یعنی بہر حال محمد ﷺ ہی نبی رہے اور نہ اور کوئی۔ یعنی جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے، میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں۔ تو پھر کونسا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔''

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 8 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 212)

اسی طرح ایک اور جگہ قادیانی کذاب لکھتا ہے:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرۃ صدیقی کی کھلی ہے۔ یعنی فنافی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے اس پر ظلی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے جو نبوت محمدی کی چادر ہے۔ اس لیے اس کا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں کیونکہ وہ اپنی ذات سے نہیں بلکہ اپنے نبی کے چشمہ سے لیتا ہے۔ اور نہ اپنے لیے بلکہ اسی کے جلال کے لیے۔ اس لیے اس کا نام آسمان پر محمد اور احمد ہے۔ اس کے یہ معنیٰ ہیں کہ محمد کی نبوت آخر محمد کو ہی ملی۔ گو بروزی طور پر مگر نہ کسی اور کو......... لیکن اگر کوئی شخص اسی خاتم النبین میں ایسا گم ہو کہ بباعث نہایت اتحاد اور نفی غیریت کے اسی کا نام پالیا ہو اور صاف آئینہ کی طرح محمدی چہرہ کا اس میں انعکاس ہو گیا ہو تو وہ بغیر مہر توڑنے کے نبی کہلائے گا۔ کیونکہ وہ محمد ہے۔ گو ظلی طور پر۔ پس باوجود اس شخص کے دعویٰ نبوت کے جس کا نام ظلی طور پر محمد اور احمد رکھا گیا۔ پھر بھی سیدنا محمد خاتم النبین ہی رہا۔ کیونکہ یہ محمد (ثانی) (مرزا قادیانی) اسی محمد کی تصویر اور اسی کا نام ہے۔''

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 3 تا 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 207 تا 209)

مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد جسے قادیانی قمر الانبیاء کے لقب سے پکارتے ہیں اپنی کتاب میں ایک مقام پر لکھتا ہے:

''اور چونکہ مشابہت تامہ کی وجہ سے مسیح موعود اور نبی کریم میں کوئی دوئی باقی نہیں کہ ان دونوں کے وجود بھی ایک وجود کا ہی حکم رکھتے ہیں جیسا کہ خود مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے فرمایا کہ صار وجودی وجودہ (دیکھو: خطبہ الہامیہ، صفحہ ۱۷۱) اور حدیث میں بھی آیا ہے کہ حضرت نبی کریم نے فرمایا کہ مسیح موعود میری قبر میں دفن کیا جائے گا۔ جس سے یہی مراد ہے کہ وہ میں ہی ہوں یعنی مسیح موعود نبی کریم سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے جو بروزی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رنگ میں دوبارہ دنیا میں آئے گا تاکہ اشاعت اسلام کا کام پورا کرے اور ﴿هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ﴾ کے فرمان کے مطابق تمام ادیانِ باطلہ پر اتمام حجت کر کے اسلام کو دنیا کے کونوں تک پہنچاوے تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیاں میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد ﷺ کو اتارا تاکہ اپنے وعدہ کو پورا کرے جو اس نے ﴿وَّ اٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾ میں فرمایا تھا۔"

(کلمۃ الفصل صفحہ 104،103 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

محترم قارئین! بعض لوگ قادیانیوں کے کلمہ پڑھنے سے بھی دھوکا میں آ جاتے ہیں کہ دیکھیں جی یہ بھی تو کلمہ پڑھتے ہیں۔ لہٰذا یہ بھی مسلمان ہی ہیں۔ حالانکہ قادیانی گروہ کلمہ میں جب محمد رسول اللہ کے الفاظ ادا کرتا ہے تو ان کا مقصد صرف محمد عربی ﷺ ہی نہیں ہوتا بلکہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ساتھ مرزا غلام احمد قادیانی بھی ہوتا ہے، جیسا کہ ہم مندرجہ بالا تحریروں میں مرزا قادیانی کے دعویٰ سے ثابت کر آئے ہیں۔

آیئے! مزید قادیانی کلمہ کی حقیقت جاننے کے لیے مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد کی درج ذیل تحریر کو بھی ملاحظہ کر لیں جب اس سے سوال کیا گیا کہ تم نے مرزا قادیانی کو نبی مانا ہے تو اپنا الگ کلمہ کیوں نہیں بنایا تو جواب دیتے ہوئے مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ

> "ہم کو نئے کلمے کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے: "صار وجودی وجوده نیز من فرق بینی و بین المصطفی فما عرفنی وماریٰ" اور یہ اس لیے ہے کہ حق تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیسا کہ آیت ﴿وَّ اٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ﴾ سے ظاہر ہے۔ پس مسیح موعود خود محمد رسول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

للہ ہے جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ اس لیے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر محمد رسول للہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔''

(کلمۃ الفصل صفحہ 158 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

محترم قارئین! قاضی ظہور الدین اکمل نامی شخص مرزا قادیانی کا مرید خاص اور صحابی ہونے کے ساتھ ساتھ ایک شاعر بھی تھا اس نے مرزا قادیانی کی زندگی میں ایک نظم لکھی جو قادیانی اخبار بدر کے ۲۵ کتوبر ۱۹۰۶ء کے شمارے میں شائع ہوئی اس میں وہ مرزا قادیانی کو محمد رسول اللہ ﷺ قرار دے رہا ہے، بلکہ محمد عربی ﷺ سے بڑھ کر قرار دے رہا ہے، چنانچہ قاضی ظہور الدین اکمل لکھتا ہے کہ

امام اپنا عزیزو اس زماں میں
غلام احمد ہوا دارالاماں میں
غلام احمد ہے عرش رب اکرم
مکاں اس کا ہے گویا لامکاں میں
غلام احمد رسول اللہ ہے برحق
شرف پایا ہے نوع انس و جاں میں
محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

محترم قارئین! اس نظم کے بارے میں قاضی ظہور الدین اکمل کا بیان ہے کہ:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''وہ اس نظم کا ایک حصہ جو حضرت مسیح موعود کے حضور میں پڑھی گئی اور خوشخط لکھے ہوئے قطعے کی صورت میں پیش کی گئی اور حضور اسے اپنے ساتھ اندر لے گئے۔ اس وقت کسی نے اس شعر پر اعتراض نہ کیا۔ حالانکہ مولوی محمد علی صاحب اور اعوانھم موجود تھے اور جہاں تک حافظہ مدد کرتا ہے بوثوق کہا جا سکتا ہے کہ سن رہے تھے اور اگر وہ اس سے بوجہ مرور زمانہ انکار کریں تو یہ نظم بدر میں چھپی اور شائع ہوئی۔ اس وقت بدر کی پوزیشن وہی تھی، بلکہ اس سے کچھ بڑھ کر جو اس عہد میں ''الفضل'' کی ہے حضرت مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر سے ان لوگوں کے محبانہ اور بے تکلفانہ تعلقات تھے۔ وہ خدا کے فضل سے زندہ موجود ہیں ان سے پوچھ لیں اور خود کہہ دیں کہ آیا آپ میں سے کسی نے بھی اس پر بھی ناراضگی یا ناپسندیدگی کا اظہار کیا اور حضرت مسیح موعود کا شرف سماعت حاصل کرنے اور اس پر جزاک اللہ تعالیٰ کا صلہ پانے اور اس قطعے کو اندر خود لے جانے کے بعد کسی حق ہی کیا پہنچتا تھا کہ اس پر اعتراض کر کے اپنی کمزوری ایمان اور قلت عرفان کا ثبوت دیتا۔''

(اخبار الفضل قادیاں 22 اگست 1944ء)

محترم قارئین! امید ہے کہ آپ قادیانیوں کی طرف سے کلمہ شہادت کے اقرار کے پس منظر میں جو حقائق ہیں ان سے بخوبی آگاہ ہو گئے ہوں گے۔ اور ان کے دجل وفریب کو بھی پہچان چکے ہوں گے۔ اب آپ کے سامنے قادیانیوں کی طرف سے نبی کریم ﷺ خاتم النبیین ماننے کی اصل حقیقت سے بھی آگاہ کرتا ہوں۔

(۲) محمد رسول اللہ ﷺ بحیثیت خاتم النبیین اور قادیانی دجل:

قارئین کرام! قادیانیوں سے بیعت لیتے ہوئے قادیانی سربراہ اس بات کا بھی اقرار لیتا ہے کہ وہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین مانے گے جس سے عام آدمی دھوکے کا شکار ہو جاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ قادیانی بھی تو عقیدہ ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں ان کو بلاوجہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کافر قرار دیا گیا ہے۔ اس قادیانیوں کے اس دجل کو سمجھنے کے لئے سب سے پہلے تو یہ ضروری ہے کہ اس بات کا جائزہ لیا جائے کہ امت مسلمہ کے نزدیک عقیدہ ختم نبوت سے کیا مراد ہے؟

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ [الأحزاب: ۴۰]

''تمھارے مَردوں میں سے محمد (ﷺ) کسی کے باپ نہیں، لیکن آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو بخوبی جانتا ہے۔''

قرآنِ کریم کی اسی آیت کے ان معنوں اور مفہوم کی تائید فرمان رسول ﷺ سے بھی ہوتی ہے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

((وَاِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِيْ اُمَّتِيْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِيْ بِالْمُشْرِكِيْنَ وَحَتّٰى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِيْ الْاَوْثَانَ وَاِنَّه سَيَكُوْنَ فِيْ اُمَّتِيْ كَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّه نَبِيُّ اللّٰهِ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِاللّٰهِ))

(سنن ابوداود، کتاب الفتن والملاحم: 4252، جامع ترمذی، کتاب الفتن 2145)

''جب میری امت میں تلوار رکھ دی جائے گی تو وہ اس سے روز قیامت تک نہ اٹھائی جائے گی اور قیامت قائم نہ ہوگی حتی کہ میری امت کے بعض قبائل مشرکوں کے ساتھ نہ مل جائیں اور بتوں کی عبادت نہ کرنے لگیں۔ اور بے شک عنقریب میری امت میں تیس کذاب پیدا ہوں گے ان میں سے ہر ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہ گمان کرے گا کہ وہ اللہ کا نبی ہے۔ جبکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور میری امت کا ایک گروہ حق پر رہے گا اور وہ غالب ہوں گے۔ جو ان کی مخالفت کریں گے وہ ان کو ضرر نہ پہنچا سکیں گے حتی کہ اللہ کا حکم آجائے۔"

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

((خَلَّفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! تُخَلِّفُنِيْ فِي النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ؟ قَالَ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى علیہ السلام؟ غَيْرَ أَنَّه لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ))

(صحیح مسلم، کتاب الفضائل 6218، صحیح بخاری 4416)

"رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں اپنا نائب مقرر کیا۔ جب آپ ﷺ غزوہ تبوک کو تشریف لے گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ مجھ کو عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس بات پر خوش نہیں کہ تمھارا درجہ میرے ہاں ایسا ہی ہو جیسے حضرت ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام کے ہاں تھا۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((كَانَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَه نَبِيٌّ آخَرُ وَإِنَّه لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَسَيَكُوْنُ الْخُلَفَآءُ فَيَكْثُرُوْنَ))

(صحیح بخاری، کتاب الاحادیث الانبیاء حدیث: 3455، سنن ابن ماجہ، حدیث: 2871)

"بنی اسرائیل کے انبیاء ان کی سیاسی راہنمائی بھی کیا کرتے تھے۔ جب بھی ان کا کوئی نبی فوت ہو جاتا تو اس کی جگہ دوسرا نبی آ جاتا لیکن یاد رکھو میرے بعد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کوئی نبی نہیں آئے گا مگر نائبین بکثرت ہوں گے۔"

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِي لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ))

(سنن ترمذی ابواب المناقب، حدیث: 3686 حسن)

"اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطاب ہوتا۔"

ایک اور حدیث مبارکہ میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ))

(جامع ترمذی کتاب الرویا رواہ انس بن مالک حدیث: 2272)

"رسالت اور نبوت کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے۔ میرے بعد اب نہ کوئی رسول ہے اور نہ کوئی نبی۔"

اس حدیث مبارکہ میں نبی اور رسول دونوں کی نبی آخر الزمان ﷺ کے بعد آنے کی نفی کی گئی ہے۔ آئیے! ذرا اس بات پر غور کریں کہ نبی اور رسول میں کیا فرق ہوتا ہے۔ اس ضمن میں اس دور کے سب سے بڑے کذاب داعی نبوت مرزا قادیانی کا اپنا بیان قابل توجہ ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی رقم طراز ہے:

"خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ کوئی رسول دنیا میں مطیع اور محکوم ہو کر نہیں آتا بلکہ وہ مطاع اور صرف اپنی اس وحی کا متبع ہوتا ہے جو اس پر بذریعہ جبرائیل نازل ہوتی ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 576، مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 411)

مرزا غلام احمد قادیانی نبی کی تعریف میں یوں رقم طراز ہے:

"نبی کے معنٰی صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو اور شرف مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو، شریعت کا لانا اس کے لیے ضروری نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع ہو۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ، حصہ پنجم، صفحہ 138، مندرجہ روحانی خزائن، جلد: 21، صفحہ: 306)

محترم قارئین! قادیانی دجال کے مندرجہ بالا بیانات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ رسول صاحبِ شریعت کا متبع ہوتا ہے اور نہ ہی وہ نئی شریعت اپنے ساتھ لاتا ہے۔ ان دونوں معنوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے حدیث کے الفاظ پر توجہ دیں تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ نبی کریم ﷺ کے بعد نہ صاحبِ شریعت نبی آ سکتا ہے اور نہ ہی صاحبِ شریعت، رسول اور نبی دونوں کے آنے کی نفی کی ہے۔

محترم قارئین! قرآنِ کریم اور احادیث مبارکہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں۔ ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور جو بھی دعوئ نبوت کرے گا وہ بمطابق فرمانِ نبوی کذاب و دجال ہوگا۔

اب آتے ہیں اس بات کی طرف کہ امت مرزایہ کے نزدیک خاتم النبیین کا کیا مفہوم ہے جس کا بیعت لیتے ہوئے اقرار کروایا جاتا ہے، لیکن اس سے پہلے مرزا غلام احمد قادیانی کا ایک ملفوظ ملاحظہ کرلیں چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے:

''یقیناً یاد رکھو کہ کوئی شخص سچا مسلمان نہیں ہو سکتا اور آنحضرت ﷺ کا متبع نہیں بن سکتا جب تک آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین یقین نہ کر لے جب تک ان محدثات سے الگ نہیں ہوتا اور اپنے قول اور فعل سے آپ ﷺ کو خاتم النبیین نہیں مانتا۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 64 طبع چہارم)

محترم قارئین! مرزا غلام احمد قادیانی آیت خاتم النبیین کے مفہوم کے تحت کہتا ہے:

''چنانچہ ان خوبیوں اور کمالات کے جمع ہونے کا ہی نتیجہ تھا کہ آپ پر نبوت ختم ہوگی اور یہ فرمایا کہ ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ [الأحزاب: ٤٠] ختم نبوت کے یہی معنی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ نبوت کی ساری خوبیاں اور کمالات تجھ پر ختم ہو گئے اور آئندہ کے لیے کمالات نبوت کا باب بند ہو گیا اور کوئی نبی مستقل طور پر نہ آئے گا۔

”نبی عربی اور عبرانی دونوں زبانوں میں مشترک لفظ ہے جس کے معنی ہیں خدا سے خبر پانے والا اور پیشگوئی کرنے والا جو لوگ براہِ راست خدا سے خبریں پاتے تھے وہ نبی کہلاتے تھے اور یہ گویا اصطلاح ہو گئی تھی مگر اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ آئندہ کے لیے اللہ تعالیٰ نے اس کو بند کر دیا ہے اور مہر لگا دی ہے کہ کوئی نبی آنحضرت ﷺ کی مہر کے بغیر نہیں ہو سکتا جب تک آپ کی امت میں داخل نہ ہو اور آپ کے فیض سے مستفیض نہ ہو، وہ خدا تعالیٰ سے مکالمہ شرف نہیں پا سکتا جب تک آنحضرت ﷺ کی امت میں داخل نہ ہو۔“

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 95 طبع چہارم)

ایک اور مقام پر مرزا قادیانی کہتا ہے کہ

”﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾[الأحزاب: ۴۰] اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے جسمانی طور سے آپ کی اولاد کی نفی بھی کی ہے اور ساتھ ہی روحانی طور سے اثبات بھی کیا ہے روحانی طور پہ آپ باپ بھی ہیں اور روحانی نبوت اور فیض کا سلسلہ آپ کے بعد جاری رہے گا اور وہ آپ میں سے ہو کر جاری ہو گا نہ الگ طور سے۔ وہ نبوت چل سکے گی جس پر آپ کی مہر ہو گی۔ ورنہ اگر نبوت کا دروازہ بالکل بند سمجھا جائے تو نعوذ باللہ اس سے تو انقطاع فیض لازم آتا ہے اور اس میں تو نحوست ہے اور نبی کی ہتک شان ہوتی ہے گویا اللہ تعالیٰ نے اس امت کو جو کہا کہ کنتم خیر امۃ یہ جھوٹ تھا۔ نعوذ باللہ۔ اگر یہ معنی کیے جائیں کہ آئندہ کے واسطے نبوت کا واسطہ ہر طرح سے بند ہے تو پھر خیر الامۃ کی جگہ شر الامۃ ہوئی یہ امت۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 248,249 طبع چہارم)

ایک اور مقام پر مرزا قادیانی نے کہا کہ

”خود قرآن میں النبیین جس پر ال پڑا ہے موجود ہے اس سے مراد یہی ہے کہ جو نبوت نئی شریعت لانے والی تھی وہ اب ختم ہوگی ہے اگر کوئی نئی شریعت کا دعوی کرے تو کافر ہے اور اگر سرے سے مکالمہ الٰہی سے انکار کیا جائے تو پھر اسلام ایک مردہ مذہب ہوگا اور اس میں اور دوسرے مذاہب میں کوئی فرق نہ رہے گا کیونکہ مکالمہ کے بعد اور کوئی ایسی بات نہیں رہتی کہ وہ ہو تو اسے نبی کہا جائے۔ نبوت کی علامت مکالمہ لیکن اب اہلِ اسلام نے جو یہ اپنا مذہب قرار دیا ہے کہ اب مکالمہ کا دروازہ بند ہے اس سے تو ظاہر ہے کہ خدا کا بڑا قہر اس امت پر ہے۔“

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 52، 53 طبع چہارم)

محترم قارئین! ایک اور موقع پر مرزا قادیانی سے سوال کیا گیا کہ خاتم النبیین کے کیا معنی ہیں تو مرزا قادیانی نے جواب دیا کہ

”اس کے یہ معنی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی صاحب شریعت نہیں آوے گا اور یہ کہ کوئی ایسا نبی آپ کے بعد نہیں آ سکتا جو رسول اکرم ﷺ کی مہر اپنے ساتھ نہ رکھتا ہو۔“

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 565 طبع چہارم)

محترم قارئین! مندرجہ بالا بحث سے یقیناً آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ امت مرزائیہ کے نزدیک خاتم النبیین سے مراد ایسا نبی ہے جس کے بعد شرعی نبوت بند ہو لیکن غیر شرعی اور امتی نبوت جاری ہو اور غیر شرعی امتی نبوت اس خاتم النبیین کے فیض سے ملتی ہو جبکہ اس کے برعکس امت مسلمہ ہر طرح کی نبوت کے بند ہونے کا عقیدہ رکھتی ہے۔ حالانکہ مرزا غلام احمد قادیانی خود اپنے دعوی نبوت سے پہلے ہر طرح کی نبوت کو نہ صرف بند مانتا بلکہ اس پر قرآن

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

وحدیث سے دلائل بھی دیتا رہا لیکن جب خود دعویٰ نبوت کرنے کی ٹھانی تو نہ صرف قدم بقدم کذب بیانی کرتا رہا بلکہ اپنے پہلے موقف پر طرح طرح کی تاویلیں کرنے کی ناکام کوشش بھی کی۔

(۳)۔کیا مرزا قادیانی فرامین نبویہ کے مطابق امام مہدی اور مسیح موعود ہے:

محترم قارئین! ظہور امام مہدی کے بارے صحیح احادیث اس تواتر سے بیان ہوئی ہیں کہ جس کے بارے میں کسی بھی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ یہاں پر امام مہدی کے بارے میں چند احادیث بیان کرنے کے بعد مرزا قادیانی اور اس کی ذریت کے دجل و فریب کو آشکار کروں گا۔ ان شاء اللہ۔ پہلے چند ایک احادیث نبویہ ﷺ ملاحظہ فرمائیں، چنانچہ نبی کریم ﷺ کا فرمان سنن ابوداؤد اور سنن ترمذی میں ہے:

((لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ، قَالَ: زَائِدَةُ فِي حَدِيثِهِ لَطَوَّلَ اللَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ، ثُمَّ اتَّفَقُوا: حَتَّى يَبْعَثَ فِيهِ رَجُلًا مِنِّي أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمَ أَبِي زَادَ فِي حَدِيثِ فِطْرٍ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا، وَقَالَ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ: لَا تَذْهَبُ أَوْ لَا تَنْقَضِي الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي)) قَالَ أَبُو دَاوُد: "لَفْظُ عُمَرَ، وَأَبِي بَكْرٍ بِمَعْنَى سُفْيَانَ"

"یعنی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر دنیا کا ایک دن بھی رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کر دے گا، یہاں تک کہ اس میں ایک شخص کو مجھ سے یا میرے اہل بیت میں سے اس طرح کا برپا کرے گا کہ اس کا نام میرے نام پر، اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام پر ہوگا، وہ عدل وانصاف سے زمین کو بھر دے گا، جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر دی گئی ہے۔ سفیان کی روایت میں ہے: دنیا نہیں جائے گی یا ختم نہیں ہوگی تا آنکہ عربوں کا مالک ایک ایسا شخص ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جائے جو میرے اہل بیت میں سے ہوگا اس کا نام میرے نام کے موافق ہو گا۔'' ابوداؤد کہتے ہیں: ''عمر اور ابوبکر کے الفاظ سفیان کی روایت کے مفہوم کے مطابق ہیں۔''

(سنن ابوداود حدیث نمبر 4282)

((عَنْ عَلِي ﷛ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدَّهْرِ إِلَّا يَوْمٌ لَبَعَثَ اللَّهُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَمْلَؤُهَا عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا))

''سیدنا علی ﷛ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر زمانہ سے ایک ہی دن باقی رہ جائے گا تو بھی اللہ تعالیٰ میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص کھڑا بھیجے گا وہ اسے عدل وانصاف سے اس طرح بھر دے گا جیسے یہ ظلم و جور سے بھر دی گئی ہے۔''

(سنن ابوداؤد حدیث نمبر 4283)

جابر بن عبداللہ ﷛ سے روایت ہے:

((قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي خَلِيفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثْيًا لَا يَعُدُّهُ عَدَدًا))

''یعنی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری امت کے آخر (کے دور) میں ایک خلیفہ ہوگا جو لپیں بھر بھر کے مال دے گا اور اس کی گنتی نہیں کرے گا۔''

(صحیح مسلم حدیث نمبر 7167)

سیدنا ابوسعید الخدری ﷛ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((یخرج فی آخر امتی المهدی، یسقیه الله الغیث وتخرج الارض نباتها ویعطی المال صحاحا وتکثر الماشیة وتعظم الامة یعیش سجا او ثمانیا یعنی حججا))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(المستدرک للحاکم، جلد4، ص558)

"میری امت کے آخر میں مہدی آئے گا جس کے لیے اللہ تعالیٰ بارشیں نازل فرمائے گا اور زمین اپنے نباتات اگلے گی عدل وانصاف سے مال تقسیم کرے گا، مویشی زیادہ ہو جائیں گے اور امت کا غلبہ ہو گا وہ (اپنے ظہور کے بعد) سات یا آٹھ سال زندہ رہے گا۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((المهدی منا اهل البيت يصلحه الله في ليلة))

"مہدی ہمارے اہلِ بیت میں سے، اللہ اسے ایک ہی رات میں درست کر دے گا۔"

(مسند احمد بن حنبل، رقم:645)

محترم قارئین! مندرجہ بالا احادیث خروج امام مہدی پر واضح دلالت کرتی ہیں۔ ان احادیث کے علاوہ اور بھی کئی احادیث اور آثار ہیں جو صحت کے مقام پر فائز ہیں۔ جن کا انکار کرنا کسی صاحب ایمان کو زیب نہیں دیتا۔

محترم قارئین! متواتر احادیث کی روشنی میں اہل سنت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ امام مہدی کا نام محمد بن عبداللہ ہو گا، وہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوں گے، قرب قیامت ان کا ظہور ہو گا اور وہ پوری دنیا میں عدل وانصاف کے پھریرے لہرائیں گے۔

آئمہ دین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ امام مہدی کے ظہور کے بارے میں مروی احادیث صحیح اور قابلِ حجت ہیں۔ اس حوالے سے چند ایک آئمہ دین کی آراء ملاحظہ فرمائیں:

1۔ امام ابو جعفر محمد بن عمرو بن موسیٰ بن حماد عقیلی (م:323ھ) فرماتے ہیں:

"وفي المهدی أحاديث صالحة الاسانيد ان النبی ﷺ قال:

((يخرج رجل (ويقال : من اهل بيتی) يؤاطئی اسمه اسمی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

واسم ابیه اسم ابی))"

"امام مہدی کے بارے میں اچھی اسانید والی احادیث موجود ہیں جن میں ارشاد نبوی ﷺ ہے: "میرے اہل بیت میں سے ایک شخص ظاہر ہوگا جس کا نام میرے نام پر ہوگا اور جس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر ہوگا۔"

(الضعفاء الکبیر للعقیلی 139,140)

2-امام ابوبکر احمد بن الحسین بن علی بن موسیٰ بیہقی رحمہ اللہ (384-458ھ) فرماتے ہیں:

"والأحادیث في التنصیص علی خروج المهدی أصح اسنادا، وفیها بیان کونه من عترة النبي ﷺ"

"امام مہدی کے خروج کے بارے میں احادیث صحیح سند والی ہیں۔ ان میں یہ وضاحت بھی ہے کہ امام مہدی، نبی اکرم ﷺ کے خاندان میں سے ہوں گے۔"

(تاریخ ابن عساکر: 517 / 47، تهذیب التهذیب لابن حجر: 126 / 9)

3-شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ (661-728ھ) فرماتے ہیں:

"والأحادیث التی یحتج بها خروج المهدی أحادیث صحیحة"

(منهاج السنة لابن تیمیة: 95 / 4)

"جن احادیث سے امام مہدی کے خروج پر دلیل لی جاتی ہے، وہ احادیث صحیح ہیں۔"

4-شیخ الاسلام ثانی، عالم ربانی، علامہ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ (691-751ھ) نے فرمایا:

"وهذا الاحادیث اربعة اقسام، صحاح وحسان وغرائب و موضوعة"

(المنار المنیف لابن القیم: ص: 148)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

”یہ احادیث چار قسم کی ہیں جن میں سے صحیح بھی ہیں، حسن بھی ہیں، غریب بھی ہیں اور موضوع بھی۔“

5- علامہ ابوعبداللہ محمد بن جعفر بن ادریس کتانی رحمۃ اللہ علیہ (1274-1345ھ) اس بارے میں تفصیلی گفتگو کرنے کے بعد خلاصہ یوں بیان فرماتے ہیں:

”والحاصل أن الأحاديث الواردة في المهدي المنتظر متواترة“

(نظم المتناثر في الحديث المتواتر للكتاني، ص: 47)

”خلاصہ کلام یہ ہے کہ مہدی منتظر کے بارے میں وارد احادیث متواتر ہیں۔“

6- علامہ شمس الدین ابوالعون محمد بن احمد بن سالم سفارینی رحمہ اللہ (1114-1188ھ) لکھتے ہیں:

”من اشراط الساعة التي وردت بها الاخبار وتواترت في مضمونها الاثار“

⑩لوامع الانوار الب

”امام مہدی کا ظہور قیامت کی ان علامات میں سے ہے جن کے بارے میں احادیث وارد ہوئی ہیں اور جن کے بارے میں متواتر آثار مروی ہیں۔“

7- علامہ محمد امین بن محمد مختار شنقیطی رحمۃ اللہ علیہ (1325-1393ھ) فرماتے ہیں:

”وقد تواترت الاخبار واستفاضت بكثرة روايتها عن المختار سوال بمجيء المهدي، وانه من اهل بيته“

(الجواب المقنع المحرر للشيقيطي ص:30)

”امام مہدی کے آنے اور ان کے نبی اکرم ﷺ کے اہل بیت میں سے ہونے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے متواتر و مشہور احادیث مروی ہیں۔“

محترم قارئین! مندرجہ بالا احادیث مبارکہ اور محدثین کے اقوال کے بالکل برعکس

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد قادیانی خود لکھتا ہے:

"میرا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ میں وہ مہدی ہوں جو مصداق "من ولد فاطمة ومن عترتی" وغیرہ ہے بلکہ میرا یہ دعویٰ تو مسیح موعود ہونے کا ہے اور مسیح موعود کے لیے کسی محدث کا قول نہیں کہ وہ بنی فاطمہ وغیرہ میں سے ہوگا۔ ہاں ساتھ اس کے جیسا کہ تمام محدثین کہتے ہیں اور میں بھی کہتا ہوں کہ مہدی موعود کے بارے میں جس قدر حدیثیں تمام مجروح اور مخدوش ہیں اور ان میں ایک بھی صحیح نہیں.......... مگر دراصل یہ تمام حدیثیں کسی اعتبار کے لائق نہیں۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم مندرجہ روحانی خزان جلد 21 صفحہ 356)

قارئین کرام! جیسا کہ میں نے صحیح احادیث اور محدثین کے اقوال سے امام مہدی کے بارے میں امت مسلمہ کا عقیدہ واضح کیا ہے لیکن مرزا غلام احمد قادیانی خود کو نہ تو ان احادیث کے مطابق امام مہدی قرار دیتا ہے بلکہ صریح کذب بیانی کرتے ہوئے ان تمام احادیث کو مجروح، مخدوش اور نا قابلِ اعتبار بھی قرار دیتا ہے پھر کیونکر مرزا قادیانی وہ امام مہدی ہوسکتا ہے جو نبی کریم ﷺ کی پیشگوئیوں کے مصداق ہو در حقیقت بیعت لیتے وقت قادیانی ذریت صریح دھوکہ دہی سے کام لیتی ہے۔

محترم قارئین! مرزا قادیانی مزید لکھتا ہے:

"اور ان حدیثوں کے مقابل پر وہ حدیث بہت صحیح ہے جو ابن ماجہ نے لکھی ہے اور وہ یہ ہے کہ "لا مهدی إلا عیسیٰ" یعنی کوئی مہدی نہیں صرف عیسیٰ ہی مہدی ہے جو آنے والا ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم مندرجہ روحانی خزان جلد 21 صفحہ 356)

محترم قارئین! مرزا قادیانی نے سنن ابن ماجہ کی جو روایت پیش کی ہے وہ بمع سند ملاحظہ فرمائیں:

"حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الشَّافِعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْجَنَدِيُّ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يَزْدَادُ الْأَمْرُ إِلَّا شِدَّةً، وَلَا الدُّنْيَا إِلَّا إِدْبَارًا، وَلَا النَّاسُ إِلَّا شُحًّا، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ، وَلَا الْمَهْدِيُّ إِلَّا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معاملہ میں شدت بڑھتی جائے گی اور دنیا میں اوبار (افلاس اور اخلاق رذیلہ) بڑھتا ہی جائے گا، لوگ بخیل سے بخیل تر ہوئے جائیں گے اور قیامت انسانیت کے بدترین افراد پر قائم ہوگی، مہدی نہیں ہونگے مگر مریم کے بیٹے عیسیٰ (علیہ السلام)۔"

(سنن ابن ماجہ، حدیث:4039)

یہ روایت سنن ابن ماجہ کے علاوہ دوسری کتابوں میں بھی ملتی ہے لیکن چونکہ تمام کتابوں میں اس کی سند "محمد بن ادریس الشافعی" سے آگے ایک ہی ہے اس لیے ہم صرف سنن ابن ماجہ کی روایت پر ہی بات کریں گے۔

قارئین کرام! اس روایت کو تمام محدثین نے ضعیف یا موضوع قرار دیا ہے اس روایت کے متعلق پہلے چند محدثین کی آراء کو ملاحظہ فرمایں چنانچہ شارح مشکوۃ ملا علی القاری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"ثُمَّ اعْلَمْ أَنَّ حَدِيثَ: لَا مَهْدِيَّ إِلَّا عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ ضَعِيفٌ بِاتِّفَاقِ الْمُحَدِّثِينَ"

"جان لو کہ "لا مھدی إلا عیسیٰ" والی حدیث کے ضعیف ہونے پر تمام محدثین کا اتفاق ہے۔"

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، جلد 10 صفحہ 101)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

علامہ محمد بن علی الشوکانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"لَا مَهْدِيَّ إِلَّا عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ: قال الصغاني موضوع"

"اس حدیث کے بارے میں امام صغانی رحمہ اللہ (حسن بن محمد الصغانی، وفات 650ھ) نے کہا ہے یہ موضوع (من گھڑت) حدیث ہے۔"

(الفوائد المجموعة في الأخبار الموضوعة، صفحہ 439، المكتب الاسلامي)

نوٹ: امام صغانی رحمہ اللہ نے اپنی یہ بات اپنی کتاب "الدر الملتقط فی تبیین الغلط" میں ذکر کی ہے۔

(الدر الملتقط صفحہ 34 روایت نمبر 44)

امام شمس الدین ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"لا مهدى إلا عيسى ابن مريم، وهو خبر منكر أخرجه ابن ماجة"

"یہ روایت منکر ہے جسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔"

(میزان الاعتدال جلد 3 صفحہ 535)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"وَالْحَدِيثُ الَّذِي فِيهِ: "لَا مَهْدِيَّ إِلَّا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ" رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَهُوَ حَدِيثٌ ضَعِيفٌ"

"وہ حدیث جس میں ہے کہ نہیں مہدی مگر عیسیٰ بن مریم اور جو ابن ماجہ نے روایت کی ہے ضعیف ہے۔"

(منهاج السنة النبوية جلد 4 صفحہ 101 تا 102)

علامہ محمد عبدالعزیز فرھاری رحمہ اللہ یہ بیان کرتے ہوئے کہ احادیث متواترہ میں یہ بات آئی ہے کہ مہدی اہل بیت میں سے ہوں گے اور وہ زمین میں حکمرانی بھی کریں گے اور ان کی ملاقات عیسیٰ علیہ السلام سے ہوگی۔ آگے بیان کرتے ہیں کہ ان متواترہ روایات کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خلاف اگر کوئی روایت ہے تو وہ صحیح نہیں، اور انہی روایات میں سے "لا مھدی الا عیسیٰ" والی روایت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"و کذا ما قِیل آنہ عیسیٰ علیہ اسلام بن مریم مستدلاً بحدیث لا مھدی الا عیسیٰ بن مریم لان الحدیث لا یصح"

"اسی طرح جو یہ کہا جاتا ہے کہ مہدی تو حضرت عیسیٰ بن مریم ہی ہیں اور دلیل میں یہ حدیث پیش کی جاتی ہے کہ نہیں مہدی مگر عیسیٰ بن مریم (تو یہ استدلال صحیح نہیں) کیونکہ یہ حدیث صحیح نہیں۔"

(النبراس شرح شرح العقائد، صفحہ 667)

محترم قارئین! یہ تو تھے اس روایت کے متعلق محدثین کی آراء اب آپ کے سامنے اس حدیث کے ضعیف ہونے کے بارے میں مرزا قادیانی کا بھی اعتراف پیش کرتا ہوں چنانچہ مرزا قادیانی خود رقمطراز ہے کہ

"اہلِ ولایت بذریعہ کشف آنحضرت ﷺ سے احکام پوچھتے ہیں اور ان میں سے جب کسی کو کسی واقعہ میں حدیث کی حاجت پڑتی ہے تو وہ آنحضرت ﷺ کی زیارت سے مشرف ہو جاتا ہے پھر جبرائیل علیہ السلام نازل ہوتے ہیں اور آنحضرت جبرائیل سے وہ مسئلہ جس کی ولی کو حاجت ہوتی ہے، پوچھ کر اس ولی کو بتا دیتے ہیں یعنی ظلی طور پر وہ مسئلہ بہ نزول جبرائیل منکشف ہو جاتا ہے پھر شیخ ابن عربی نے فرمایا ہے کہ

"ہم اس طریق سے آنحضرت ﷺ سے احادیث کی تصحیح کرا لیتے ہیں بہتیری حدیثیں ایسی ہیں جو محدثین کے نزدیک صحیح ہیں اور وہ ہمارے نزدیک صحیح نہیں اور بہتیری حدیثیں موضوع ہیں اور آنحضرت ﷺ کے قول سے بذریعہ کشف صحیح ہو جاتی ہیں۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 7778 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 177-178)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ایک اور مقام پر مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''میرا یہ بھی مذہب ہے کہ اگر کوئی امر خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر ظاہر کیا جاتا ہے مثلاً کسی حدیث کی صحت یا عدم صحت کے متعلق تو گو علمائے ظواہر اور محدثین اس کو موضوع یا مجروح ٹھہراویں مگر میں اس کے مقابل اور معارض کی حدیث کو موضوع کہوں گا اگر خدا تعالیٰ نے اس کی صحت مجھ پر ظاہر کر دی ہے جیسے لَا مَهْدِیَ اِلَّا عِیْسٰی والی حدیث ہے محدثین اس پر کلام کرتے ہیں مگر مجھ پر خدا تعالیٰ نے یہی ظاہر کیا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور یہ میرا مذہب میرا ہی ایجاد کردہ مذہب نہیں بلکہ خود یہ مسلّم مسئلہ ہے کہ اہلِ کشف یا اہلِ الہام لوگ محدثین کی تنقید حدیث کے محتاج اور پابند نہیں ہوتے۔''

(ملفوظات مرزا غلام احمد قادیانی جلد 2 صفحہ 45 طبع چہارم)

لیجیے قارئین کرام! مندرجہ بالا تحریر میں مرزا قادیانی ایک طرف تو اس بات کا اقراری ہے کہ اس حدیث پر محدثین نے جرح کی ہے تو دوسری طرف یہ کہہ کر کہ اہلِ کشف محدثین کی جرح کے پابند نہیں ہوتے اپنے آپ احادیث کیا صحت کو جانچنے کے تمام قوانین سے آزاد قرار دے رہا ہے۔

قارئین کرام! لفظِ مسیح موعود کسی بھی حدیث میں نہیں آیا بلکہ یہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت کی طرف سے عوام کو دھوکہ دینے کی کوشش ہے کیونکہ تمام احادیث میں نام کی صراحت کے ساتھ نزول عیسیٰ ابن مریم علیہم السلام کا ذکر ہے جبکہ مرزا قادیانی کا نام مرزا غلام احمد قادیانی ابن چراغ بی بی ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نزول عیسیٰ ابن مریم کی پیشگوئی کی ہے نہ کہ غلام احمد قادیانی ابن چراغ بی بی کی۔ اب لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے احادیث میں موجود نام کی بجائے مسیح موعود کا لفظ ایجاد کیا گیا۔

اب میں آپ کو مرزا غلام احمد قادیانی کی ہی ایک تحریر پیش کر کے ثابت کروں گا کہ وہ مسیح موعود بھی نہیں ہے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی رقمطراز ہے:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

"پہلے نبیوں کی کتابوں اور احادیث نبویہ میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت یہ انتشار نورانیت اس حد تک ہوگا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائے گا۔ اور نابالغ بچے نبوت کریں گے۔ اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے۔"

(ضرورۃ الامام مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 475)

اب ہمارا مطالبہ صرف اتنا ہے کہ صرف ایک حدیث ایسی پیش کر دی جائے جس میں یہ لکھا ہو کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت یہ انتشار نورانیت اس حد تک ہوگا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائے گا۔ اور نابالغ بچے نبوت کریں گے۔ اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے۔ اگر ایسی کوئی حدیث نہ ملے تو یاد رکھیے نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ

"مَنْ يَقُلْ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ"

"یعنی جو شخص میرے نام سے وہ بات بیان کرے جو میں نے نہیں کہی تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔"

(صحیح بخاری حدیث نمبر 109)

نبی کریم ﷺ کی طرف ایک ایسی بات جو نبی ﷺ نے نہیں کہی منسوب کر کے بموجب فرمان رسول ﷺ مرزا قادیانی جہنمی قرار پاتا ہے اور امام مہدی یا مسیح موعود کوئی جہنمی نہیں ہو سکتا۔ اگر قادیانی حضرات کوئی ایسی روایت پیش بھی کر دیں تو تب بھی یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ مرزا قادیانی کے دور میں کسی نابالغ بچے نے نبوت کی ہو اور ان لوگوں نے اسے نبی مانا ہو۔ پس ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نہ تو وہ امام مھدی ہے اور نہ ہی مسیح ابن مریم جن کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے پیش گوئی فرمائی تھی۔

(۴) کیا قادیانی سربراہ خلیفۃ المسلمین ہے؟

محترم قارئین! جس گروہ کو اس کے کفریہ عقائد کی بنا پر امت مسلمہ اجتماعی طور پر زندیق اور مرتد قرار دے چکی ہو مسلمان کہلوانے کا بھی حق ختم کر چکی ہو اس بدترین گروہ کے سربراہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کو خلیفۃ المسلمین سمجھنا اور قرار دینا کیا معنی رکھتا ہے ہاں خلیفۃ الزندیقین اور مرتدین کہا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں ویسے بھی دنیا کا یہ واحد گروہ ہے کہ جن کے پاس دنیا کے کسی بھی خطے کی حکومت نہیں ہے اور بذات خود عیسایوں کے ملک میں پناہ گزین ہیں اور یہود و نصاری کی چھتری تلے اسلام اور امت مسلمہ کے خلاف ریشہ دیوانیوں میں مصروف ہیں تو ایسے گروہ کو خلیفۃ المسلمین تو دور کی بات مسلمان کہنے اور سمجھنے والا شخص بذات خود دارہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

قارئین کرام! اب آپ کے سامنے وہ دلائل پیش کرتا ہوں جن سے واضح ہوگا کہ قادیانیوں کا امت مسلمہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں بلکہ یہ یہود و نصاریٰ کی طرف سے اسلامی تعلیمات کو مسخ کرنے کے لئے حقیقی اسلام کے نام پر پروان چڑھایا گیا پودا ہے یہی وجہ ہے کہ قادیانیوں کے دوسرے خلیفہ بشیر الدین محمود جو مرزا قادیانی کا بڑا بیٹا بھی ہے اس نے کہا تھا کہ

”حضرت مسیح موعود نے فرمایا! ان کا اسلام اور ہے ہمارا اور، ان کا خدا اور ہے اور ہمارا اور، ہمارا حج اور ہے اور ان کا حج اور۔ اسی طرح ان سے ہر بات میں اختلاف ہے۔“

(روزنامہ الفضل قادیاں 21 اگست 1917 صفحہ 8)

مزید ایک مقام پر لکھتا ہے کہ

”حضرت مسیح موعود کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں آپ نے فرمایا یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں (مسلمانوں) سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا اور چند ایک مسائل میں ہے آپ (مرزا قادیانی) نے فرمایا! اللہ تعالی کی ذات، رسول کریم ﷺ، قرآن، نماز روزہ، حج، زکوۃ غرض کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ہمیں ان سے اختلاف ہے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

(اخبار الفضل قادیاں 30 جولائی 1931)

محترم قارئین! ایک مشہور روایت ہے کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ

((موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے بہتر ۷۲ فرقے تھے اور میری قوم میں تہتر ۷۳ فرقے ہوں گے اور ان میں سے فقط ایک فرقہ جنتی ہوگا۔ یہ سن کر صحابہ کرامؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! وہ گروہ کونسا ہوگا؟ تو نبی رحمت علیہ السلام نے فرمایا جو میرے اور میرے صحابہ کے نقش قدم پر چلے گا۔ او کما قال رسول اللہ ﷺ))

(رواہ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سنن ابوداؤد جامع ترمذی)

اس حدیث مبارکہ سے واضح ہوتا ہے کہ امت محمدیہ تہتر ۷۳ فرقوں پر مشتمل ہوگی جبکہ اس کے برعکس مرزا قادیانی تمام تہتر فرقوں کو پلید اور جہنمی قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ

"درمیانی زمانہ جو آنحضرت ﷺ کے زمانہ سے بلکہ تمام خیرالقرون کے زمانہ سے بعد میں ہے اور مسیح موعود کے زمانہ سے پہلے ہے یہ زمانہ فیج اعوج کا زمانہ ہے یعنی ٹیڑھے گروہ کا زمانہ جس میں خیر نہیں مگر شاذ و نادر۔ یہی فیج اعوج کا زمانہ ہے جس کی نسبت آنحضرت ﷺ کی یہ حدیث ہے لیسوا منی ولست منھم۔ یعنی نہ یہ لوگ مجھ میں سے ہیں اور نہ میں ان میں سے ہوں یعنی مجھے ان سے کچھ بھی تعلق نہیں یہی زمانہ ہے جس میں ہزار ہا بدعات اور بے شمار ناپاک رسومات اور ہر قسم کے شرک خدا کی ذات اور صفات اور افعال میں گروہ در گروہ پلید مذہب جو تہتر تک پہنچ گئے پیدا ہو گئے۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 140 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 226)

انگریز لیفٹیننٹ گورنر کے نام درخواست میں آنجہانی مرزا قادیانی اپنا اور اپنی جماعت کا تعارف کرواتے ہوئے لکھتا ہے کہ

"چونکہ مسلمانوں کا ایک نیا فرقہ جس کا پیشوا اور امام اور پیر یہ راقم (مرزا قادیانی) ہے پنجاب اور ہندوستان کے اکثر شہروں میں پھیلتا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جاتا ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 188 طبع جدید)

محترم قارئین! اب دیکھیے کہ فرمان نبوی ﷺ کے مطابق تو امت تہتر فرقوں پر مشتمل ہے اوران تہتر میں سے ایک ناجی جماعت ہوگی اور بہتر گمراہ ہوں گے جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی اس کے برعکس تمام تہتر فرقوں کو نہ صرف پلید قرار دے رہا ہے بلکہ ایک نئے چوہترویں فرقے کی بنیاد رکھ رہا ہے جس کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ ایک اور جگہ پر اپنی جماعت کو فرقہ جدیدہ قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ

''اور تیسرا امر جو قابل گزارش ہے وہ یہ ہے کہ میں گورنمنٹ عالیہ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ فرقہ جدیدہ جو برٹش انڈیا کے اکثر مقامات میں پھیل گیا ہے جس کا میں پیشوا اور امام ہوں گورنمنٹ کے لیے ہرگز خطرناک نہیں ہے اور اس کے اصول ایسے پاک اور صاف اور امن بخش اور صلح کاری کے ہیں کہ تمام اسلام کے موجودہ فرقوں میں اس کی نظیر گورنمنٹ کو نہیں ملے گی۔ جو ہدایتیں اس فرقہ کے لیے میں نے مرتب کی ہیں جن کو میں نے ہاتھ سے لکھ کر اور چھاپ کر ہر ایک مرید کو دیا ہے کہ ان کو اپنا دستور العمل رکھے وہ ہدایتیں میرے اس رسالہ میں مندرج ہیں جو ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں چھپ کر عام مریدوں میں شائع ہوا ہے۔ جس کا نام تکمیل تبلیغ مع شرائط بیعت ہے جس کی ایک کاپی اسی زمانہ میں گورنمنٹ میں بھی بھیجی گئی تھی ۔۔۔۔۔۔ اور میری جماعت جیسا کہ میں آگے بیان کروں گا جاہلوں اور وحشیوں کی جماعت نہیں ہے بلکہ اکثر ان میں اعلیٰ درجہ کے تعلیم یافتہ اور علوم مرجہ کے حاصل کرنے والے اور سرکاری معزز عہدوں پر سرفراز ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ انھوں نے چال چلن اور اخلاق فاضلہ میں بڑی ترقی کی ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ تجربہ کے وقت سرکار انگریزی ان کو اوّل درجہ کے خیرخواہ پاوے گی ۔۔۔۔۔۔۔۔ غرض یہ ایک

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ایسی جماعت ہے جو سرکار انگریزی کی نمک پروردہ اور نیک نامی حاصل کردہ اور مورد مراحم گورنمنٹ ہے۔"

(اشتہار "بحضور لیفٹیننٹ گورنر بہادر دام اقبالہ" مندرجہ مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 195 تا 197)

قارئین کرام! امت مسلمہ میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو یہ کہے کہ اسے مکہ اور مدینہ میں امن اور سکون نہیں ملتا کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہی کہ

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ ۝ فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَقَامُ إِبْرَاهِيمَ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا

(سورہ آلعمران: ۹۷،۹۸)

ترجمہ از تفسیر صغیر: سب سے پہلا گھر جو تمام لوگوں کے (فائدہ کے) لئے بنایا گیا تھا وہ ہے جو مکہ میں ہے وہ تمام جہانوں کے لئے برکت والا (مقام) اور (موجب) ہدایت ہے اس میں کئی روشن نشانات ہیں (وہ) ابراہیم کی قیام گاہ ہے اور جو اس میں داخل ہو امن میں آجاتا ہے۔

وَضَرَبَ اللهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً (سورہ النحل: ۱۱۳)

ترجمہ از تفسیر صغیر: اور اللہ (تمہیں سمجھانے کے لئے) ایک بستی کا حال بیان کرتا ہے۔ جسے (ہر طرح سے) امن حاصل ہے (اور) اطمینان نصیب ہے۔

محترم قارئین! اسی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے مرزا بشیر الدین لکھتا ہے کہ

"اس جگہ بستی سے مراد مکہ مکرمہ ہے۔"

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں مکہ شہر کی قسم اٹھاتے ہوئے فرماتا ہے کہ

وَهَٰذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ ۝ (سورہ التین: ۴)

ترجمہ از تفسیر صغیر: اور اس امن والے شہر (مکہ) کو بھی

لیکن مرزا قادیانی اس کے برعکس لکھتا ہے کہ

"میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میری اور میری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جماعت کی پناہ اس سلطنت کو بنا دیا ہے۔ یہ امن جو اس سلطنت (برطانیہ) کے زیر سایہ ہمیں حاصل ہے نہ یہ مکہ معظمہ میں مل سکتا ہے اور نہ مدینہ میں اور نہ سلطان روم کے پایہ تخت قسطنطنیہ میں۔''

(تریاق القلوب صفحہ 28 مندرجہ قادیانی خزائن جلد 15 صفحہ 156)

محترم قارئین! جس طرح اسلام کے دو حصے ہیں اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور محمد رسول اللہ ﷺ کی اطاعت۔ اسی طرح مرزا قادیانی نے بھی اپنے مذہب کے دو حصے بیان کیے ہیں چنانچہ مرزا صاحب قادیانی اپنے مذہب کا اظہار کرتے ہوئے رقمطراز ہے کہ

''سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں' دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں پناہ دی ہو۔ سو وہ سلطنت

برطانیہ ہے۔''

(شہادت القرآن صفحہ 84 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 380)

قارئین کرام! مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد لکھتا ہے کہ

''ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو تو مانتا ہے مگر محمد (ﷺ) کو نہیں مانتا اور یا محمد (ﷺ) کو تو مانتا ہے پر مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔''

(کلمۃ الفصل صفحہ 110 از بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

اسی طرح قادیانی اخبار الفضل لکھتا ہے کہ

''غیر احمدیوں کی ہمارے مقابلہ میں وہی حیثیت ہے جو قرآن کریم ایک مومن کے مقابلہ میں اہل کتاب کی قرار دے کر تعلیم دیتا ہے کہ ایک مومن اہل کتاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عورت کو بیاہ لا سکتا ہے مگر مومنہ عورت کو اہل کتاب سے نہیں بیاہ سکتا۔ اسی طرح ایک احمدی غیر احمدی عورت کو اپنے حبالہ عقد میں لا سکتا ہے، مگر احمدی عورت شریعت اسلام کے مطابق غیر احمدی مرد کے نکاح میں نہیں دی جا سکتی ----- حضور (مرزا صاحب قادیانی) فرماتے ہیں:

غیر احمدی کی لڑکی لے لینے میں حرج نہیں ہے، کیونکہ اہل کتاب عورتوں سے بھی نکاح جائز ہے، بلکہ اس میں فائدہ ہے کہ ایک اور انسان ہدایت پاتا ہے۔ اپنی لڑکی غیر احمدی کو نہ دینی چاہیے۔ اگر ملے تو لے لو، بے شک لینے میں حرج نہیں اور دینے میں گناہ ہے۔ (الحکم ۱۴ اپریل ۱۹۲۰ء)۔“

(اخبار الفضل قادیاں مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۹۲۰ء)

مزید قادیانی اخبار الفضل مرزا قادیانی کے بڑے بیٹے اور قادیانیوں کے دوسرے خلیفہ میاں بشیر الدین محمود کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

”ایک شخص کے سوالات کے ----- حضرت میاں محمود احمد صاحب نے مندرجہ ذیل جوابات لکھے۔

سوال: کیا جو شخص احمدی کہلاتا ہے، چندہ بھی دیتا ہے، تبلیغ بھی کرتا ہے لیکن حضرت مسیح موعود کے حکم صریحی کے خلاف کہ غیر احمدی کو اپنی لڑکی دینا جائز نہیں۔ اپنی لڑکی کا نکاح کر دیتا ہے۔ وہ ایک ہی حکم کے توڑنے سے مسیح موعود کے منکروں میں سے ہو سکتا ہے؟

جواب: جو شخص اپنی لڑکی کا رشتہ غیر احمدی لڑکے کو دیتا ہے میرے نزدیک وہ احمدی نہیں، کوئی شخص کسی کو غیر مسلم سمجھتے ہوئے اپنی لڑکی اس کے نکاح میں نہیں دے سکتا۔

سوال: جو نکاح خواں ایسا نکاح پڑھاوے اس کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب: ایسے نکاح خواں کے متعلق ہم وہی فتویٰ دیں گے جو اس شخص کی نسبت

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

دیا جاسکتا ہے۔ جس نے ایک مسلمان لڑکی کا نکاح ایک عیسائی یا ہندو لڑکے سے پڑھ دیا ہو۔

سوال: کیا ایسا شخص جس نے غیر احمدیوں سے اپنی لڑکی کا رشتہ کیا ہے دوسرے احمدیوں کی شادی میں مدعو ہو سکتا ہے؟

جواب: ایسی شادی میں شریک ہونا بھی جائز نہیں۔

(الفضل قادیاں جلد ۸ نمبر ۸۸ مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۲۱ء)

قارئین کرام! قادیانیوں نے پہلی بار مسلمانوں سے اپنی الگ شناخت باؤنڈری کمشن کے سامنے ۱۹۴۶ء میں ظاہر کی جس کی بنیاد پر ضلع گورداسپور انڈیا کا حصہ بنا اور کشمیر کو انڈیا سے ملانے کے لیے انڈیا کو واحد زمینی راستہ ملا اس کی تفصیل پیش کرنے سے پہلے آپ کے سامنے تحریک پاکستان میں قادیانیوں کے کردار پر چند حوالہ جات پیش کرنا چاہتا ہوں ملاحظہ فرمائیں۔ قادیانیوں کا دوسرے خلیفہ اور مرزا غلام احمد قادیانی کے بڑے بیٹے بشیر الدین محمود کا ایک بیان ان کے آفیشل اخبار الفضل میں ۱۹۴۴ کو کچھ یوں شائع ہوا کہ

"پس مسیح موعود کا ایک الہام ہے آریوں کا بادشاہ۔ اگر ہم آریوں کو الگ کر دیں اور مسلمانوں کو الگ تو حضرت مسیح موعود کا یہ الہام کس طرح پورا ہو سکتا ہے پس ضروری ہے کہ ہندوستان کے سب لوگ متحد رہیں اگر ہندوستان نے الگ الگ ٹکڑوں میں تقسیم ہو جانا تھا تو حضرت مسیح موعود پاکستان کے بادشاہ کہلاتے آریوں کے بادشاہ نہ کہلاتے اس لیے بے شک مسلمان زور لگاتے رہیں جس مادی قسم کا پاکستان وہ چاہتے ہیں کبھی نہیں بن سکتا۔"

(بیان بشیر الدین محمود الفضل 8 جون 1944)

اللہ کے فضل و کرم سے پاکستان بن بھی گیا اور قائم و دائم بھی ہے بشیر الدین محمود کی طرف سے الہام کی تشریح کے مطابق مرزا جی کے الہام آریوں کا بادشاہ کو جھوٹا ثابت کر کے مرزا جی کے منہ پر کالک مل گیا خیر آگے بڑھتے ہیں بشیر الدین محمود کا ایک اور بیان ملاحظہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کریں جو ۵ اپریل ۱۹۴۷ کے الفضل میں ''اکھنڈ ہندوستان'' کے عنوان سے اس طرح موجود ہے کہ

''ہندوستان جیسی مضبوط بیس جس قوم کو مل جائے اس کی کامیابی میں کوئی شک نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ کی اس مشیت سے کہ اس نے احمدیت کے لیے اتنی وسیع بیس مہیا کی ہے پتہ لگتا ہے کہ وہ سارے ہندوستان کو ایک سٹیج پر جمع کرنا چاہتا ہے اور سب کے گلے میں احمدیت کا جوا ڈالنا چاہتا ہے اس لیے ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہندو مسلم سوال اٹھ جائے اور ساری قومیں سیر و شکر ہو کر رہیں تا ملک کے حصے بخرے نہ ہوں بے شک یہ کام بہت مشکل ہے مگر اس کے نتائج بھی بہت شاندار ہیں اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ساری متحد ہوں تا احمدیت اس وسیع بیس پر ترقی کرے چنانچہ اس رویا میں اس طرف اشارہ ہے ممکن ہے عارضی طور پر افتراق پیدا ہو اور کچھ وقت کے لیے دونوں قومیں جدا جدا رہیں مگر یہ حالت عارضی ہوگی اور ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ جلد دور ہو جائے۔''

(بیان بشیر الدین محمود الفضل 5 اپریل 1947)

آیئے مزید آگے بڑھتے ہیں قادیانی اخبار الفضل مئی ۱۹۴۷ کے ایک اور شمارے میں بشیر الدین محمود کا ایک بیان کچھ اس طرح شائع ہوا کہ

''میں قبل ازیں بتا چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی ہے لیکن اگر قوموں کی غیر معمولی منافرت کی وجہ سے عارضی طور پر الگ بھی کرنا پڑے تو یہ اور بات ہے بسا اوقات عضو ماؤف کو ڈاکٹر کاٹ دینے کا مشورہ بھی دیتے ہیں لیکن یہ خوشی سے نہیں ہوتا بلکہ مجبوری اور معذوری کے عالم میں اور صرف اس وقت ہوتا ہے جب کوئی چارہ نہ ہو اور اگر پھر یہ معلوم ہو جائے کہ اس ماؤف عضو کی جگہ نیا لگ سکتا ہے تو کون جاہل انسان اس کے لیے کوشش نہیں کرے گا۔ اسی طرح ہندوستان کی تقسیم پر اگر ہم رضامند ہوئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح جلد متحد ہو جائے۔''

(الفضل 16 مئی 1947 صفحہ 2)

قارئین کرام! اب آپ باونڈری کمشن کے سامنے پارسیوں کی طرح قادیانیوں کی طرف سے مسلمانوں سے الگ شناخت کے مطالبے کا ثبوت بھی ملاحظہ فرمائیں چنانچہ ۱۳ نومبر ۱۹۴۶ کے الفضل میں قادیانیوں کے اس وقت کے خلیفہ بشیرالدین محمود کا بیان کچھ یوں شائع ہوتا ہے کہ

''گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ ہم سے بھی مشورہ لے اور ہمارے حقوق کا بھی خیال رکھے ہماری جماعت ہندوستان میں سات آٹھ لاکھ کے قریب ہے مگر ہماری جماعت کے افراد اس طرح پھیلے ہوئے ہیں ان کی آواز کی کوئی قیمت نہیں سمجھی جاتی لیگ ہمیں اپنے اندر شامل نہیں کرنا چاہتی اور کانگریس میں ہم شامل نہیں ہونا چاہتے اس کے مقابلہ میں پارسی ہندوستان میں تین لاکھ کے قریب ہیں لیکن حکومت کی طرف سے ایک پارسی وزیر سنٹر میں مقرر کر دیا گیا ہے اور ان کی جماعت کو قانونی جماعت تسلیم کر لیا گیا ہے حالانکہ ہماری جماعت ان سے دگنی بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے میں نے دہلی میں ایک انگریز افسر کو کہلا بھیجا کہ ہم شکوہ نہیں کرتے لیکن حکومت نے جو فیصلہ کیا ہے وہ نہایت غیر منصفانہ ہے انہوں نے پارسیوں کا قانونی وجود تسلیم کیا مگر احمدیوں کا نہیں حالانکہ تم ایک ایک پارسی لاؤ میں اس کے مقابلہ میں دو دو احمدی پیش کرتا چلا جاؤں گا صرف اس لیے کہ ہماری جماعت بولتی نہیں اور ہماری جماعت دوسروں کی طرح لڑتی نہیں ہمارے حقوق کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ اس نے کہا ہم آپ کی جماعت کو ایک مذہبی جماعت سمجھتے ہیں۔ میرے نمائندے نے اس کو جواب دیا بے شک ہم ایک مذہبی جماعت ہیں مگر کیا ہم نے ہندوستان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں رہنا ہے یا نہیں اور کیا ہندوستان کی سیاست کا اثر ہم پر نہیں پڑتا۔ دوسرا جواب اس کا یہ ہے کہ کیا پارسی مذہبی جماعت نہیں اور عیسائی مذہبی جماعت نہیں ان کے آدمی پارسی اور عیسائی کر کے لیے گئے ہیں یا کسی سیاسی جماعت کے نمائندے کر کے۔"

(الفضل 13 نومبر 1946)

قارئین کرام! جب قادیانیوں کے خودساختہ نبی نے اپنے گروہ کو چوہتروان فرقہ قرار دے کر امت مسلمہ سے الگ کر دیا جب قادیانیوں کے مصلح موعود اور دو نمبر خلیفہ خود عیسائیوں، پارسیوں اور ہندووں کی طرح مسلمانوں سے الگ اپنی جماعت کی شناخت پیش کر دی تو کس بنا پر قادیانی خود کو مسلمان اور اپنے جعلی خلیفہ کو خلیفۃ المسلمین قرار دے سکتے ہیں۔ یاد رکھئے ان لوگوں کا امت مسلمہ سے کوئی تعلق نہیں بلکہ یہ وہ راندہ درگاہ گروہ ہے جسے امت مسلمہ نے دھتکار دیا ہے۔

قارئین کرام! آپ کے سامنے بتوفیق الٰہی قادیانیوں کے بیعت کے ڈرامے کی اصل حقیقت آپ کے سامنے واضح کر دی ہے امید ہے کہ اب ان کے کافر زندیق اور مرتد ہونے میں آپ کو کسی بھی قسم کا شک وشبہ باقی نہیں رہے گا

نوٹ: اس تحریر میں دیے گے تمام حوالہ جات سو فیصد درست ہیں اگر کوئی دوست حوالہ دیکھنے کا خواہشمند ہو تو راقم سے رابطہ کر سکتا ہے۔

راقم عبداللہ لطیف کا نمبر 0304/0313-6265209

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مورخ اسلام ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ

(افکار و جہات)

تحریر: مولانا حمید اللہ خان عزیز۔ ایڈیٹر ماہنامہ مجلہ "تفہیم الاسلام"۔ احمد پور شرقیہ

کر نئے رنگ سے تخلیق قوانین سحر
ظلمت شب تو بہر طور گزر جائے گی

اسے بجا طور پر اہل اسلام کی خوش بختی سے تعبیر کرنا چاہیے کہ انہیں ڈاکٹر محمد بہاء الدین صاحب جیسا مؤرخ و محقق، ادیب و دانشور میسر آیا ہے۔ ان سے فکر وفن کے متعلق جو مباحث سامنے آتے ہیں۔ ان میں کہیں تو انہیں حضرت مولانا محمد حسن بٹالوی رحمہ اللہ کی توسیع کہا جاتا ہے تو کہیں شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کی خدمات کا تسلسل اور مورخ اہل حدیث حضرت مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمہ اللہ کی خوبیوں کا مرکب بتایا جاتا ہے۔ بلاشبہ حضرت ڈاکٹر صاحب اپنی ذات میں ایک انجمن، تاریخ اور حوالوں کے بادشاہ ہیں کہ ہزاروں حوالے از بر، جو کثیر المطالعہ ہیں۔ ان گنت کتابیں مع مولفین قلب و ذہن کی لائبریری میں نقش ہیں۔ وہ تو ایک اہل حدیث کے مایہ ناز قلم کار ہیں۔ تاریخ اہل حدیث اور تاریخ ختم نبوت ایسے تاریخی موضوعات جس خوبی سے ادبی پیرائے میں بیان کرتے ہیں وہ انہی کا خاصہ ہے۔ تحریک ختم نبوت پر پچھتر (۷۵) جلدیں لکھ چکے ہیں۔ جن میں تریسٹھ (۶۳) جلدیں منظر عام پر آ چکی ہیں۔ جو اس اعتبار سے منفرد بھی ہیں کہ ماضی قریب اور عصر حاضر کی رواں تاریخ نویسی کے حوالے سے عصری ادب میں اس کی نظیر کم ہی ملے گی۔

ڈاکٹر صاحب دور حاضر کی بہت بڑی علمی شخصیت ہیں کہ انہوں نے گزشتہ نصف صدی کے دوران قلم و قرطاس کے ذریعے تاریخ کے سینے پر ان مٹ نقوش مرتسم کیے ہیں۔ وہ پاک و ہند اور برطانیہ کے چوٹی کے اساطین علم میں شمار کیے جاتے ہیں۔ "تحریک ختم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبوت'' اور ''تاریخ اہل حدیث'' کی ترتیب واشاعت میں ان کے افکار و جہات کا سلسلہ بہت وسیع ہو چکا ہے یہی وجہ ہے کہ اہل علم و دانش انہیں تحریک ختم نبوت اور تاریخ اہل حدیث کے مؤرخ کے طور پر جانتے ہیں۔

''تحریک ختم نبوت''......دل آویز مرقع:۔

ڈاکٹر صاحب ایک صاحب طرز ادیب اور صاحب اسلوب مورخ ہیں۔ان کا سلسلہ کتب ''تحریک ختم نبوت'' تاریخ کا دل آویز مرقع ہے۔معروف عالمی سکالر ڈاکٹر صہیب حسن (لندن) لکھتے ہیں:

''ڈاکٹر بہاؤ الدین ﷾ نے تاریخ تحریک ختم نبوت تو مرتب و مدون کرتے ہوئے جو سلسلہ مضامین سے سلسلہ کتب کی شکل میں وسعت پذیر ہے، محض واقعہ نگاری نہیں کی ہے بلکہ اس سلسلے کا معمولی سا مطالعہ بھی غمازی کرتا ہے کہ موصوف نے خون جگر نچوڑ کر تاریخ کے اس باب کے جملہ تقاضوں کی تکمیل کے لیے سعی بلیغ کی ہے۔ چنانچہ اس دل آویز مرقع میں برصغیر کی مختلف حماقتوں اور افراد کا کردار نظر آتا ہے اور ان کی فکر کا واضح عکس بھی۔اس میں بہت سے معلوم واقعات کے نامعلوم پس منظر کا پتہ چلتا ہے۔مختلف حوادث کی درمیانی گم شدہ کڑیوں کا سراغ ملتا ہے۔اہم بات یہ ہے کہ کوئی بات ادعاءِ محض پر مبنی نظر نہیں آتی جو بھی بیان کیا مدلل اور مستند ہے۔''

اس دستاویزی تحریر میں بہت سے مخلص کارندوں اور خدامان دین پر لگائے گئے بے جا الزامات کی قلعی کھلتی ہے تو بہت سے مدعیان سرفروشی کے تاریخ سازانہ کارناموں کی نقاب کشائی ہے۔اس آئینے میں ''تحریکِ ختم نبوت'' کے نشیب و فراز اور ماضی کے حقیقت سے قریب تر بلکہ ہو بہو خدوخال نظر آتے ہیں۔سب سے اہم اور مفید امر یہ ہے کہ ''تحریک ختم نبوت'' کے کارپرداز علماء کی تحریروں، مباحثوں، مناظروں اور مباہلوں کا ذکر کردہ اور منقولہ تفصیلات میں ایسا زبردست علمی مواد اور سرمایہ اکٹھا اور یکجا ہو گیا ہے۔جو دعاۃ و مبلغین، علماء وطلباء (دین) کے لیے علمی دلائل کا بیش قیمت ذخیرہ و خزانہ کہلا سکتا ہے۔یہ علمی مواد آج بھی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

معاندین کی بہتری، پرفریب تشکیکات وشبہات کے ازالے کا سامان ہے۔ استدلال کی قوت اور مخالفین کے علمی تعاقب ومواخذے کی صلاحیتیں بخشنے والی ہے۔''

موصوف ڈاکٹر صاحب مزید رقم طراز ہیں:

''(کہ اس ضخیم کتاب کے مطالعے سے) جہاں ختم نبوت کا دفاع کرنے والے بزرگان اور علماء دین کی بے پناہ دینی غیرت وحمیت کا اندازہ ہوتا ہے، وہیں ان کی گہری علمی بصیرت وصلاحیت بھی معلوم ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کو جزائے خیر اور بلند درجات عطا فرمائے کہ انہوں نے متنبّی قادیان کی وحی شیطانی کے ایک ایک شبے اور مغالطے کا بھرپور تعاقب اور پوسٹ مارٹم کیا ہے۔ ان کے دلائل واستدلات میں حسین علمی جواہر ہیں۔ قادیانی متنبّی کی تضاد بیانیوں کی بے مثال علمی واصولی گرفت ہے۔ اس کی دروغ گوئی اور افترا پردازی کے پختہ شواہد ہیں۔ قادیانی تلبیسات میں نصوص کتاب وسنّت کی تحریفات اور اس کی جھوٹی مضحکہ خیز پیشین گوئی کا پردہ چاک کیا گیا ہے کہ اگر قادیانی امت کا بھی کوئی فرد حسین لڑی میں پروئے ہوئے ان مجموعہ ہائے مضامین کے اور تاریخ کا منصفانہ مطالعہ کرے تو اسے یہ اعتراف کرنے میں چنداں دیر نہیں لگے گی کہ قادیانی نبی بلاشبہ دجال وکذاب تھا۔''

(ہفت روزہ ''اہل حدیث'' لاہور۔ ۲۲/اپریل ۲۰۱۱ء)

ہرگز نہ میرد آں کہ دلش زندہ شد بہ عشق
ثبت است بر جریدہ عالمِ دوامِ ما

زیرک نقاد اور جرأت رندانہ:

ڈاکٹر صاحب اپنی تحریروں اور کتب میں زیرک نقاد کی حیثیت سے اپنی شناخت رکھتے ہیں وہ تحقیق کو پورے وثوق سے برتنے پر قادر ہیں۔ وہ آنے والی نسل کے لیے حقیقی سرمایہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چھوڑ کر جانا چاہتے ہیں۔ وہ اسے ظاہر و باطن، داخل و خارج اور مقرون و مجرد کی ثنویت سے آلودہ نہیں کرنا چاہتے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی علمی زندگی ایک ٹھوس اور مستحکم حقیقت کے طور پر ہمارے تاریخی منظر نامے پر نظر آئی ہے اور محض وہم وگمان اور خیال وقیاس کی سیمیا معلوم نہیں ہوتی بلکہ وہ ایک ایسی ہمہ جہت شخصیت کے مالک ہیں جو تاریخی مسودات پر ایک زیرک نقاد کی حیثیت سے جرأت رندانہ کے ساتھ نظر آتے ہیں اور ان موضوعات کو نقطہ پرکار بنا، انہیں دوام بخشتے ہیں۔

ایک سوال بڑے عرصے سے گردش کر رہا تھا کہ ختم نبوت کے ڈاکو مرزا قادیانی ملعون پر پہلا فتویٰ تکفیر کس کا تھا؟ ڈاکٹر صاحب نے تاریخ کے دلائل سے ثابت کیا کہ مرزا قادیانی اور اس کی جماعت پر متفقہ فتویٰ تکفیر پہلے پہل علمائے اہل حدیث کے حصے میں آیا اور اسی چیز یا حقیقت کو اجاگر کرنے کے لیے انہیں لاکھوں صفحات کھنگالنے پڑے اور اپنے مدعا کو انہوں نے پچھتر (۷۵) کتب کی صورت میں عالم اسلام کے سامنے پیش کر دیا۔ ڈاکٹر صاحب نے یہ معرکہ آراء خدمت عمر کے تاریخ کو زندہ کر دیا ہے۔ کیوں کہ گزشتہ دو دہائیوں سے ایسی ایسی جماعتیں سر اٹھا رہی ہیں جو قادیانیوں کی تردید میں علمائے اہل حدیث کی مساعی کے منکر ہیں۔

کسی کی خدمات کو اپنے کھاتے میں ڈالنا آسان ہے لیکن اسے اس دور کے حالات و واقعات کے مطابق ثابت کرنا بھی تو ضروری ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ''تحریک ختم نبوت'' میں اہل اسلام کے تمام مکاتب فکر نے اپنا حصہ ڈالا۔ مگر یہ عظیم کام برابری کی بنیاد پر نہیں ہوا۔ کسی کا حصہ زیادہ تو کسی کا تھوڑا۔

اس حقیقت کو ڈاکٹر بہاء الدین ﷾ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''مرزا غلام احمد کے دعاوی نے ردعمل کے طور ہندوستان میں تحفظ ختم نبوت کی تحریک شروع ہوئی اور اپنے اپنے مقام اور وقت پر ہندوستان کے بے شمار علماء و مشائخ نے مرزا غلام احمد کے دعاوی کی تردید اور مسلمہ عقائد مسلمین کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تائید کا کام کیا، ان بزرگوں میں ہندوستان میں پائے جانے والے مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کے اکابر شامل تھے۔"

(تحریک ختم نبوت۔ جلد:۱،ص۲۳)

جو لوگ محض بغض درونی کے سبب تاریخ کا حلیہ بگاڑ رہے ہیں وہ قادیانیت کی تردید کے بجائے "تحریک ختم نبوت" کی تاریخ کو مشکوک بنانے میں مصروف عمل ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے کہ وہ تاریخ کی حقیقت کو ٹھنڈے دل سے قبول کر سکیں۔

بقول شاعر:

یہ منصب ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں ؟

جناب ڈاکٹر بہاء الدین حفظہ اللہ "سب سے پہلا متفقہ فتویٰ تکفیر" کی تاریخی حیثیت اور یار لوگوں کی تشکیکی دلائل پر عمدہ انداز میں نقد کرتے ہوئے یوں لکھتے ہیں:

"بعض بزرگوں کا کہنا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی پر کفر کا فتویٰ سب سے پہلے ۱۳۰۱ھ (۱۸۸۴ء) میں علمائے لدھیانہ نے لگایا تھا، جس سے "تحریک ختم نبوت" کا آغاز ہوا۔ ہم ایک عرصہ سے اس فتویٰ کی تلاش میں تھے کہ دیکھیں کہ وہ دستاویز کتنی بڑی ہے؟ کس کس کی مہر سے مزین ہے؟ اور کون کون سے دلائل سے ۱۸۸۴ء کے مرزا غلام احمد قادیانی کے کس کس دعوے کی تردید کرتے ہوئے اسے کافر گردانا گیا ہے۔"

لدھیانوی خاندان کے وارثوں میں ایک بزرگ نے حال ہی میں اس موضوع پر قلم اٹھایا اور "ہندوستان میں سب سے پہلا فتویٰ تکفیر" کے نام سے ایک کتاب لکھی۔ ہم نے بڑی دلچسپی سے اس کتاب کا مطالعہ بہ این امید کیا کہ مصنف اس فتویٰ تکفیر کی دستاویز سامنے لائیں گے جو بقول بعض عالم اسلام میں مرزا غلام احمد پر ۱۸۸۴ء میں دیا جانے والا سب پہلا فتویٰ تکفیر ہے۔ کتاب پڑھ کر افسوس ہوا کہ فاضل مصنف نے یہ دستاویز پیش نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فرمائی۔ تاہم انہوں نے اس دستاویز کے موضوع اور مشمولات کا تعارف اپنی کتاب میں بایں الفاظ کرایا ہے:

”اب یہاں پر علماء لدھیانہ کی طرف سے مرزا غلام احمد قادیانی پر فتویٰ تکفیر کی تفصیلات بیان کی جاتی ہیں۔ مرزا کا اپنے آپ کو مسیح موعود کہنا، معجزات قرآن کا انکار اور پیغمبروں کی نانیاں دادیاں کو فاحشہ بتلانا۔“

(فتاویٰ قادریہ، ص:۲۵)

فتاویٰ قادریہ کے مصنف مولانا لدھیانوی ص ۲۶ پر مختصر اوجہ تکفیر بیان فرماتے ہیں:

”......یعنی جو کفریات اس کے صاف صاف آیات قطعیات کے مخالف ہیں، ان پر ان کے ایمان کی بنیاد ہے۔ جیسا کہ ”ازالہ اوہام“ میں عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو یوسف نجار کا بیٹا لکھا ہے اور جو اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ان کے معجزات مثل احیاء اموات وغیرہ وغیرہ جس کا ذکر قرآن شریف میں موجود ہے، ان سب کو قادیانی مشرکانہ خیالات لکھ کر منکر قرآن ہو کر اپنا کفر ظاہر کر کے زمرہ مرتدین میں داخل ہوا۔“

(فتاویٰ قادریہ، ص۲۶)

مولانا محمد لدھیانوی کی اس تحریر سے پتہ چلتا ہے کہ کس بنیاد پر مرزا غلام احمد پر کفر کا فتویٰ دیا تھا۔“

(سب سے پہلا فتویٰ تکفیر، ص ۶۷)

یہ اقتباس جس کی عبارت کہیں کہیں بے ربط سی محسوس ہوتی ہے۔ مذکورہ کتاب سے نقل مطابق اصل ہے۔ صرف غیر ضروری باتوں کو نقطے (......) ڈال کر حذف کیا گیا ہے۔

اس عبارت کے مطابق لدھیانہ کے علماء نے ۱۸۸۴ء میں مرزا غلام احمد پر اس

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

لیے کفر کا فتویٰ لگایا تھا کہ وہ خود کو مسیح موعود کہتا ہے۔ معجزاتِ قرآن کا انکار کرتا ہے۔ پیغمبروں کی نانیوں دادیوں کو فاحشہ بتاتا ہے اور مسیح علیہ السلام کو یوسف نجار کا بیٹا قرار دیتا ہے۔ آیئے ہم دیکھیں کہ ۱۸۸۴ء کے مرزا غلام احمد کے عقائد و نظریات میں یہ باتیں شامل تھیں یا مضمون ابھی در باطن شاعر تھا۔

۱۸۸۴ء تک مرزا غلام احمد کی کتاب ''براہین احمدیہ'' (چہار جلد) کے علاوہ کوئی قابل ذکر کتاب شائع نہیں ہوئی تھی۔ اس ''براہین احمدیہ'' کے متعلق مولانا ابوالحسن علی ندوی (علیہ الرحمہ) فرماتے ہیں کہ اس میں مرزا صاحب حضرت مسیح علیہ السلام سے آسمان پر جانے اور دوبارہ اترنے کا اقرار کرتے ہیں۔ یعنی وہ حیات مسیح کے قائل ہیں اور خود مسیح یا مثیل مسیح ہونے کے قائل نہیں۔ نیز یہ کہ اس کتاب میں مرزا غلام احمد، حضور نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کے قائل ہیں اور کسی جدید نبوت اور وحی کا انکار کرتے ہیں۔''

(قادیانیت، مطالعہ و جائزہ۔ص:۹۔۵۸)

اور مرزا غلام احمد خود بھی لکھتا ہے کہ:

''میں نے براہین احمدیہ میں یہ بھی اعتقاد ظاہر کیا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پھر واپس آئیں گے۔''

(روحانی خزائن، ایام الصلح، جلد:۱۴، ص۲۷۲)

ان دو حوالوں سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ ''براہین احمدیہ'' کے زمانے کا مرزا غلام احمد نہ وفات مسیح علیہ السلام کا قائل تھا اور نہ خود مسیح یا مثل مسیح ہونے کا دعوے دار تھا۔ یہ دعاوی پہلی مرتبہ اس نے اپنے رسائل فتح الاسلام اور توضیح المرام میں کیے تھے جو ۱۸۹۱ء میں شائع ہوئے تھے اور پیغمبروں کی نانیوں اور دادیوں کے متعلق مرزا غلام احمد کے مکروہ ریمارکس اس کے بھی بعد کی بات ہے اور ''ضمیمہ انجام آتھم'' میں شائع ہوئے تھے جو ۱۸۹۶ء کی تصنیف ہے گویا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۸۸۴ء میں جن وجوہ کی بنا پر بقول مصنف کتاب مذکور مرزا غلام احمد پر لدھیانویوں نے کفر کا فتویٰ لگایا وہ ۱۸۹۰ء تک بھی اس کے عقائد میں موجود نہیں تھیں۔ جب بنیاد موجود نہ ہو تو عمارت کیسے کھڑی کی جاسکتی ہے۔ مزید سنیے! مولانا دلاوری رحمہ اللہ نومبر ۱۸۸۴ء (۱۳۰۲ھ) میں ہونے والی مرزا غلام احمد کی دوسری شادی کے ضمن میں لکھتے ہیں:

"یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ مرزا صاحب ایسے وقت میں جب کہ علمائے امت نے ہنوز مرزا صاحب کے کفر وارتداد کا فتویٰ صادر نہیں کیا تھا اور مرزا صاحب بھی اب تک اپنے نہ ماننے والوں کو کافر قرار نہیں دیتے تھے، کسی مسلمان کو (بارات کے) ساتھ نہ لے گئے ہوں۔"

(رئیس قادیان، ج۱، ص:۸۶)

قارئین! دیکھ لیں، ایک طرف کہا جاتا ہے کہ ۱۳۰۱ھ (۱۸۸۴ء) میں لدھیانہ کے علماء نے مرزا غلام احمد پر فتویٰ تکفیر جاری کر دیا تھا اور دوسری طرف مولانا دلاوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ۱۳۰۲ھ میں بھی علماء امت کی طرف سے تکفیر مرزا کا فتویٰ صادر نہیں ہوا تھا۔ ہم کیا کہیں؟ دونوں طرف بڑے لوگ ہیں۔ تاہم سیدھی سی بات تو یوں لگتی ہے کہ یا تو فتویٰ موجود نہیں تھا یا مولانا دلاوری رحمہ اللہ لدھیانہ والوں کو زمرۂ علماء میں شمار نہیں سمجھتے تھے۔"

(تحریک ختم نبوت، ج۱، ص۱۲۹۔۱۳۱)

مؤرخانہ وادیبانہ شخصیت:

دشت تنہائی میں پھوٹے ہیں مارے آبلے
ہم سرابِ وقت کو رنگِ حنا دیتے رہے

مورخ ایک بڑا ادیب ہوتا ہے جو مشاہیر کے کارناموں کے اسباب ونتائج پر بحث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے۔ بحیثیت مؤرخ اسلام حضرت علامہ ڈاکٹر بہاء الدین ﷾ اپنی دل پذیر کتب کے ذریعے مشاہیر (اسلام) کے علمی کارناموں، خدمات اور تذکارِ حسنہ کو زمانے کی گرد سے بچانے کے لیے انہیں محفوظ کر رہے ہیں۔ وہ حیلہ جویانہ طرزِ عمل، منافقانہ فکری رویوں سے کوسوں دور رہ کر علم دوستی، اعلیٰ اخلاقی اقدار اور فراخدلانہ طرزِ عمل سے تاریخ کی خدمت کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ ان کا اصل موضوع تاریخ اور تاریخی شخصیات ہیں۔ اس ضمن میں انہوں نے ''تحریک ختم نبوت'' کے اولین مجاہدین کے تذکرہ سے ہمیں متعارف کروایا۔ تاریخ میں ملمع سازی کرنے والوں کا پردہ چاک کیا۔ ان کی تاریخ سے وابستگی دیکھیے کہ ہزاروں نادر تحریریں اور قصہ پارینہ بن جانے والی کتب منظرِ عام پر آ گئیں۔

ڈاکٹر صاحب ﷾ کی اس عظیم خدمت پر مورخ اہل حدیث مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمہ اللہ نے لکھا:

> ''ہم ڈاکٹر بہاء الدین کو بہ صمیم قلب مبارک باد پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے تحریک تحفظ ختم نبوت کے ابتدائی دور کے موضوع پر قلم اٹھایا اور اس کی تفصیلات سے لوگوں کو آگاہ کرنا ضروری سمجھا۔ یہ باتیں اکثر لوگوں کے علم سے اوجھل تھیں۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کو جزائے خیر سے نوازے۔ آمین یا رب العالمین''

آج شناورانِ تاریخ کو حضرت ڈاکٹر صاحب کی شخصیت پر فخر ہے کہ انہوں نے ''ختم نبوت'' کی تحریک کو علمی ارمغانوں کی صورت میں مرتب کر کے نوجوان نسل کو قادیانیت کے دجل و فریب سے بھرپور انداز میں آشنا کرایا ہے۔ وہ علمائے کرام جن کی تردید قادیانیت میں بے پناہ خدمات تھیں مگر وہ بعض الناس کی تاریخ سازی کی وجہ سے پردہ اخفاء میں چلے گئے تھے۔ ''تحریک ختم نبوت'' نے انہیں ''خدام ختم نبوت'' کی سنہری لڑی میں لا کھڑا کیا۔ اس کی بہترین جزاء ان شاء اللہ، اللہ تعالیٰ ہی انہیں عنایت فرمائیں گے اور آئندہ مورخ بھی یہ بات لکھے گا کہ ''تاریخ ختم نبوت'' و ''تاریخ اہل حدیث'' کا مصنف وہ شخصیت ہے کہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جس نے عنایت باری تعالیٰ سے اس پیرانہ سالی میں لاکھوں صفحات تحریر وترتیب دیئے۔ غافل لوگوں کو اپنی تاریخ سے روشناس کرایا۔ دیکھیے اپنی ایک تحریر میں تاریخ سے پردہ اٹھاتے ہوئے خدمات اہل حدیث کے زریں باب کا یوں تعارف کراتے ہیں:

''جب ۱۸۹۱ء میں مرزا غلام احمد کے غلط عقائد منظر عام پر آ گئے تو مولانا بٹالوی رحمہ اللہ نے ایک استفتاء مرتب کیا اور حضرت میاں صاحب سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ سے اس کا جواب حاصل کیا۔ پھر برصغیر کے کونے کونے کا سفر کر کے علماء کو فتنہ قادیانیت سے آگاہ کیا اور حضرت سید محمد نذیر حسین رحمہ اللہ کا فتویٰ ان کے سامنے رکھ کر معاملے کی حقیقت سمجھائی۔ ۱۸۹۱ء کے برصغیر میں آج کے ذرائع رسل ورسائل نہ تھے۔ ذرائع مواصلات بھی محدود تھے۔ نہ ہر طرف ریل گاڑیاں جاتی تھیں، نہ سڑکوں کے وہ جال تھے جو آج نظر آتے ہیں، نہ ٹرینوں کی وہ فراوانی تھی جو آج ہے، نہ بسوں کی بہتات تھی، نہ تیز رفتار کاریں، اس کے باوجود اللہ کے اس بندے نے جون، جولائی اور اگست کے گرم موسم میں ہزاروں میل کا سفر کیا۔ وہ لکھنؤ، بنارس اور دہلی گئے۔ وہ پٹنہ، سیالکوٹ اور راولپنڈی گئے۔ وہ کسی تنظیم کے نمائندے نہیں تھے۔ جو انہیں ٹی اے، ڈی اے ادا کرتی۔ وہ اپنے اوقات اور اموال صرف کر کے اس لیے ہر جگہ پہنچے کہ برصغیر کے تمام مکاتب فکر کے علماء کو ساتھ لے کر چلا جائے۔ وہ جہاں جہاں گئے، وہاں کے علماء کے سامنے سید محمد نذیر حسین محدث رحمہ اللہ کا فتویٰ رکھا اور زبانی وضاحتیں کر کے اسی پر علماء سے تائیدی دستخط کروائے۔ اس فتوے سے پہلے دیوبندی بزرگوں کا یہ حال تھا کہ بقول مولانا خلیل احمد سہارن پوری رحمہ اللہ ان کے مشائخ شروع میں مرزا صاحب کے ساتھ ''حسن ظن رکھتے اور اس کے بعض ناشائستہ اقوال کی تاویل کر کے کمال حسن پر حمل کرتے رہتے تھے۔'' (عقائد علمائے دیوبند اور حسام الحرمین، ص: ۲۶۸) اور حضرت مولانا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ حضرت گنگوہی رحمہ اللہ شروع میں نرم تھے۔ مرزا کی طرف سے تاویلیں کرتے تھے۔

(مجالس حکیم الامت مع ملفوظات مرتبہ: مفتی محمد شفیع، ص:۲۷۹)

اللہ بھلا کرے محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ کا کہ اس نے ان بزرگوں کو سید محمد نذیر حسین رحمہ اللہ کا فتویٰ دکھا کر مرزا کے کذاب اور دجال ہونے کا قائل کیا اور پھر ان بزرگوں کی فراست کا بھی کیا کہنا کہ جب انہوں نے عندالوقت کا فتویٰ دیکھ لیا تو اس پر بلاچوں وچرا ''یہ جواب صحیح ہے'' لکھ دیا۔

یاد رہے کہ یہاں بٹالوی صاحب رحمہ اللہ کے فتوے کی تائید میں یہ الفاظ مولوی رشید احمد گنگوہی مرحوم کے ہیں جو اس سے پہلے مرزا صاحب کو مرد صالح قرار دیا کرتے تھے۔ اسی لیے مرزا غلام احمد ساری عمر یہ کہتا رہا کہ ''فتنہ تکفیر کا تمام تر بوجھ نذیر حسین پر ہے۔'' باقی لوگوں نے تو اس کی مطابقت یا اس کے اغوا سے میرے کافر ہونے کے فتوے پر دستخط کر دیئے ہیں۔''

(تحریک ختم نبوت، ج۱، ص۱۴۰۔۱۴۱)

خدمات کے اعتراف کا تسلسل:

حضرت ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ عظیم ادیب ہیں اور ادب شناسوں کا ایک بڑا طبقہ انہیں عظیم دانشوروں میں شمار کرتا ہے۔ علمی میدان میں ان کی تصنیفی و تالیفی مہارت اور تخلیقی بہاؤ کے آگے ہیئت وصنف کا امتیاز بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں تو میں انتہائی وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ ایسے لوگ کم کم ہی دکھائی دیتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی اسی عظمت کے باعث پاک و ہند اور برطانیہ میں ان کے اعزاز میں تقاریب برپا ہو رہی ہیں۔ انہیں پیش کی جانے والی شیلڈوں کی تعداد درجنوں میں ہے۔ میں نے ڈاکٹر صاحب کی علمی خدمات پر تفصیلی مقالہ لکھا ہے جس کا تعارف پھر کبھی ان شاء اللہ۔ آخر میں محسن اہل حدیث میرے نہایت ہی مکرم مولانا عبدالصمد معاذ حفظہ اللہ ہمارے شکریے کے مستحق ہیں کہ انہوں نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں اپنے ادارے ''ختم نبوت ریڈر کلب پاکستان'' کے زیر اہتمام اور اپنی جماعت مرکزی جمعیت اہل حدیث فیصل آباد کی زیر سرپرستی ڈاکٹر صاحب کی خدمات کے اعتراف میں ایک خصوصی تقریب منعقد کی تھی۔ ورنہ شخصیات مرجاتی ہیں۔ کسی اخبار یا چینل کو ان پر پروگرام کرنے کی بھی توفیق نہیں ہوتی۔ ایسی ہی معاشرتی صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے شاعر نے کہا تھا:

اسپ تازی شدہ مجروح بہ زیر پالان
طوقِ زرین ہمہ در گردنِ خری بنیم

☆......☆......☆

نام کتاب: خطبات ختم نبوت

مصنف: قاری محمد اکرم ربانی (ایم۔اے)

سفیر ختم نبوت قاری محمد اکرم ربانی (ایم اے) ختم نبوت فورم اہلحدیث پاکستان کے مرکزی جنرل سیکرٹری ہیں اور طویل عرصہ سے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لیے سوشل میڈیا پر اور انفرادی واجتماعی حیثیت سے ایک ذمہ دار سپاہی کی طرح برسرپیکار ہیں انہوں نے مسلسل عقیدہ ختم نبوت کے موضوع پر سولہ خطبات دیے جنہیں بعدازاں کتابی صورت میں مرتب کر کے خطبات ختم نبوت کے نام سے شائع کیا ہے۔

کتاب ملنے کا پتہ: مرکز ثمامہ بن اثال (۱۱۰) بارہ ایل چیچہ وطنی ضلع ساہیوال۔

قاری اکرم ربانی 03006891652

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

امت مسلمہ اور قادیانیوں کے عقیدہ ختم نبوت میں بنیادی فرق

تحریر: عبید اللہ لطیف

محترم قارئین! امت مسلمہ اور قادیانیوں کے عقیدہ ختم نبوت میں صرف یہی فرق ہے کہ مسلمان جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو آخری نبی مانتے ہیں جبکہ اس کے برعکس قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کو آخری نبی مانتے ہیں۔ قادیانی اجرائے نبوت اور امکان نبوت کی بحث صرف لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے کرتے ہیں جبکہ وہ نبی ﷺ کے بعد صرف ایک ہی نبی کے قائل ہیں یعنی ان کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کے بعد مرزا قادیانی کے علاوہ نہ کوئی نبی آیا ہے اور نہ آ سکتا ہے۔ قادیانیوں کا یہ عقیدہ ان کے لٹریچر سے پیش کرنے سے پہلے امت مسلمہ کا عقیدہ ختم نبوت قرآن وحدیث کی روشنی میں پیش کرتا ہوں تاکہ بات سمجھنے میں آسانی ہو۔

عقیدہ ختم نبوت قرآن وحدیث کی روشنی میں:۔

محترم قارئین! اللہ رب العزت نے اپنے تمام انبیاء ورسل کو ایک جگہ جمع کر کے وعدہ لیا کہ اگر تمھاری نبوت کے دوران میرا آخری نبی آ جائے تو تمھیں نہ صرف اس پر ایمان لانا ہوگا بلکہ ہر طرح سے اس کی مدد بھی کرنا ہوگی۔ یعنی اس کے دور نبوت میں تمھاری نبوت نہیں چل سکے گی۔ اس بات کا تذکرہ رب ذوالجلال نے قرآن مقدس میں اس طرح کیا ہے کہ

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ ؕ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ (آل عمران 81)

جب اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے عہد لیا کہ جو کچھ میں تمھیں کتاب وحکمت سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوں، پھر تمھارے پاس وہ رسول آئے جو تمھارے پاس کی چیز کو سچ بتائے تو تمھارے لیے اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا ضروری ہے۔ فرمایا کہ تم اس کے اقراری ہو اور اس پر میرا ذمہ لے رہے ہو؟ سب نے کہا: ہمیں اقرار ہے۔ فرمایا: تو اب گواہ رہو میں بھی تمھارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ کی ابتدائی آیات میں متقین کی صفات کا تذکرہ کرتے ہوئے جن چیزوں کو ایمان کی شرائط کے طور پر بیان کیا ہے، ان میں سابقہ انبیاء علیہم السلام اور ان پر نازل ہونے والی کتب، نبی رحمت ﷺ اور قرآن مقدس پر ایمان لانا ہے۔ اگر کوئی نبی بعد میں بھی آنا ہوتا تو اللہ تعالیٰ یہاں پر اس کا تذکرہ ضرور فرما دیتے۔ جہاں تک تعلق ہے عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ آمد کا تو وہ بطور اُمتی ہی نازل ہوں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ (البقرة:6)

اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں اس پر جو آپ پر اتارا گیا اور جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

ایک اور مقام پر اللہ رب العزت نے اپنے پیارے پیغمبر سید الاولین والآخرین امام الانبیاء، خاتم النبیین ﷺ کا نام لے کر آپ کو آخری نبی قرار دیتے ہوئے فرمایا:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (الاحزاب:60)

تمھارے مَردوں میں سے محمد (ﷺ) کسی کے باپ نہیں، لیکن آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو بخوبی جانتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان تمام آیات کریمہ سے مسئلہ ختم نبوت بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ یہاں پر یہ بھی یاد رہے کہ منکرین ختم نبوت ''خاتم النبین'' کا معنیٰ ''نبیوں پر مہر لگانے والا'' کرتے ہیں۔ اگر یہ مفہوم تسلیم کر لیا جائے تو معنیٰ یہ کرنا پڑے گا کہ نبی رحمت علیہ السلام نے پہلے انبیاء کی تصدیق وتائید کر کے ان پر مہر لگا دی۔ بعد میں نبوت کا دعویٰ کرنے والوں کو تو آپ نے کذاب اور دجال قرار دیا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ خاتم النبین کا صحیح مفہوم تو نبیوں کے سلسلے کو ختم کرنے والا ہی بنتا ہے، کیونکہ نبی رحمت نے اپنے فرامین میں لَا نَبِيَّ بَعْدِي کہہ کر اس مفہوم کو واضح کر دیا ہے۔

آیئے! ذرا ان فرامین نبویہ ﷺ کا بھی مطالعہ کریں جن میں عقیدہ ختم نبوت کی وضاحت موجود ہے:

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لِي خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ: أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ))

(صحیح بخاری کتاب المناقب حدیث نمبر 3532)

یعنی میرے پانچ نام ہیں۔ میں محمد، احمد، اور ماحی ہوں (یعنی مٹانے والا ہوں) کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ کفر کو مٹائے گا اور میں حاشر ہوں کہ تمام انسانوں کا (قیامت کے دن) میرے بعد حشر ہوگا۔ اور میں ''عاقب'' ہوں یعنی خاتم النبین ہوں، میرے بعد کوئی نیا نبی دنیا میں نہیں آئیگا۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَتَمَّهَا وَأَكْمَلَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَيَقُولُونَ لَوْ لَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْاَنْبِيَآءَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ))

میری مثال اور دوسرے انبیاء کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے ایک گھر بنایا اور اس کو کمال و تمام تک پہنچایا مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگوں نے اس کے اندر جانا شروع کیا تو تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے: کاش! یہ اینٹ کی جگہ بھی خالی نہ ہوتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس اینٹ کی جگہ ہوں۔ میں آیا اور پیغمبروں کی آمد کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ سب انبیاء پر اللہ کی رحمت اور سلامتی ہو۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبًا مِنْ ثَلٰثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ))

(صحیح مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ 7342، صحیح بخاری 3609)

قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ قریباً تیس دجال و کذاب پیدا نہ ہو جائیں۔ ان میں سے ہر ایک گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

((وَاِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِيْ اُمَّتِيْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِيْ بِالْمُشْرِكِيْنَ وَحَتّٰى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِي الْاَوْثَانَ وَاِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ كَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيُّ اللّٰهِ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِ اللّٰهِ))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(سنن ابوداود، کتاب الفتن والملاحم: 3710، جامع ترمذی، کتاب الفتن 2145)

جب میری امت میں تلوار رکھ دی جائے گی تو وہ اس سے روز قیامت تک نہ اٹھائی جائے گی اور قیامت قائم نہ ہوگی حتی کہ میری امت کے بعض قبائل مشرکوں کے ساتھ نہ مل جائیں اور بتوں کی عبادت نہ کرنے لگیں۔ اور بے شک عنقریب میری امت میں تیس کذاب پیدا ہوں گے ان میں سے ہر ایک یہ گمان کرے گا کہ وہ اللہ کا نبی ہے۔ جبکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور میری امت کا ایک گروہ حق پر رہے گا اور وہ غالب ہوں گے۔ جو ان کی مخالفت کریں گے وہ ان کو ضرر نہ پہنچا سکیں گے حتی کہ اللہ کا حکم آجائے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

خَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُخَلِّفُنِيْ فِي النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ؟ قَالَ أَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامِ ؟ غَيْرَ اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ

(صحیح مسلم، کتاب الفضائل 6218، صحیح بخاری 4416)

رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں اپنا نائب مقرر کیا۔ جب آپؐ غزوہ تبوک کو تشریف لے گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ آپؐ مجھ کو عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم اس بات پر خوش نہیں کہ تمھارا درجہ میرے ہاں ایسا ہی ہو جیسے ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام کے ہاں تھا۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((كَانَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ آخَرُ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَسَيَكُوْنَ الْخُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوْنَ))

(صحیح بخاری، کتاب الاحادیث الانبیاء)

ترجمہ: بنی اسرائیل کے انبیاء ان کی سیاسی رہنمائی بھی کیا کرتے تھے۔ جب بھی ان کا کوئی نبی فوت ہو جاتا تو اس کی جگہ دوسرا نبی آ جاتا لیکن یاد رکھو میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا مگر نائبین بکثرت ہوں گے۔

ایک اور حدیث مبارکہ میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِيْ وَلَا نَبِيَّ))

(جامع ترمذی کتاب الرویا رواہ انس بن مالک 2198)

رسالت اور نبوت کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے۔ میرے بعد اب نہ کوئی رسول ہے اور نہ کوئی نبی۔

اس حدیث مبارکہ میں نبی اور رسول دونوں کی نبی آخر الزمان ﷺ کے بعد آنے کی نفی کی گئی ہے۔ آیئے ذرا اس بات پر غور کریں کہ نبی اور رسول میں کیا فرق ہوتا ہے۔ اس ضمن میں اس دور کے سب سے بڑے کذاب داعی نبوت مرزا قادیانی کا اپنا بیان بھی قابل توجہ ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی رقم طراز ہے:

"خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ کوئی رسول دنیا میں مطیع اور محکوم ہو کر نہیں آتا بلکہ وہ مطاع اور صرف اپنی اس وحی کا متبع ہوتا ہے جو اس پر بذریعہ جبرائیل نازل ہوتی ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 576، منمولہ روحانی خزائن جلد 3 ص 411)

قادیانی دجال نبی کی تعریف میں یوں رقم طراز ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”نبی کے معنی صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو اور شرف مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو، شریعت کا لانا اس کے لیے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع ہو۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 138 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 306)

محترم قارئین! قادیانی دجال کے مندرجہ بالا بیانات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ رسول صاحب شریعت کا متبع ہوتا ہے اور نہ ہی وہ نئی شریعت اپنے ساتھ لاتا ہے۔ ان دونوں معنوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے حدیث کے الفاظ پر توجہ دیں تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ نبی کریم ﷺ کے بعد نہ صاحب شریعت نبی آ سکتا ہے اور نہ ہی صاحب شریعت رسول، رسول اور نبی دونوں کے آنے کی نفی کی ہے۔ جب کہ مرزا قادیانی نے نہ صرف نبوت کا دعویٰ کیا ہے بلکہ صاحب شریعت ہونے کا بھی مدعی ہے۔

محترم قارئین! ان تمام احادیث سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں۔ ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور جو بھی دعویٰ نبوت کرے گا وہ بمطابق فرمان نبوی کذاب و دجال ہوگا (اسی لیے ہم بھی آئندہ صفحات میں مرزا قادیانی کو قادیانی کذاب اور قادیانی دجال کے نام سے لکھیں اور پکاریں گے)۔ اگر کوئی انسان اتنے واضح اور بین دلائل کے باوجود عقیدہ ختم نبوت کا منکر ہوتا ہے اور نبی رحمت علیہ السلام کے بعد کسی اور کو شریعتی یا غیر شریعتی، ظلی یا بروزی نبی مانتا ہے تو وہ نہ صرف کھلم کھلا قرآن و حدیث کا انکار کرتا ہے بلکہ وہ دائرہ اسلام سے ہی خارج ہے، کیونکہ اس پر اجماع صحابہ اور اجماع امت ہے، جس کی واضح دلیل تو یہ ہے کہ دور نبوی میں ہی جب مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا اور نبی کریم ﷺ کے پاس پیغام بھیجا کہ میں آپ کو نبی مانتا ہوں لیکن اس نبوت میں میں بھی حصہ دار ہوں۔ آدھی زمین نبوت کے لیے میری ہے اور آدھی آپ کی تو نبی کریم ﷺ نے جواب میں اسے کذاب کے لقب سے پکارا اور پھر طلیحہ اسدی جس نے کلمہ بھی پڑھا تھا اور شرف صحابیت بھی حاصل ہوا لیکن بعد میں مرتد ہو کر دعویٰ نبوت کر دیا تو دور

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

صدیقی میں ان کے خلاف کھلا اعلان جنگ کیا گیا اور ان مرتدین سے کئی جنگیں ہوئیں۔ جس کے نتیجہ میں سینکڑوں صحابہ کرام اور امت مسلمہ کے جرنیل صحابہ شہید ہوئے۔ مسیلمہ کذاب کو وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ نے واصل جہنم کیا اور طلیحہ اسدی سچی توبہ کر کے دوبارہ مسلمان ہو گیا۔ نیز نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ میں ہی یمن میں اسود عنسی نے دعویٰ نبوت کیا تو حکم نبویؐ کے تحت اسے بھی فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ نے واصل جہنم کیا۔ الغرض یہ واقعات ثابت کرتے ہیں کہ اب جو بھی دعویٰ نبوت کرے گا وہ دجال اور کذاب ہوگا وہ اور اس کے پیروکار دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہوں گے اور ایسے لوگوں کے ساتھ وہی سلوک کرنا چاہیے جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں کیا۔

قادیانیوں کا عقیدہ ختم نبوت

محترم قارئین! اب آپ قادیانیوں کا عقیدہ ختم نبوت قادیانی لٹریچر سے ملاحظہ فرمائیں چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ

"اور اہل اسلام کے اہل کشف مسیح موعود کو جو آخری خلیفہ اور خاتم الخلفاء ہے صرف اس بات میں ہی آدم سے مشابہ قرار نہیں دیا کہ چھٹے دن کے آخر میں پیدا ہوا اور مسیح موعود چھٹے ہزار کے آخر میں پیدا ہوگا۔"

(حقیقۃ الوحی مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 209)

اسی طرح ایک اور مقام پر لکھتا ہے کہ

"غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے صرف میں ہی ایک فرد مخصوص ہوا ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں ان کو حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے صرف میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔"

(حقیقۃ الوحی مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 406,407)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک اور مقام پر مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ

"مسیح موعود کے کئی نام ہیں منجملہ ان کے ایک نام خاتم الخلفاء ہے یعنی ایسا خلیفہ جو سب سے آخر آنے والا ہو۔"

(چشمہ معرفت مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 حاشیہ صفحہ 333)

ایک جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اپنی مشابہتیں گنواتے ہوئے مرزا جی یوں رقمطراز ہیں کہ

"چودھویں خصوصیت یسوع مسیح میں یہ تھی کہ وہ باپ کے نہ ہونے کی وجہ سے بنی اسرائیل میں سے نہ تھا مگر بایں ہمہ موسوی سلسلہ کا آخری پیغمبر تھا جو موسیٰ کے بعد چودھویں صدی میں پیدا ہوا۔ ایسا ہی میں بھی خاندان قریش میں سے نہیں ہوں اور چودھویں صدی میں مبعوث ہوا ہوں اور سب سے آخر ہوں"۔

(تذکرۃ الشہادتین، رخ 20 صفحہ 35)

اسی کتاب میں اپنے آپ کو سلسلہ محمدیہ کا آخری نبی قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ

"دو قسم کے مرسَل من اللہ قتل نہیں ہوا کرتے (1) ایک وہ نبی جو سلسلہ کے اول پر آتے ہیں جیسا کہ سلسلہ موسویہ میں حضرت موسیٰ اور سلسلہ محمدیہ میں ہمارے سید و مولی آنحضرت ﷺ (2) دوسرے وہ نبی اور مامور من اللہ جو سلسلہ کے آخر میں آتے ہیں جیسے سلسلہ موسویہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سلسلہ محمدیہ میں یہ عاجز"۔

(تذکرہ الشہادتین، رخ 20 صفحہ 69، 70)

یعنی مرزا قادیانی اپنے آپ کو اسی طرح سلسلہ محمدیہ کا آخری نبی لکھ رہا ہے جیسے سلسلہ موسویہ (یعنی بنی اسرائیل) کے آخری نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے۔ اسی بات کو مرزا جی دوسرے رنگ میں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

"غرض حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بنی اسرائیل کی نبوت کا خاتمہ ہو گیا، پہلی کتابوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں بھی اللہ نے وعدہ دیا تھا کہ بنی اسماعیل میں بھی ایک سلسلہ اسی سلسلہ کا ہم رنگ پیدا ہوگا" (اور آگے لکھا) "پس جیسے وہاں خاتم مسیح ہے، یہاں بھی خاتم الخلفاء ہے"۔

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 475)

مرزا غلام احمد قادیانی اپنی بعثت کا مقصد منسوخی جہاد بیان کرتے ہوئے اور خود کو عیسیٰ علیہ السلام کی طرح نبی ﷺ کے آخر میں مبعوث ہونے کا اعلان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

"پس اللہ تعالیٰ کی مصلحتوں نے اس بات کا تقاضہ کیا کہ وہ لڑائی اور جہاد کو منسوخ کر دے اور اسی طرح اپنے بندوں پر رحم کرے اور اللہ تعالیٰ کی یہ سنت پہلے لوگوں میں بھی جاری رہی ہے۔ چنانچہ اس سے قبل بنی اسرائیل پر بھی ان کے جہاد کی وجہ سے طعن کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کے زمانہ کے آخر میں حضرت مسیح کو مبعوث کیا اور اس طرح اس نے دکھا دیا کہ نقطہ چینی کرنے والے ہی خطا کار تھے۔ اب میرے رب نے نبی اکرم ﷺ کے زمانہ کے آخر میں مجھے مبعوث کیا اور اس زمانہ کی مقدار حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیانی زمانہ کی مقدار کے مشابہ بنا دیا اور اس میں سوچ بچار کرنے والوں کے لئے ایک بڑا نشان ہے اور میری بعثت اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت کا مقصد ایک ہی ہے اور وہ مقصد اصلاح اخلاق اور جہاد کو ممنوع قرار دینا۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 417,418 طبع جدید دو جلدوں والی)

قارئین کرام! مندرجہ بالا تحریر میں مرزا قادیانی نے ایک طرز سے آخری شرعی نبی ہونے کا دعویٰ بھی کر دیا ہے۔ ایک تو عیسیٰ علیہ السلام صاحب شریعت رسول تھے اور مرزا جی خود کو انہی کے مشابہ قرار دے رہے ہیں دوسرا شریعت محمدیہ میں جہاد و قتال فرض ہے لیکن مرزا جی جہاد و قتال کو منسوخ قرار دے رہے ہیں جبکہ کسی بھی شرعی حکم کو صاحب شریعت رسول کے علاوہ کوئی بھی منسوخ نہیں کر سکتا اور مرزا جی جہاد و قتال کو منسوخ کر کے بالواسطہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طور پر صاحب شریعت رسول ہونے کا عملی طور پر دعویٰ کر رہے ہیں۔

مرزا جی ایک مقام پر خود کو تمام راہوں میں سے آخری راہ قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ

”مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے“۔

(کشتی نوح مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 61)

قارئین کرام! سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَثَلِيْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءَ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنىٰ دَارًا فَاَتَمَّهَا وَاَكْمَلَهَا اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهَا وَيَقُوْلُوْنَ لَوْ لَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِوَسَلَّمَ فَاَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْاَنْبِيَاءَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ))

میری مثال اور دوسرے انبیاء کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے ایک گھر بنایا اور اس کو کمال و تمام تک پہنچایا مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگوں نے اس کے اندر جانا شروع کیا تو تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے: کاش! یہ اینٹ کی جگہ بھی خالی نہ ہوتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس اینٹ کی جگہ ہوں۔ میں آیا اور پیغمبروں کی آمد کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ سب انبیاء پر اللہ کی رحمت اور سلامتی ہو۔

محترم قارئین! مرزا غلام احمد قادیانی بھی اپنے آپ کو آخری اینٹ قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ

”اور اس عمارت میں ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی یعنی منعم علیہم پس خدا نے ارادہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فرمایا کہ اس پیشگوئی کو پورا کرے اور آخری اینٹ کے ساتھ بنا کو کمال تک پہنچادے پس میں وہی اینٹ ہوں“۔

(خطبہ الہامیہ، رخ 16 صفحہ 178)

قارئین کرام! یہ تو تھی مرزا جی کی اپنی تحریریں جن میں وہ خود کو آخری خلیفہ، آخری نبی، آخری اینٹ اور آخری راہ قرار دے رہا ہے اب مرزا جی کی انہی تحریروں کو سمجھ کر قادیانی جماعت کے بڑوں نے جو عقیدہ اختیار کیا وہ بھی پیش کیے دیتے ہیں۔

قادیانی جماعت کے آفیشل رسالے تشحیذ الاذہان ۱۹۱۶ کے فروری کے شمارے میں نبی آخرالزمان کے نام سے ایک مضمون شائع ہوا جس میں مرزا جی کی انہی تحریروں کی بنیاد پر مرزا جی کو نبی آخرالزماں قرار دیا گیا۔ چنانچہ مضمون نگار ”آخری سب سے مسیح موعود ہے“ کی سرخی جما کر لکھتا ہے کہ

"اس کے بعد اب ضروری خیال کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود کی تحریروں سے یہ دکھاوں کہ حضرت مسیح موعود نبیوں میں سے آخری نبی، آخری مسیح، آخری کڑی، آخری راہ، آخری نور ہیں۔"

(رسالہ تشحیذ الاذہان صفحہ 5 ماہ فروری 1916)

اسی طرح تشحیذ الاذہان کے اگست ۱۹۱۷ کے شمارے میں لکھا ہے کہ

"آنحضرت ﷺ کے بعد صرف ایک ہی نبی کا ہونا لازم ہے۔"

مرزا غلام احمد قادیانی کا بڑا بیٹا بشیر الدین محمود جو قادیانیوں کا دوسرا خلیفہ بھی ہے نے خطبہ دیتے ہوئے کہا کہ

”اس لئے ہم اس امت میں صرف ایک ہی نبی کے قائل ہیں۔"

(انوار العلوم جلد 2 صفحہ 460)

مرزا بشیر الدین محمود کی زیر ادارت شائع ہونے والے رسالے تشحیذ الاذہان میں تو صراحت کے ساتھ ظلی بروزی نبی بھی ایک ہی ہونا قرار دیا گیا ہے جو قادیانیوں کے نزدیک

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد قادیانی ہے چنانچہ تشحیذ الاذہان میں لکھا ہے کہ

"پس جس طرح خاتم الانبیاء میں تعدد جائز نہیں، اسی طرح خاتم نبوت ظلیہ میں بھی تعدد کسی طرح جائز نہیں، بلکہ ضروری ہے کہ ایک ہی ہو، پس معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ کی امت میں جو شخص بھی نبی ہو وہ ضرور ہے کہ خاتم نبوت ظلیہ ہو، اور خاتم نبوت ظلیہ ضرور ہے کہ صرف ایک ہی ہو، ہاں ظل غیر اتم میں کثرت جائز ہے اظلال اپنی ظلیت کے مطابق نبوت سے حصہ پا سکتے ہیں جو جزوی نبوت ہے لیکن جزوی نبوت نبوت نہیں، پس ثابت ہوا کہ امت محمدیہ میں ایک سے زیادہ نبی کسی صورت نہیں آسکتے چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اپنی امت میں سے صرف ایک نبی اللہ آنے کی خبر دی ہے جو مسیح موعود ہے (یعنی قادیانیوں کے مطابق مرزا غلام احمد۔ ناقل) اور اس کے سوا قطعاً کسی کا نام نبی اللہ یا رسول اللہ نہیں رکھا اور نہ کسی اور نبی کے آنے کی آپ نے خبر دی ہے بلکہ لا نبی بعدی فرما کر اوروں کی نفی کر دی اور کھول کر بیان فرما دیا کہ مسیح موعود کے سوا میرے بعد قطعاً کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا"۔

(تشحیذ الاذہان۔ قادیان، مارچ 1914، صفحہ 31، زیر ادارت مرزا بشیر الدین محمود)

مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد جسے قادیانی قمر الانبیاء کہتے ہیں لکھتا ہے کہ

"اگر آپ کے بعد بھی بہت سے نبی آجاتے تو پھر آپ کی شان لوگوں کی نظروں سے گر جاتی کیونکہ آپ کے بعد بہت سے نبیوں کے ہونے کے یہ معنی ہیں کہ نعوذ باللہ محمد رسول اللہ ﷺ کا درجہ اتنا معمولی ہے کہ بہت سے لوگ محمد رسول اللہ ﷺ بن سکتے ہیں کیونکہ جو کوئی ظلی نبی ہوگا وہ بوجہ نبی کریم ﷺ کے تمام کمالات حاصل کر لینے کے محمد رسولؐ ہی کہلائے گا۔ پس اس لئے اُمتِ محمدیہؐ میں صرف ایک شخص نے نبوت کا درجہ پایا اور باقیوں کو یہ رتبہ نصیب نہیں ہوا کیونکہ ہر ایک کا یہ کام نہیں اتنی ترقی کر سکے۔ بیشک اس امت میں بہت سارے ایسے لوگ پیدا ہوئے جو علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کے حکم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ماتحت انبیائے بنی اسرائیل کے ہم پلہ تھے لیکن ان میں سوائے مسیح موعود (یعنی مرزا قادیانی) کے کسی نے نبی کریم کی اتباع کا اتنا کامل نمونہ نہیں دکھایا کہ نبی کریم کا کامل ظل کہلا سکے اس لئے نبی کہلانے کے لئے صرف مسیح موعود (یعنی مرزا قادیانی) مخصوص کیا گیا"۔

(کلمۃ الفصل، صفحہ 116)

قارئین کرام بندہ ناچیز نے بفضلہ تعالی دلائل بینہ سے ثابت کر دیا ہے کہ امت مسلمہ کے نزدیک آخری نبی محمد رسول اللہ ﷺ ہیں جبکہ قادیانیوں کے نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ قادیانی یہ جو امکان نبوت یا اجرائے نبوت پر بحث کرتے ہیں تو فقط لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے کرتے ہیں جبکہ ان کے اپنے عقیدے کے مطابق مرزا قادیانی کے بعد ہر طرح کی نبوت مکمل طور پر بند ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جتنے بھی قادیانیوں نے نبوت کا دعوی کیا آج تک قادیانیوں نے قادیانی رہتے ہوئے اسے نبی نہیں تسلیم کیا۔

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ ختم نبوت قرآن وحدیث کی روشنی میں

تحریر: مولانا عتیق الرحمن عزیز حفظہ اللہ

(۱) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ: مَثَلِی وَمَثَلُ الْاَنْبِیَاءِ کَرَجُلٍ بَنٰی دَارًا فَاَکْمَلَهَا وَاَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَدْخُلُوْنَهَا وَیَتَعَجَّبُوْنَ وَیَقُوْلُوْنَ: لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ

(صحیح بخاری کتاب ۲۰۵/۳۵۳۴ صحیح مسلم ۵۸۲۲ کتاب المناقب باب خاتم النبیین ﷺ)

”سیدنا جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اور دوسرے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے کوئی گھر بنایا، اسے خوب آراستہ و پیراستہ کر کے مکمل کر دیا، صرف ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ لوگ اس گھر میں داخل ہونا شروع ہوئے اور تعجب کرنے لگے: اگر یہ اینٹ کی جگہ خالی نہ رہتی تو کیسا اچھا ہوتا۔“

(ترمذی ابواب المناقب حسن صحیح)

دوسری حدیث میں ہے: سیدنا ابو ہریرہؓ سے مروی ہے:

فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ

(صحیح بخاری، حدیث ۳۵۳۵ کتاب المناقب باب خاتم النبیین ﷺ)

”فرمایا کہ نبوت کی آخری اینٹ میں ہوں اور میں ہی ختم کرنے والا ہوں نبیوں کے سلسلے کو (کہ میں خاتم النبیین ہوں)۔“

صحیح مسلم کے الفاظ ہیں:

جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْاَنْبِیَاءَ

(صحیح مسلم ۵۸۲۲)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

''میں نے آکر انبیاء (کے سلسلے) کو ختم کر دیا۔''

خُتِمَ بِیَ الْاَنْبِیَآءُ

میرے ساتھ انبیاء ختم کر دیئے گئے۔

(۲) عن ابی ھریرہ قال قال رسول اللہ کَانَتْ بَنُو اِسْرَائِیْلَ تَسُوسُھُمُ الْاَنْبِیَاءُ کُلَّمَا ھَلَكَ نَبِیٌّ'' خَلَفَهُ نَبِیٌّ'' وَاَنَّهُ لَا نَبِیَّ بَعْدِی وَسَیَکُونُ خُلَفَهُ فَیَکْثُرُونَ قَالُوا فَمَا تَامُرُوْنَ قَالَ خُذُو بَیْعَةَ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ

(صحیح بخاری جلد ۱ صفحہ ۹۴)

''فرمایا کہ بنی اسرائیل کی سیاست خود ان کے انبیاء کیا کرتے تھے جب ایک نبی فوت ہوتا دوسرا نبی اس کا خلیفہ ہو جاتا۔ لیکن میرے بعد کوئی نبی میرا خلیفہ نبی نہیں ہوں گے۔''

فَاِنَّهُ لَیْسَ کَآ ئِنًا فِیْکُمْ نَبِیٌّ بَعْدِیْ

(ابن جریر وابن ماجہ)

''یعنی بنی اسرائیل میں تو یہ سلسلہ رہا کہ نبی کے بعد نبی آتا رہا لیکن میرے بعد کوئی نبی پیدا ہونے والا ہی نہیں۔''

(۳) عن جبیر بن مطعمؓ قال سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُولُ اِنَّ لِی اَسْمَاءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِی الَّذِی یَمْحُو اللّٰهُ بِیَ الْکُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِی یُحْشَرُ النَّاسَ عَلٰی قَدَمِیَّ وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِی لَیْسَ بَعْدَهٗ نَبِیٌّ

(متفق علیہ بخاری الکتاب المناقب باب ماجآء فی اسماء رسول اللہ ﷺ)

''سیدنا جبیر بن معطمؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پانچ نام ہیں: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں کہ اللہ میرے ذریعے سے کفر

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کو مٹائے گا، میں حاشر ہوں کہ تمام لوگ میرے بعد اٹھائے جائیں گے اور میں عاقب ہوں کہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔''

(۴) عن ابی ھریرۃ ؓ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ اُعْطِيْتُ جَوَامِعُ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمِ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطُهُوْرًا وَاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ

(صحیح مسلم، کتاب و باب المساجد و مواضع الصلاۃ ۵۲۳)

''مجھے چھ چیزوں کے ساتھ تمام انبیاء پر فضیلت بخشی گئی ہے (۱) مجھے جوامع الکلم (جامع کلمات) عطا کیے گئے ہیں (۲) اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے (۳) اور میرے لیے غنیمتوں کو حلال کیا گیا ہے (۴) اور میرے لیے زمین کو پاک اور مسجد بنایا گیا ہے (۵) اور مجھے ساری مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہے (۶) اور میرے ساتھ نبیوں کو ختم کر دیا گیا ہے۔''

(۵) عَنْ اَبِیْ اُمَامَہ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي خُطْبَةِ الْوِدَاعِ اَيُّهَا النَّاسُ اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا اُمَّةَ بَعْدَكُمْ

(رواہ ابن جریر و ابن عساکر سلسلۃ الحدیث الصحیحہ للالبانی حدیث ۳۳۲۳)

''ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں۔''

نوٹ: آپ ﷺ نے حجۃ الوداع میں جس وقت تقریباً ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہ کرام کا مجمع موجود تھا۔ آپ ﷺ نے آخری وصیت بھی فرما دی کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ لہٰذا جو نبوت کا دعویٰ کرے وہ آپ کی وصیت کا بھی منکر ہے۔

اِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ وَّ اَبَاكُمْ وَاحِدٌ وَّ دِيْنَكُمْ وَاحِدٌ وَنَبِيَّكُمْ وَاحِدٌ

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(کنزالعمال)

”کہ لوگو یاد رکھو تمہارا خدا ایک ہی ہے اور باپ بھی ایک ہی ہے اور تمہارا دین بھی ایک ہی ہے اور تمہارا نبی بھی ایک ہی ہے۔“

رسول اللہ ﷺ نے امت محمدیہ کو درس دیا کہ میرے بعد دوسرا نبی نہیں ہوگا جس طرح تمہارا رب بھی ایک ہے تمہارا باپ بھی ایک ہی ہے تمہارا دین بھی ایک ہی ہے تمہارا نبی بھی ایک ہے میرے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔

(٦) عَنْ اَنَسِ بنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ الرِّسَالَةَ والنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُول بَعْدِی وَلَا نَبِیَّ بَعْدِی قَالَ: فَشَقَّ ذَالِكَ عَلَى النَّاسِ قَالَ: وَلٰكِنِ الْمُبَشِّرَاتُ۔ قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: رُؤْيَا الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ وَهِيَ جُزْءٌ مِنْ اَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ۔

(مسند احمد، مستدرک حاکم صحیح ترمذی ۲۲ ۱۲۸ ابواب الرؤیا جلد دوم)

”سیدنا انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک رسالت اور نبوت منقطع ہو گئی ہے۔ تو میرے بعد نہ کوئی رسول آئے گا اور نہ کوئی نبی۔ سیدنا انسؓ کہتے ہیں کہ یہ بات لوگوں پر بہت گراں گزری تو آپ ﷺ نے فرمایا: لیکن مبشرات ہوں گی۔ انہوں نے کہا: مبشرات کیا ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان شخص کا خواب اور یہ نبوت کے اجزاء میں سے ایک جز ہے۔“

(٧) سیدنا عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِی لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

(جامع الترمذی کتاب المناقب باب قولہ ﷺ لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِی حدیث ۳۶۸۶)

”اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن الخطابؓ ہوتے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

(۸) سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا:

أَنْتَ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰی إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِی

(صحیح مسلم، فضائل صحابہ باب من فضائل علی بن ابی طالب حدیث ۴۰۴۲)

''تیرا مجھ سے وہی تعلق ہے جو ہارونؑ کا موسیٰؑ سے تھا۔ لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں''

(۹) سیدنا ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَنَا مُحَمَّدُ نِ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ أَنَا مُحَمَّدُ نِ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ أَنَا مُحَمَّدُ نِ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ لَا نَبِيَّ بَعْدِی۔

(کنز العمال، شفا جلد ا صفحہ ۴۳۱ و ابن کثیر جلد ۸)

''فرمایا کہ میں محمد ﷺ نبی اُمّی ہوں۔ میں محمد ﷺ نبی اُمّی ہوں۔ میں محمد ﷺ نبی امّی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

(۱۰) سیدنا ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيُّ اللّٰهِ أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِی

(سنن ابوداود ۲/ ۸۸۲ جامع الترمذی ۹۱۲۲ وسندہ صحیح)

''اور بے شک میری امت میں تیس بڑے بڑے جھوٹے ہوں گے، ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

ایک اور روایت میں ہے کہ

لَيَكُونَنَّ قَبْلَ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ أَوْ أَكْثَر

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(سلسلہ الصحیحہ البانی ۲۵۰)

”مسیح دجال سے پہلے تیس کذاب ضرور ہوں گے یا اس سے بھی زیادہ۔“

ایک اور روایت میں ہے کہ:

سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ دَجَّالُونَ.

”کہ میری امت میں کذاب دجال ہوں گے جو نبوت کا دعویٰ کریں گے۔“

ایک اور روایت میں ہے کہ:

وَإِنِّي خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي.

”میں ختم کرنے والا ہوں نبیوں کا میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔“

ایک اور روایت میں ہے کہ:

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَمَنْ قَالَهُ فَاقْتُلُوهُ وَمَنْ قَتَلَ مِنْهُمْ أَحَدًا فَلَهُ الْجَنَّةُ

(کنز العمال صفحہ ۳ جلد ۶)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ ہوں گے تیس دجال بڑے چھوٹے ہر ایک ان میں سے نبوت کا دعویٰ کرے گا پس جو شخص یہ کہے کہ میں نبی ہوں اس کو قتل کر دو جو شخص ان میں سے کسی کو قتل کرے گا اس کے لیے جنت ہے۔“

نوٹ: لیکن قتل کرنا حکومت وقت کا کام ہے خود انسان اس کو قتل نہیں کر سکتا۔
اس حدیث مبارکہ میں کذاب اور دجال ہونے کی یہی وجہ بیان کی گئی ہے کہ وہ نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ (مرزا غلام قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا جو انسان بھی نبی پاک ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ دجال اور کذاب ہے)۔

ایک اور روایت میں ہے کہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ سَبْعُوْنَ كَذَّابًا

(کنز العمال جلد۲ صفحہ۶)

"قیامت نہیں آئے گی جب تک ستر کذاب ظاہر نہ ہو جائیں۔"

ایک اور روایت میں ہے کہ:

اِنَّ اللهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا اِلَّا حَذَّرَ اُمَّتَهُ الدَّجَّالَ وَاَنَا اٰخِرُ الْاَنْبِيَآءِ وَاَنْتُمْ اٰخِرُ الْاُمَمِ يَاعِبَادَ اللهِ فَاثْبُتُوا فَاِنَّهُ يَبْدَأُ فَيَقُولُ اَنَا نَبِيٌّ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔

(ابن ماجہ، کتاب الفتن باب فتنۃ الدجال)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے معبوث نہیں کیا کسی نبی کو مگر ڈرایا اس نے اپنی امت کو دجال سے کہ میں سب سے آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو اے اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا وہ ضرور آنے والا ہے اور کہے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا جو یہ دعویٰ کرے گا وہ دجال ہوگا۔

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ میں آخری نبی ہوں یَاعِبَادَ اللهِ فَاثْبُتُوا کے بعد فرمایا لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ صرف مجھے ہی نبی مانو میرے بعد کسی دوسرے کو نبی نہ مانو تو فتنہ دجال سے محفوظ رہو گے۔

(۱۱) عن جابر اَنَّ النبیَّ قَالَ اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ

(معجم الاوسط للطبرانی مجمع الزوائد و مسند دارمی ۱۹۷)

(سنن الدرامی جلد ۱ حدیث نمبر 39 وقال الالبانی فی ضعیف الجامع ۱۲۱۲)

ایک اور روایت میں ہے کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا اُمَّةَ بَعْدَ اُمَّتِیْ۔

''میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا میری امت کے بعد کوئی امت نہیں ہوگی۔''

ایک اور روایت میں ہے کہ:

رسول اللہ ﷺ نے نماز کے تشہد میں پڑھنے کی ایک دعا ارشاد فرمائی ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ (حدیث)

''اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں عذاب قبر سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں جھوٹے مسیح الدجال کے فتنے سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کی آزمائشوں سے اے اللہ میں پناہ چاہتا ہوں تجھ سے گناہ اور قرضے سے۔''

قارئین کرام! میرا عقیدہ ہے حدیث کے مطابق جو انسان سچے دل سے رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق یہ دعا پڑھتا رہے گا وہ انسان جھوٹے مسیح الدجال کے فتنے سے ضرور محفوظ رہے گا۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

اَنَا خَاتَمُ الْاَنْبِیَآءِ وَمَسْجِدِیْ خَاتَمِ مَسَاجِدِ الْاَنْبِیَآءِ

(کنز العمال)

''میں خاتم الانبیاء ہوں اور میری مسجد مساجد انبیاء کی خاتم ہے۔''

آپ ﷺ نے صحابی رسول ﷺ ابوذر کو فرمایا:

اَوَّلُ الْاَنْبِیَآءِ اٰدَمُ وَاٰخِرُھُمْ مُحَمَّدٌ

(کنز العمال جلد 6 صفحہ 130)

''انبیاء میں سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام اور سب کے آخر میں محمد ﷺ ہوئے۔''

مرزا غلام احمد قادیانی حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جھوٹا اور کافر جانتا ہے۔

(بحوالہ دین حق، حقیقت النبوۃ)

میرا ایمان ہے وحی و رسالت حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوئی ہے اور محمد رسول ﷺ پر ختم ہو گئی۔

آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: جس طرح اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں نبیوں اور رسولوں کو ختم کرنے والا ہوں۔

(۱۲) میدان محشر میں جب تمام انبیاء شفاعت سے انکار کر دیں گے تو سب لوگ میری طرف آئیں گے اور آکر کہیں گے یَا مُحَمَّدُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ خَاتَمُ الْاَنْبِیَآءِ اے محمد ﷺ آپ اللہ کے رسول ہیں اور آپ کے بعد کوئی رسول نہیں جس کے پاس جا کر ہم عرض کریں گے آپ ﷺ ہی ہماری سفارش کریں آپ ﷺ سفارش کریں گے اور سب مومنوں کو بخشوائیں گے۔

(بخاری، مسلم، احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

آپ ﷺ کے بعد کوئی رسول ہوتا تو لوگ اس کی طرف جاتے اور آپ ﷺ خاتم الانبیاء نہ ہوتے۔ رسول اللہ ﷺ سے لے کر میدان محشر تک کوئی رسول دنیا میں نہیں آ سکتا۔ معراج کی حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فرشتوں نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا مَنْ هٰذَا مَعَكَ یہ کون ہے۔ جبرائیل نے کہا! هٰذَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ یہ محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں۔

(۱۳) قبر کے سوالات میں سے سوال ہوگا مَنْ نَبِیُّكَ کہ تیرا نبی کون ہے تو آگے سے مومن کہے گا مُحَمَّدٌ نَبِیٌّ وَّ هُوَ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ کہ محمد ﷺ میرے نبی ہیں اور وہ آخری نبی ہیں۔ آگے سے فرشتہ کہے گا فیقولان له صدقت یہ سن کر فرشتے کہیں گے تو نے سچ کہا۔ (تفسیر در منشور ج جلد ۶ صفحہ ۵۶۱)

(۱۴) آپ ﷺ نے امت کو درود سکھلایا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یحیٰ حمانی کی روایت میں ہے کہ یونس نے عبداللہ بن عمرو یا ابن عمر سے دریافت کیا کہ نبی ﷺ پر درود کی کیا کیفیت ہے۔انہوں نے یوں بتلایا:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتِكَ وَبَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَّغْبِطُهُ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

”یااللہ! قائد الخیر، امام الخیر اپنے رسول اور بندے، خاتم النبیین، امام المتقین، سید المرسلین پر اپنی رحمتیں، شفقتیں اور برکتیں نازل فرما اور انہیں قیامت کے دن مقام محمود عنایت فرما جس کی لوگ خواہش کرتے ہیں اور حضرت محمد ﷺ پر ان کی آل پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر رحمت نازل فرمائی۔“

(جلاء الافہام فی الصلوۃ والسلام علی خیر الانام باب نمبر 2، کنز العمال جلد 1)

(۱۵) قال رسول اللہ ﷺ فانی آخر الانبیاء و ان مسجدی آخر المساجد (شرح مسلم، نووی)

”میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد آخری مسجد (یعنی آخری مسجد نبوی ہے)۔“

لفظ خاتم کا معنی

خاتم کے لفظ کو خواہ بالکسر خَاتِم پڑھا جائے یا بالفتح خَاتَم، دونوں صورتوں میں معنی ایک ہی ہیں۔ خاتم لفظ ختم سے نکلا ہے جس کے معنی مہر کرنے یا لگانے کے ہیں۔ اگر خَاتِم پڑھا جائے تو یہ مہر کرنے والے معنی میں ہوگا۔ اگر خَاتَم پڑھا جائے تو خود مہر کے معنی دیتا ہے۔ دونوں صورتوں میں معنی خاص طور پر یہ ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی بعثت سے انبیاء کے سلسلے پر مہر لگ گئی ہے۔ خَاتِم اور خَاتَم دونوں ہم معنی ہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

خود رسول اللہ ﷺ نے خاتم کا حقیقی معنی مراد لیا ہے۔ فرمایا: لَا نَبِيَّ بَعْدِي ”میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“ مزید ارشاد فرمایا: ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ ”سلسلہء نبوت ختم ہے۔“ مزید ارشاد فرمایا: إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ ” نبوت اور رسالت منقطع ہو چکی ہے۔“

رسول اللہ ﷺ کا فرمان واضح کرتا ہے کہ خاتم سے مراد آخری نبی ہی ہے۔ اس طرح اجماع صحابہ، اجماع اُمت اور آئمہ لغت سب کہتے ہیں کہ خاتم النبیین سے مراد آخری نبی ہے، جس کے بعد کوئی نبی نہیں لہٰذا ظلی، بروزی، امتی، خلیفہ نبی اور غیر مستقل نبی وغیرہ کی بے بنیاد اصطلاحات، قرآن وحدیث، اجماع صحابہ، اجماع امت اور آئمہ لغت کے خلاف ہیں۔

☆......☆......☆

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

۷ ستمبر ۱۹۷۴ قادیانیوں پر ظلم ہوا یا ان کا دیرینہ مطالبہ پورا کیا گیا؟

تحریر: عبید اللہ لطیف فیصل آباد

وطن عزیز اس وقت ایک کٹھن دور سے گزر رہا ہے ایک طرف داعش اور تحریک طالبان پاکستان جیسے تکفیری گروہ ہر ایک پر کفر کے فتوے لگا کر جہاد کے نام پر دہشتگردی کو پروان چڑھا رہے ہیں تو دوسری طرف بعض لوگ ان کی اس دہشت گردی کو اسلام اور اسلامی قوانین کے ساتھ منسلک کر کے اسلام اور اسلامی تعلیمات کے خلاف زہریلا پراپیگنڈہ کرنے میں مصروف ہیں درحقیقت یہ دونوں گروہ افراط و تفریط کا شکار ہیں دوسرے گروہ سے متاثر ہو کر ہی کبھی رانا ثناء اللہ جیسے سینیئر سیاستدان یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ قادیانیوں اور ہمارے درمیان ختم نبوت کے مسئلے پر معمولی اختلاف ہے تو کبھی حمزہ عباسی جیسے اینکر اور اداکار پارلیمنٹ کے متفقہ فیصلے کے خلاف آواز اٹھاتے نظر آتے ہیں اور یہ سوال اٹھاتے ہیں کہ کیا پارلیمنٹ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ کسی کو کافر قرار دے؟ یاد رہے کہ امت مسلمہ اور قادیانیوں کے درمیان صرف عقیدہ ختم نبوت میں ہی فرق نہیں بلکہ قادیانیت حقیقی اسلام کے نام پر اسلام کے مقابل یہود و نصاریٰ کا پروان چڑھایا وہ پودا ہے جس کی ایک ایک چیز اسلام کے خلاف ہے یہ بات میں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی کا بڑا بیٹا اور قادیانیوں کا دوسرا خلیفہ بشیر الدین محمود لکھتا ہے کہ

> ”حضرت مسیح موعود نے تو فرمایا ہے کہ ان کا اسلام اور ہے اور ہمارا اور، ان کا خدا اور ہے اور ہمارا خدا اور ہے، ہمارا حج اور ہے اوران کا حج اور۔ اسی طرح ان سے ہر بات میں اختلاف ہے۔“

(روزنامہ الفضل قادیان 21 اگست 1917ء جلد 5 نمبر 15 صفحہ 8)

> ”حضرت مسیح موعود (مرزا کادیانی) کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

(مسلمانوں) سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا اور چند مسائل میں ہے آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ذات، رسول کریمؐ، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، غرض کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ہمیں ان سے اختلاف ہے۔"

(خطبہ جمعہ مرزا بشیر الدین، مندرجہ اخبار "الفضل" قادیان، مورخہ 30 جولائی 1931ء)

اب جہاں تک سوال ہے کہ کیا پارلیمنٹ کو یہ حق حاصل ہے کہ قادیانیوں کو کافر قرار دے در حقیقت یہ سوال ہی محض کم علمی اور جہالت کا نتیجہ ہے کیونکہ پارلیمنٹ نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار نہیں دیا اور نہ ہی امت سے باہر نکالا ہے بلکہ پارلیمنٹ نے تو قادیانیوں کا دیرینہ مطالبہ پورا کیا ہے جبکہ آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی نے خود اپنے آپ کو اور اپنے متبعین کو امت سے باہر نکالا ہے۔ پاکستانی پارلیمنٹ نے تو متفقہ طور پر متنبّی قادیاں مرزا قادیانی کے فیصلے کی نہ صرف توثیق کی ہے۔ بلکہ قادیانیوں کا دیرینہ مطالبہ بھی پورا کیا ہے۔

قارئین کرام! پہلے میں آپ کو مرزا قادیانی کو بذات خود اپنے آپ کو اور اپنی جماعت کو امت سے باہر نکالنے کے دلائل پیش کروں گا پھر واضح کروں گا کہ قادیانیوں کا دیرینہ مطالبہ کیسے پورا ہوا اب مرزا قادیانی کا اپنے آپ کو اور اپنی جماعت کو امت سے نکالنے کے دلائل ملاحظہ کریں چنانچہ ایک مشہور روایت ہے کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ

((موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے بہتر ۷۲ فرقے تھے اور میری قوم میں تہتر ۷۳ فرقے ہوں گے اور ان میں سے فقط ایک فرقہ جنتی ہوگا۔ یہ سن کر صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! وہ گروہ کونسا ہوگا؟ تو نبی رحمت علیہ السلام نے فرمایا جو میرے اور میرے صحابہ کے نقش قدم پر چلے گا۔))

(رواہ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سنن ابوداؤد جامع ترمذی)

اس حدیث مبارکہ سے واضح ہوتا ہے کہ امت صرف اور صرف تہتر فرقوں پر مشتمل ہو گی جبکہ اس کے برعکس مرزا قادیانی تمام تہتر فرقوں کو پلید اور جہنمی قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہ

"درمیانی زمانہ جو آنحضرت ﷺ کے زمانہ سے بلکہ تمام خیر القرون کے زمانہ سے بعد میں ہے اور مسیح موعود کے زمانہ سے پہلے ہے یہ زمانہ فیج اعوج کا زمانہ ہے یعنی ٹیڑھے گروہ کا زمانہ جس میں خیر نہیں مگر شاذ و نادر۔ یہی فیج اعوج کا زمانہ ہے جس کی نسبت آنحضرت ﷺ کی یہ حدیث ہے لیسوا منی ولست منھم۔ یعنی نہ یہ لوگ مجھ میں سے ہیں اور نہ میں ان میں سے ہوں یعنی مجھے ان سے کچھ بھی تعلق نہیں یہی زمانہ ہے جس میں ہزار ہا بدعات اور بے شمار ناپاک رسومات اور ہر قسم کے شرک خدا کی ذات اور صفات اور افعال میں گروہ در گروہ پلید مذہب جو تہتر تک پہنچ گئے پیدا ہو گئے۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 140 مندرجہ قادیانی خزائن جلد 17 صفحہ 226)

انگریز لیفٹیننٹ گورنر کے نام درخواست میں آنجہانی مرزا قادیانی اپنا اور اپنی جماعت کا تعارف کرواتے ہوئے لکھتا ہے کہ

"چونکہ مسلمانوں کا ایک نیا فرقہ جس کا پیشوا اور امام اور پیر یہ راقم (مرزا قادیانی) ہے پنجاب اور ہندوستان کے اکثر شہروں میں پھیلتا جاتا ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 188 طبع جدید)

محترم قارئین! اب دیکھئے کہ فرمان نبوی کے مطابق تو امت صرف تہتر فرقوں پر مشتمل ہے اور مرزا قادیانی تمام تہتر فرقوں کو نہ صرف پلید قرار دے رہا ہے بلکہ ایک نئے چوہتر ویں فرقے کی بنیاد رکھ رہا ہے جس کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ ایک اور جگہ پر اپنی جماعت کو فرقہ جدیدہ قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ

"اور تیسرا امر جو قابل گزارش ہے وہ یہ ہے کہ میں گورنمنٹ عالیہ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ فرقہ جدیدہ جو برٹش انڈیا کے اکثر مقامات میں پھیل گیا ہے جس کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں پیشوا اور امام ہوں گورنمنٹ کے لیے ہرگز خطرناک نہیں ہے اور اس کے اصول ایسے پاک اور صاف اور امن بخش اور صلح کاری کے ہیں کہ تمام اسلام کے موجودہ فرقوں میں اس کی نظیر گورنمنٹ کو نہیں ملے گی۔ جو ہدایتیں اس فرقہ کے لیے میں نے مرتب کی ہیں جن کو میں نے ہاتھ سے لکھ کر اور چھاپ کر ہر ایک مرید کو دیا ہے کہ ان کو اپنا دستور العمل رکھے وہ ہدایتیں میرے اس رسالہ میں مندرج ہیں جو ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں چھپ کر عام مریدوں میں شائع ہوا ہے۔ جس کا نام تکمیل تبلیغ مع شرائط بیعت ہے جس کی ایک کاپی اسی زمانہ میں گورنمنٹ میں بھی بھیجی گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔اور میری جماعت جیسا کہ میں آگے بیان کروں گا جاہلوں اور وحشیوں کی جماعت نہیں ہے بلکہ اکثر ان میں اعلیٰ درجہ کے تعلیم یافتہ اور علوم مروجہ کے حاصل کرنے والے اور سرکاری معزز عہدوں پر سرفراز ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ انھوں نے چال چلن اور اخلاق فاضلہ میں بڑی ترقی کی ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ تجربہ کے وقت سرکار انگریزی ان کو اوّل درجہ کے خیر خواہ پاوے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔غرض یہ ایک ایسی جماعت ہے جو سرکار انگریزی کی نمک پروردہ اور نیک نامی حاصل کردہ اور مورد مراحم گورنمنٹ ہے۔"

(اشتہار "بحضور لیفٹیننٹ گورنر بہادر دام اقبالہ" مندرجہ مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 195 تا 197)

قارئین کرام! امت مسلمہ میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو یہ کہے کہ اسے مکہ اور مدینہ میں امن اور سکون نہیں ملتا کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّةَ مُبٰرَکًا وَّ هُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ وَمَنْ دَخَلَهٗ کَانَ اٰمِنًا

(سورہ آل عمران:۹۷،۹۸)

ترجمہ از تفسیر صغیر: سب سے پہلا گھر جو تمام لوگوں کے (فائدہ کے) لئے بنایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

گیا تھا وہ ہے جو مکہ میں ہے وہ تمام جہانوں کے لئے برکت والا (مقام) اور (موجب) ہدایت ہے اس میں کئی روشن نشانات ہیں (وہ) ابراہیم کی قیام گاہ ہے اور جو اس میں داخل ہوا امن میں آجاتا ہے۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً

(سورہ النحل:۱۱۳)

ترجمہ از تفسیر صغیر: اور اللہ (تمہیں سمجھانے کے لئے) ایک بستی کا حال بیان کرتا ہے۔ جسے (ہر طرح سے) امن حاصل ہے (اور) اطمینان نصیب ہے۔

محترم قارئین! اسی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے مرزا بشیر الدین لکھتا ہے کہ

"اس جگہ بستی سے مراد مکہ مکرمہ ہے۔"

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں مکہ شہر کی قسم اٹھاتے ہوئے فرماتا ہے کہ

وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ (سورہ التین:۴)

ترجمہ از تفسیر صغیر: اور اس امن والے شہر (مکہ) کو بھی

(نوٹ) محترم قارئین! مکہ مکرمہ کی حرمت اور امن والا شہر ہونے کے بارے میں جو بھی آیات پیش کی گئی ہیں ان کے نمبر تفسیر صغیر کے اعتبار سے دیئے گئے ہیں کیونکہ اس میں ہر سورۃ میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کو بھی بطور آیت پیش کر کے ایک آیت کا اضافہ کیا گیا ہے۔

لیکن مرزا قادیانی اس کے برعکس لکھتا ہے کہ

"میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میری اور میری جماعت کی پناہ اس سلطنت کو بنا دیا ہے۔ یہ امن جو اس سلطنت (برطانیہ) کے زیر سایہ ہمیں حاصل ہے نہ یہ مکہ معظمہ میں مل سکتا ہے اور نہ مدینہ میں اور نہ سلطان روم کے پایہ تخت قسطنطنیہ میں۔"

(تریاق القلوب صفحہ 28 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 156)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

محترم قارئین! جس طرح اسلام کے دو حصے ہیں اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور محمد رسول اللہ ﷺ کی اطاعت۔ اسی طرح مرزا قادیانی نے بھی اپنے مذہب کے دو حصے بیان کیے ہیں چنانچہ مرزا قادیانی اپنے مذہب کا اظہار کرتے ہوئے رقمطراز ہے کہ

”سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں، دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں پناہ دی ہو۔ سو وہ سلطنت برطانیہ ہے۔“

(شہادت القرآن صفحہ 84 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 380)

قارئین کرام! مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد لکھتا ہے کہ

”ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو تو مانتا ہے مگر محمد (ﷺ) کو نہیں مانتا اور یا محمد (ﷺ) کو تو مانتا ہے پر مسیح موعود (مرزا) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔“

(کلمۃ الفصل صفحہ 110 از بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

اسی طرح قادیانی اخبار الفضل لکھتا ہے کہ

”غیر احمدیوں کی ہمارے مقابلہ میں وہی حیثیت ہے جو قرآن کریم ایک مومن کے مقابلہ میں اہل کتاب کی قرار دے کر تعلیم دیتا ہے کہ ایک مومن اہل کتاب عورت کو بیاہ لا سکتا ہے مگر مومنہ عورت کو اہل کتاب سے نہیں بیاہ سکتا۔ اسی طرح ایک احمدی غیر احمدی عورت کو اپنے حبالہ عقد میں لا سکتا ہے، مگر احمدی عورت شریعت اسلام کے مطابق غیر احمدی مرد کے نکاح میں نہیں دی جا سکتی۔۔۔۔۔ حضور (مرزا صاحب) فرماتے ہیں:

غیر احمدی کی لڑکی لے لینے میں حرج نہیں ہے، کیونکہ اہل کتاب عورتوں سے بھی نکاح جائز ہے، بلکہ اس میں فائدہ ہے کہ ایک اور انسان ہدایت پاتا ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اپنی لڑکی غیر احمدی کو نہ دینی چاہئے۔ اگر ملے تو لے لو، بے شک لینے میں حرج نہیں اور دینے میں گناہ ہے۔ (الحکم ۱۴ اپریل ۱۹۲۰ء)۔"

(اخبار الفضل قادیاں مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۹۲۰ء)

مزید قادیانی اخبار الفضل مرزا قادیانی کے بڑے بیٹے اور قادیانیوں کے دوسرے خلیفہ میاں بشیر الدین محمود کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

"ایک شخص کے سوالات کے۔۔۔۔ حضرت میاں محمود احمد صاحب نے مندرجہ ذیل جوابات لکھے۔

سوال: کیا جو شخص احمدی کہلاتا ہے، چندہ بھی دیتا ہے، تبلیغ بھی کرتا ہے لیکن حضرت مسیح موعود کے حکم صریح کے خلاف کہ غیر احمدی کو اپنی لڑکی دینا جائز نہیں۔ اپنی لڑکی کا نکاح کر دیتا ہے۔ وہ ایک ہی حکم کے توڑنے سے مسیح موعود کے منکروں میں سے ہو سکتا ہے؟

جواب: جو شخص اپنی لڑکی کا رشتہ غیر احمدی لڑکے کو دیتا ہے میرے نزدیک وہ احمدی نہیں، کوئی شخص کسی کو غیر مسلم سمجھتے ہوئے اپنی لڑکی اس کے نکاح میں نہیں دے سکتا۔

سوال: جو نکاح خواں ایسا نکاح پڑھا دے اس کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب: ایسے نکاح خواں کے متعلق ہم وہی فتویٰ دیں گے جو اس شخص کی نسبت دیا جا سکتا ہے۔ جس نے ایک مسلمان لڑکی کا نکاح ایک عیسائی یا ہندو لڑکے سے پڑھ دیا ہو۔

سوال: کیا ایسا شخص جس نے غیر احمدیوں سے اپنی لڑکی کا رشتہ کیا ہے دوسرے احمدیوں کی شادی میں مدعو ہو سکتا ہے؟

جواب: ایسی شادی میں شریک ہونا بھی جائز نہیں۔

(ڈائری میاں محمود احمد خلیفہ قادیاں مندرجہ الفضل قادیاں مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۲۱ء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قارئین کرام! قادیانیوں نے پہلی بار مسلمانوں سے الگ اپنی شناخت باونڈری کمشن کے سامنے ۱۹۴۶ میں کی جس کی بنیاد پر ضلع گورداسپور انڈیا کا حصہ بنا اور کشمیر کو انڈیا سے ملانے کے لیے انڈیا کو واحد زمینی راستہ ملا اس کی تفصیل پیش کرنے سے پہلے آپ کے سامنے تحریک پاکستان میں قادیانیوں کے کردار پر چند حوالہ جات پیش کرنا چاہتا ہوں ملاحظہ فرمائیں۔ قادیانیوں کا دوسرے خلیفہ اور مرزا غلام احمد قادیانی کے بڑے بیٹے بشیر الدین محمود کا ایک بیان ان کے آفیشل اخبار الفضل میں ۱۹۴۴ کو کچھ یوں شائع ہوا کہ

”پس مسیح موعود کا ایک الہام ہے آریوں کا بادشاہ۔ اگر ہم آریوں کو الگ کر دیں اور مسلمانوں کو الگ تو حضرت مسیح موعود کا یہ الہام کس طرح پورا ہو سکتا ہے پس ضروری ہے کہ ہندوستان کے سب لوگ متحد رہیں اگر ہندوستان نے الگ الگ ٹکڑوں میں تقسیم ہو جانا تھا تو حضرت مسیح موعود پاکستان کے بادشاہ کہلاتے آریوں کے بادشاہ نہ کہلاتے اس لیے بے شک مسلمان زور لگاتے رہیں جس مادی قسم کا پاکستان وہ۔ چاہتے۔ ہیں کبھی نہیں بن سکتا۔“

(بیان بشیر الدین محمود الفضل 8 جون 1944)

آیئے مزید آگے بڑھتے ہیں قادیانی اخبار الفضل ۱۶ مئی ۱۹۴۷ کے ایک اور شمارے میں بشیر الدین محمود کا ایک اور بیان کچھ اس طرح شائع ہوا کہ

”میں قبل ازیں بتا چکا ہوں کہ اللہ تعالی کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی ہے لیکن اگر قوموں کی غیر معمولی منافرت کی وجہ سے عارضی طور پر الگ بھی کرنا پڑے تو یہ اور بات ہے بسا اوقات عضو ماوف کو ڈاکٹر کاٹ دینے کا مشورہ بھی دیتے ہیں لیکن یہ خوشی سے نہیں ہوتا بلکہ مجبوری اور معذوری کے عالم میں اور صرف اس وقت ہوتا ہے جب کوئی چارہ نہ ہو اور اگر پھر یہ معلوم ہو جائے کہ اس ماوف عضو کی جگہ نیا لگ سکتا ہے تو کون جاہل انسان اس کے لیے کوشش نہیں کرے گا۔ اسی طرح ہندوستان کی تقسیم پر اگر ہم رضامند ہوئے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ہیں تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح جلد متحد ہو جائے۔"

(الفضل 16 مئی 1947 صفحہ 2)

قارئین کرام! اب آپ باونڈری کمشن کے سامنے پارسیوں کی طرح قادیانیوں کی طرف سے مسلمانوں سے الگ شناخت کے مطالبے کا ثبوت بھی ملاحظہ فرمائیں چنانچہ ۱۳ نومبر ۱۹۴۶ کے الفضل میں قادیانیوں کے اس وقت کے خلیفہ بشیر الدین محمود کا بیان کچھ یوں شائع ہوتا ہے کہ

"گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ ہم سے بھی مشورہ لے اور ہمارے حقوق کا بھی خیال رکھے ہماری جماعت ہندوستان میں سات آٹھ لاکھ کے قریب ہے مگر ہماری جماعت کے افراد اس طرح پھیلے ہوئے ہیں ان کی آواز کی کوئی قیمت نہیں سمجھی جاتی لیگ ہمیں اپنے اندر شامل نہیں کرنا چاہتی اور کانگریس میں ہم شامل نہیں ہونا چاہتے اس کے مقابلہ میں پارسی ہندوستان میں تین لاکھ کے قریب ہیں لیکن حکومت کی طرف سے ایک پارسی وزیر سنٹر میں مقرر کر دیا گیا ہے اور ان کی جماعت کو قانونی جماعت تسلیم کر لیا گیا ہے حالانکہ ہماری جماعت ان سے دگنی بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے میں نے دہلی میں ایک انگریز افسر کو کہلا بھیجا کہ ہم شکوہ نہیں کرتے لیکن حکومت نے جو فیصلہ کیا ہے وہ نہایت غیر منصفانہ ہے انہوں نے پارسیوں کا قانونی وجود تسلیم کیا مگر احمدیوں کا نہیں حالانکہ تم ایک ایک پارسی لا دیں اس کے مقابلہ میں دو دو احمدی پیش کرتا چلا جاؤں گا صرف اس لیے کہ ہماری جماعت بولتی نہیں اور ہماری جماعت دوسروں کی طرح لڑتی نہیں ہمارے حقوق کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ اس نے کہا ہم آپ کی جماعت کو ایک مذہبی جماعت سمجھتے ہیں۔ میرے نمائندے نے اس کو جواب دیا بے شک ہم ایک مذہبی جماعت ہیں مگر کیا ہم نے ہندوستان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں رہنا ہے یا نہیں اور کیا ہندوستان کی سیاست کا اثر ہم پر نہیں پڑتا۔ دوسرا جواب اس کا یہ ہے کہ کیا پارسی مذہبی جماعت نہیں اور عیسائی مذہبی جماعت نہیں ان کے آدمی پارسی اور عیسائی کر کے لیے گئے ہیں یا کسی سیاسی جماعت کے نمائندے کر کے۔''

(الفضل 13 نومبر 1946)

قارئین کرام! یہ تھا قادیانیوں کا عیسائیوں اور پارسیوں کی طرح مسلمانوں سے الگ تشخص کا مطالبہ جسے ۱۹۷۴ میں پاکستانی پارلیمنٹ نے پورا کیا ویسے بھی کسی بھی مہذب ملک کی پارلیمنٹ اور دیگر ادارے کسی کو اپنے ملک کے کروڑوں لوگوں کو دھوکہ دینے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ اس حوالے سے تو تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۴۱۹ اور ۴۲۰ بالکل واضح ہیں جن میں ہر طرح کے فراڈ اور دھوکہ دہی پر سزا مقرر کی گئی ہے دفع ۴۱۹ میں تو اس پر بھی سزا ہے کہ کوئی انسان اپنا آپ چھپا کر کسی دوسری شخصیت کے طور پر خود کو ظاہر کرے۔

قارئین کرام! آپ سوچتے ہوں گے کہ قادیانی لوگوں کو کیسے دھوکہ دیتے ہیں آیئے ہم آپ کو قادیانیوں کی دھوکہ دہی کا دیدار کرواتے ہیں۔

جو بھی قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کو اس کے تمام دعووں میں سچا جانتا ہے وہ اللہ تعالی کے ساتھ ساتھ مرزا قادیانی کو بھی ''کن فیکون' کی صفت کا حامل مانتا ہے۔ کیونکہ مرزا قادیانی کا دعوی ہے کہ اسے الہام ہوا کہ

اِنَّمَآ اَمْرُكَ اِذَآ اَرَادتَ شَیْئاً اَنْ تَقُولَ لَهُ کُنْ فَیَکُونُ

ترجمہ:''تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔

(تزکرہ صفحہ ۶۴۳)

مرزا جی اپنا یہ الہام سورۃ یسین کی آیت

اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیْئاً اَنْ یَّقُولَ لَهٗ کُنْ فَیَکُونُ (یسین 82)

میں لفظی تحریف کرتے ہوئے تراشا ہے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح کوئی بھی قادیانی آپ کو نہیں بتائے گا کہ ان کے خدا کے نام یلاش، کالا اور کالو بھی ہیں اور ان کا خدا کھا جانے والی آگ بھی ہے۔ اور مرزا قادیانی کا خدا اس کے بقول چوروں کی طرح پوشیدہ آتا ہے۔ اور مرزا قادیانی کے بقول اس کے خدا نے چھ دنوں میں یہ کائنات تخلیق کی اور ساتویں دن آرام کیا۔

قارئین کرام! قادیانی جب کلمہ پڑھتے ہیں تو کلمہ محمد رسول اللہ ﷺ سے مراد مرزا قادیانی کو بھی مانتے ہیں کیونکہ مرزا قادیانی نے بذات خود محمد رسول اللہ ﷺ ہونے کا دعوی بھی کیا ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ

"مگر میں کہتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد جو درحقیقت خاتم النبین تھے، مجھے رسول اور نبی کے لفظ سے پکارے جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں، اور نہ ہی اس سے مہر ختمیت ٹوٹتی ہے۔ کیونکہ میں بار بار بتلا چکا ہوں، میں بموجب آیت وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وہی خاتم الانبیاء ہوں۔ اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے۔ اور مجھے آنحضرت ﷺ کا وجود قرار دیا ہے۔ پس اس طور سے آنحضرت ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا۔ کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ﷺ ہوں، پس اس طور سے خاتم النبین کی مہر نہیں ٹوٹی۔ کیونکہ محمد ﷺ کی نبوت محمد ہی تک محدود رہی۔ یعنی بہرحال محمد ﷺ ہی نبی رہے اور نہ اور کوئی۔ یعنی جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے، میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں۔ تو پھر کونسا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔"

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 8 مندرجہ قادیانی خزائن جلد 18 صفحہ 212)

اسی طرح ایک اور جگہ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرۃ صدیقی کی کھلی ہے۔ یعنی فنافی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے اس پر ظلی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے جو نبوت محمدی کی چادر ہے۔ اس لیے اس کا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں کیونکہ وہ اپنی ذات سے نہیں بلکہ اپنے نبی کے چشمہ سے لیتا ہے۔ اور نہ اپنے لیے بلکہ اسی کے جلال کے لیے۔ اس لیے اس کا نام آسمان پر محمد اور احمد ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ محمد کی نبوت آخر محمد کو ہی ملی۔ گو بروزی طور پر مگر نہ کسی اور کو۔۔۔۔۔۔ لیکن اگر کوئی شخص اسی خاتم النبیین میں ایسا گم ہو کہ بباعث نہایت اتحاد اور نفی غیریت کے اسی کا نام پالیا ہو اور صاف آئینہ کی طرح محمدی چہرہ کا اس میں انعکاس ہو گیا ہو تو وہ بغیر مہر توڑنے کے نبی کہلائے گا۔ کیونکہ وہ محمد ہے۔ گو ظلی طور پر۔ پس باوجود اس شخص کے دعویٔ نبوت کے جس کا نام ظلی طور پر محمد اور احمد رکھا گیا۔ پھر بھی سیدنا محمد خاتم النبیین ہی رہا۔ کیونکہ یہ محمد (ثانی) (مرزا قادیانی) اسی محمد کی تصویر اور اسی کا نام ہے۔''

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 3 تا 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 207 تا 209)

مرزا غلام احمد قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد اپنی کتاب کلمۃ الفصل میں ایک مقام پر لکھتا ہے کہ

''اور چونکہ مشابہت تامہ کی وجہ سے مسیح موعود اور نبی کریم میں کوئی دوئی باقی نہیں کہ ان دونوں کے وجود بھی ایک وجود کا ہی حکم رکھتے ہیں جیسا کہ خود مسیح موعود نے فرمایا کہ صار وجودی وجودہ (دیکھو خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۱) اور حدیث میں بھی آیا ہے کہ حضرت نبی کریم نے فرمایا کہ مسیح موعود میری قبر میں دفن کیا جائے گا۔ جس سے یہی مراد ہے کہ وہ میں ہی ہوں یعنی مسیح موعود نبی کریم سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے جو بروزی رنگ میں دوبارہ دنیا میں آئے گا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

تاکہ اشاعت اسلام کا کام پورا کرے اور ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ کے فرمان کے مطابق تمام ادیانِ باطلہ پر اتمام حجت کر کے اسلام کو دنیا کے کونوں تک پہنچاوے تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیاں میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد کو اتارا تاکہ اپنے وعدہ کو پورا کرے جو اس نے آخرین منھم لما یلحقوا بھم میں فرمایا تھا۔"

(کلمۃ الفصل صفحہ 104'105)

محترم قارئین! بعض لوگ قادیانیوں کے کلمہ پڑھنے سے بھی دھوکا میں آجاتے ہیں کہ دیکھیں جی یہ بھی تو کلمہ پڑھتے ہیں۔ لہٰذا یہ بھی مسلمان ہی ہیں۔ حالانکہ قادیانی گروہ کلمہ میں جب "محمد رسول اللہ ﷺ" کے الفاظ ادا کرتا ہے تو ان کے نزدیک اس سے مراد صرف نبی آخر الزمان علیہ السلام ہی نہیں ہوتے بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی بھی ہوتا ہے، جیسا کہ ہم مندرجہ بالا تحریروں میں مرزا قادیانی کے دعویٰ سے ثابت کر آئے ہیں۔

آیئے! مذید قادیانی کلمہ کی حقیقت جاننے کے لیے مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد کی درج ذیل تحریر کو بھی ملاحظہ فرمائیں:

"ہم کو نئے کلمے کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے۔ صار وجودی وجودہ نیز من فرق بینی و بین المصطفی فما عرفنی ومارٰی اور یہ اس لیے ہے کہ حق تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبین کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیسا کہ آیت آخرین منھم سے ظاہر ہے۔ پس مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ اس لیے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(کلمۃ الفصل صفحہ 158 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

مرزا غلام احمد قادیانی ایک اور مقام پر لکھتا ہے کہ

''اور جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ میں تفریق کرتا ہے اس نے مجھے نہیں دیکھا اور نہ پہچانا ہے۔''

(خطبہ الہامیہ صفحہ 171 مندرجہ قادیانی خزائن جلد 16 صفحہ 259)

محترم قارئین! قادیانیوں کے اخبار الفضل ۲۶ فروری ۱۹۲۴ کے شمارے میں میثاق النبیین کے عنوان سے شائع ہونے والے ایک مضمون میں قصیدہ لکھا گیا جس کا مفہوم یہ بنتا ہے کہ نبی آخرالزماں جناب محمد رسول اللہ ﷺ سمیت تمام انبیاء کرام سے یہ عہد لیا گیا ہے کہ اگر ان کی زندگی میں مرزا غلام احمد کادیانی بطور مسیح موعود آ جائے تو ان سب کو بھی مرزا غلام احمد کادیانی پر ایمان لانا ہوگا۔

یہ اتنا بڑا کفر ہے کہ جس کی مثال ملنا محال ہے حالانکہ وہ عہد نبی کریم ﷺ کے بارے میں تمام انبیاء کرام سے لیا گیا ہے اور اسی عہد کی پاسداری کا عملی مظاہرہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے ہوگا لیکن امت مرزائیہ نے ان قرآنی آیات اور میثاق النبیین کا مصداق مرزا غلام احمد کادیانی کو قرار دیا ہے آیئے اب اس قصیدے کے اشعار بھی ملاحظہ کریں۔

لیا تھا جو میثاق سب انبیاء سے
وہی عہد لیا حق نے مصطفےٰ سے
وہ نوح و خلیل و کلیم و مسیحا
سبھی سے یہ پیمان محکم لیا تھا
مبارک وہ امت کا موعود آیا
وہ میثاق ملت کا مقصود آیا
کریں اہل اسلام اب عہد پورا
بنے آج ہر ایک عبدًا شکورا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

محترم قارئین! قاضی ظہور الدین اکمل نامی شخص نہ صرف ایک شاعر تھا بلکہ مرزا غلام احمد کا دیانی کا دست راست بھی جو مرزا غلام احمد کا دیانی کی شان میں مدح سرائی بھی کرتا رہا اس نے ایک نظم لکھی جس کے چند اشعار یہ تھے

محمدؐ اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے بڑھ کر ہیں اپنی شان میں
محمدؐ دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے کادیاں میں

ان کفریہ اشعار پر مبنی یہ نظم مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی میں اس کے سامنے پڑھی گئی جس پر سرزنش کرنے کی بجائے مرزا قادیانی نے جزاک اللہ کہا جب اسمبلی میں مرزا ناصر کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا تو اس نے سرے سے ہی یہ نظم مرزا غلام احمد قادیانی کے سامنے پڑھے جانے سے انکار کر دیا حالانکہ یہ نظم ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ کے قادیانی اخبار البدر میں بھی شائع ہوئی اور ۲۲ اگست ۱۹۴۴ کے قادیانی اخبار الفضل میں قاضی ظہور الدین اکمل کا بیان موجود ہے کہ یہ نظم مرزا غلام احمد قادیانی کے سامنے پڑھی گئی اور اس نے سن کر جزاک اللہ کہا

قارئین کرام! اسی طرح مرزا قادیانی کے ساتھیوں کو نبی ﷺ کے صحابہ کا درجہ بھی دیتے ہیں اور قادیانیوں کے پہلے خلیفہ حکیم نوردین کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور بشیر الدین محمود کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور مرزا قادیانی کی بیوی نصرت بیگم کو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے تشبیہ دیتے ہیں آیئے اب قادیانی لٹریچر سے ہی مزید حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں

حکیم نوردین کو مرزا غلام احمد قادیانی خود صدیق قرار دیتے ہوئے اپنی کتاب حمامة البشری میں لکھتا ہے کہ

"فاشكر الله على ما اعطانى كمثل هذا الصديق الصدوق۔
الفاضل، الجليل الباقر، دقيق النظر، عميق الفقر المجاهد

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لله"

یعنی میں اللہ کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایسا اعلیٰ درجہ کا صدیق دیا جو راست باز اور جلیل القدر فاضل ہے اور باریک بین اور نکتہ رس اور اللہ کے لیے مجاہدہ کرنے والا ہے۔

(حمامۃ البشریٰ مترجم صفحہ 30,31)

اسی طرح قادیانیوں کے آفیشل اخبار الفضل ۱۴ مارچ ۱۹۴۶ کے شمارے میں عبدالحمید آصف قادیانی کا ایک مضمون شائع ہوا جس میں وہ لکھتا ہے کہ

''مبارکہ بیگم نے ایک خواب دیکھا کہ حضرت مولوی نوردین صاحب ایک کتاب لیے بیٹھے ہیں اور کہتے ہیں کہ دیکھو اس کتاب میں میرے متعلق حضرت صاحب کے الہامات ہیں اور میں ابوبکر ہوں۔''

مزید آگے چل کر مضمون نگار لکھتا ہے کہ

''کتنی شاندار صداقت ہے کہ حضرت مسیح موعود کا آنا رسول کریم کا آنا ہے اور آپ کے بعد خلیفہ اول یعنی حضرت مولوی نوردین کا وجود نبی اکرم ﷺ کے بعد ابوبکر صدیقؓ کا وجود ہے حضرت مولوی صاحب کی وفات ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ کو ہوئی اس وقت جماعت ایک یتیم کی طرح رہ گئی مگر وہ خداتعالیٰ جس نے یہ وعدہ کیا تھا کہ مومنین کی جماعت میں سے خلفاء چنتا رہے گا اس نے اپنے فضل سے اپنے وعدہ کو پورا کر کے دکھا دیا حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) فوت ہوئے تو اس نے ہمیں صدیق عطا فرمایا اور جب صدیق فوت ہوا تو اپنے فضل سے ہمیں عمر عطا فرمایا۔''

(الفضل 14 مارچ 1946)

قارئین کرام اندازہ کیجیے کن بدکردار لوگوں کو معاذ اللہ استغفر اللہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم جیسی مقدس اور پاکباز ہستیوں سے تشبیہ دی جا رہی ہے تشبیہ ہی نہیں بلکہ ابوبکر و عمر قرار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دیا جا رہا ہے۔ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم کا کچھ تعارف تو پہلے کروا ہی چکا ہوں آیئے ذرا عمر رضی اللہ عنہ کی غیرت و حمیت کا بھی تعارف کرواتا چلوں کہ وہ عمر رضی اللہ عنہ جن کی خواہش پر پردے کا حکم نازل ہوا۔ صحیح البخاری میں ہے کہ

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ إِذَا تَبَرَّزْنَ إِلَى الْمَنَاصِعِ وَهُوَ صَعِيدٌ أَفْيَحُ، فَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْجُبْ نِسَائَكَ، فَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ، فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي عِشَاءً، وَكَانَتِ امْرَأَةً طَوِيلَةً، فَنَادَاهَا عُمَرُ: أَلَا قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلَى أَنْ يَنْزِلَ الْحِجَابُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ الْحِجَابِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں رات میں مناصع کی طرف قضاء حاجت کے لیے جاتیں اور مناصع ایک کھلا میدان ہے۔ تو عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کرتے تھے کہ اپنی بیویوں کو پردہ کرایئے۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر عمل نہیں کیا۔ ایک روز رات کو عشاء کے وقت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ جو دراز قد عورت تھیں، (باہر) گئیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں آواز دی (اور کہا) ہم نے تمہیں پہچان لیا اور ان کی خواہش یہ تھی کہ پردہ (کا حکم) نازل ہو جائے۔ چنانچہ (اس کے بعد) اللہ نے پردہ (کا حکم) نازل فرما دیا۔

اسی طرح صحیح مسلم میں روایت ہے کہ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَزْوَاجَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ إِذَا تَبَرَّزْنَ إِلَى الْمَنَاصِعِ وَهُوَ صَعِيدٌ أَفْيَحُ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْجُبْ نِسَائَكَ فَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي عِشَاءً وَكَانَتْ امْرَأَةً طَوِيلَةً فَنَادَاهَا عُمَرُ أَلَا قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلَى أَنْ يُنْزَلَ الْحِجَابُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْحِجَابَ

عقیل بن خالد نے ابن شہاب سے، انھوں نے عروہ بن زبیر سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج جب رات کو قضائے حاجت کے لئے باہر نکلتیں تو المناصع کی طرف جاتی تھیں، وہ دور ایک کھلی، بڑی جگہ ہے۔ اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کرتے رہتے تھے کہ آپ اپنی ازواج کو پردہ کرائیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کسی حکمت کی بنا پر) ایسا نہیں کرتے تھے، پھر ایک رات کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا عشاء کے وقت (قضائے حاجت کے لئے) باہر نکلیں، وہ دراز قد خاتون تھیں، تو عمر رضی اللہ عنہ نے اس حرص میں کہ حجاب نازل ہو جائے، پکار کر ان سے کہا: سودہ! ہم نے آپ کو پہچان لیا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اس پر اللہ تعالیٰ نے حجاب نازل فرما دیا۔

قادیانیوں کا دوسرا خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی جسے قادیانیوں نے عمرؓ قرار دینے کی ناپاک جسارت کی ہے اس کی بدکرداری کے چرچے تو زبان زد عام تھے لوگوں کی الزام تراشیاں پیش کرنے کی بجائے بشیر الدین محمود کی اپنی زبان سے اس کی بدکرداری کا اعتراف پیش کرتے ہیں چنانچہ وہ اس نے اپنے ایک خطبے میں خود بتایا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”جب میں ولایت گیا تو مجھے خصوصیت سے خیال تھا کہ یورپین سوسائٹی کا عیب والا حصہ بھی دیکھوں مگر قیام انگلستان کے دوران میں مجھے اس کا موقع نہ ملا واپسی پر جب ہم فرانس آئے، تو میں نے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب سے جو میرے ساتھ تھے کہا کہ مجھے کوئی ایسی جگہ دکھائیں جہاں یورپین سوسائٹی عریانی سے نظر آ سکے (اور اسلام کی میں خدمت کر سکوں۔ناقل) (لیکن بدقسمتی سے) وہ بھی فرانس سے واقف تو نہ تھے مگر مجھے ایک اوپیرا میں لے گئے، (واقف ہوتے تھے اس سے بھی عریاں جگہ لے کر جاتے۔شاید جناب ہیرا منڈی جانا چاہتے تھے) جس کا نام مجھے یاد نہیں رہا اور پیرا سینما کو کہتے ہیں (لو جی کر لو گل باپ تھیٹر میں اور بیٹا سینما میں ظاہر ہے جو باپ دیکھنے گیا تھا بیٹا بھی تو وہی دیکھنے جائے گا ناں) چودھری صاحب نے بتایا کہ یہ اعلیٰ سوسائٹی کی جگہ ہے جسے دیکھ کر آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ان لوگوں کی کیا حالت ہے، میری نظر چونکہ کمزور ہے۔اسلئے دور کی چیز اچھی طرح نہیں دیکھ سکتا (لیکن پاس جا کر دیکھ سکتا ہوں گویا پاس جانا چاہتے ہیں) تھوڑی دیر کے بعد میں نے (کافی محنت کے بعد) جو دیکھا تو ایسا معلوم ہوا کہ سینکڑوں عورتیں بیٹھی ہیں میں نے چودھری صاحب سے کہا کیا یہ ننگی ہیں اُنہوں نے بتایا کہ یہ ننگی نہیں بلکہ کپڑے پہنے ہوئے ہیں مگر باوجود اس کے کہ وہ ننگی معلوم ہوتی ہیں (شکر ہے ابھی نظر کمزور ملی ہے) تو یہ بھی ایک لباس ہے اسی طرح ان لوگوں کے شام کی دعوتوں کے گاؤن ہوتے ہیں نام تو اس کا بھی لباس ہے مگر اس میں جسم کا ہر حصہ بالکل ننگا نظر آتا ہے۔“

(خطبات محمود ج 1 ص 226، اخبار الفضل قادیان 24 جنوری 1934)

عزیز مسلمان ساتھیو! قادیانی گروہ مرزا غلام احمد قادیانی کی بیوی نصرت جہاں کو ام المومنین کہتا ہے چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کے ملفوظات پر مشتمل کتاب میں مرزا قادیانی کا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ملفوظ کچھ اس طرح درج ہے کہ:

''ام المومنین کا لفظ جو مسیح موعود کی بیوی کی نسبت استعمال کیا جاتا ہے اس پر بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں حضرت اقدس علیہ السلام نے سن کر فرمایا:

نبیوں کی بیویاں اگر امہات المومنین نہیں ہوتی ہیں تو کیا ہوتی ہیں؟ خدا تعالیٰ کی سنت اور قانونِ قدرت کے اس تعامل سے بھی پتہ لگتا ہے کہ کبھی کسی نبی کی بیوی سے کسی نے شادی نہیں کی ہم کہتے ہیں کہ ان لوگوں سے جو اعتراض کرتے ہیں کہ ام المومنین کیوں کہتے ہو؟ پوچھنا چاہیے کہ تم بتاؤ جو مسیح موعود تمہارے ذہن میں اور جسے تم سمجھتے ہو کہ وہ آ کر نکاح بھی کرے گا کیا اس کی بیوی کو ام المومنین کہو گے کہ نہیں؟''

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 555 ایڈیشن 1988)

محترم قارئین! مرزا غلام احمد قادیانی اپنی بیوی نصرت بیگم کو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے تشبیہ دینے کی ناپاک جسارت کرتے ہوئے رقمطراز ہے کہ

''اشکر نعمتی رئیت خدیجتی براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۸ ترجمہ:۔ میرا شکر کر کہ تو نے میری خدیجہ کو پایا۔ یہ ایک بشارت کئی سال پہلے اس نکاح کی طرف تھی۔ جو سادات کے گھر میں دہلی میں ہوا جس سے بفضلہ تعالیٰ چار لڑکے پیدا ہوئے۔''

(نزول المسیح صفحہ 146 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 524 از مرزا غلام قادیانی)

محترم قارئین! اسی طرح قادیانیوں کے نزدیک مسجد اقصیٰ سے مراد قادیاں میں موجود ان کی عبادت گاہ ہے۔ اور قادیاں کا جلسہ ان کا ظلی حج ہے اور اس جلسے میں شریک ہونا نفلی حج سے بہتر ہے۔ یہ ساری باتیں میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا بلکہ آپ کے سامنے قادیانی لٹریچر سے حوالہ جات پیش کرتا ہوں چنانچہ مرزا قادیانی اپنی کتاب خطبہ الہامیہ میں لکھتا ہے کہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

”مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے جس کی نسبت براہین احمدیہ میں خدا کا کلام یہ ہے۔ مبارک، ومبارک کل امر مبارک یجعل فیہ اور یہ مبارک کا لفظ جو بصیغہ مفعول اور فاعل واقع ہوا ہے، قرآن شریف کی آیت بارکنا حولہ کے مطابق ہے۔ پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَہٗ)

(خطبہ الہامیہ حاشیہ صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 21)

پھر مزید لکھا کہ

”والمسجد الاقصی المسجد الذی بناہ المسیح الموعود فی القادیان۔“

یعنی مسجد اقصیٰ سے مراد وہ مسجد ہے جسے قادیان میں مسیح موعود نے بنایا۔“

(خطبہ الہامیہ حاشیہ صفحہ 25 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 25)

مرزا قادیانی مزید وضاحت کے ساتھ لکھتا ہے کہ

”معراج میں جو آنحضرت ﷺ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر فرما ہوئے وہ مسجد اقصیٰ وہی ہے، جو قادیان میں بجانب مشرق واقع ہے۔ جس کا نام خدا کے کلام نے مبارک رکھا ہے“

(خطبہ الہامیہ صفحہ 22 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 22)

اللہ تعالیٰ نے سورہ آل عمران کی آیت نمبر ۹۷ میں بیت اللہ کے بارے میں ارشاد فرمایا: وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا جو اس میں داخل ہوگیا، اس کے لیے امن ہے۔ مرزا قادیانی اس آیت کو قادیان کی مسجد پہ چسپاں کرتے ہوئے کہتا ہے کہ

”اس مسجد مبارک کے بارے میں پانچ مرتبہ الہام ہوا منجملہ ان کے ایک عظیم

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

الشان الہام ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ فِيْهِ بَرَكَاتٌ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ اٰمِنًا“

(تذکرہ صفحہ 83، طبع چہارم)

ایک اور مقام پر مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ
”لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں مگر اس جگہ (قادیان میں آنا) نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے اور غافل رہنے میں نقصان اور خطرہ کیونکہ سلسلہ آسمانی ہے اور حکم ربانی۔“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 352 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 352)

محترم قارئین! اس ضمن میں تو حوالہ جات اور بھی کافی سارے موجود ہیں لیکن آپ کے سامنے مرزا قادیانی کی شعروشاعری پر مبنی کتاب درثمین سے ایک حوالہ پیش کر کے بات آگے بڑھاتا ہوں چنانچہ مرزا قادیانی کا شعر ہے کہ

خدا کا ہم پہ بس لطف وکرم ہے وہ نعمت کون سی باقی جو کم ہے
زمین قادیاں اب محترم ہے ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

(درثمین اردو صفحہ 56 از مرزا قادیانی)

محترم قارئین! ہم آپ کے سامنے قادیانیوں کی طرف سے خود کو امت سے علیحدگی کا مطالبہ اور قادیانی دھوکہ دہیاں پیش کر چکے ہیں اب ایک اور طریقے سے آپ پر واضح کرتے ہیں کہ قادیانی امت مسلمہ سے الگ کیسے ہوئے؟ حالانکہ قادیانی عموماً خود کو امت مسلمہ کا حصہ قرار دینے پر زور دیتے حالانکہ وہ خود مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی تسلیم کر کے امت سے باہر ہو چکے ہیں۔ آپ سوچتے ہوں گے کہ کسی نئے نبی پر ایمان لانے سے سابقہ امت سے کیونکر الگ ہوا جا سکتا ہے؟ آیئے ہم آپ کو ایک مثال دے کر سمجھاتے ہیں کہ قادیانی امت مسلمہ سے کیسے الگ ہوئے ہیں؟

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ عیسائیوں کا مذہب یہودیوں سے الگ ہو جانے کی وجہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

بھی نئی نبوت اور نئی وحی ہی تھی کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل پر یہودیوں کا ایک حصہ ایمان لایا جو مسیحی کہلایا۔ اور اس وقت کی یہودی اکثریت نے ایمان لانے سے انکار کر دیا جو یہودی ہی رہے۔ یہ جو تفریق ہوئی اور ایک مذہب کے اندر سے دوسرا مذہب الگ ہو گیا اس کا باعث نئی نبوت اور نئی وحی بنی۔ ایمان نہ لانے والے اپنے سابقہ مذہب کے پیروکار رہے اور ایمان لانے والے نئے مذہب کے پیروکار کہلائے۔

غلط یا صحیح کی بحث اپنی جگہ پر ہے لیکن تاریخی تناظر میں مرزا غلام احمد قادیانی کو بنی اسرائیل کے ان انبیاء کرام پر قیاس نہیں کیا جا سکتا جن کے آنے سے مذہب تبدیل نہیں ہوا تھا۔ بلکہ اس کی حیثیت یہ ہے کہ ایک شخص نے نئی نبوت اور وحی کا دعویٰ کیا جسے قبول کرنے سے امت مسلمہ نے مجموعی طور پر انکار کر دیا، جس کی وجہ سے وہ اور اس پر ایمان لانے والے پہلے مذہب کا حصہ رہنے کی بجائے نئے مذہب کے پیروکار کہلائے، اور ان کا مذہب ایک الگ اور مستقل مذہب کے طور پر متعارف ہوا۔

ہم قادیانیوں سے یہی بات کہہ رہے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے نبوت اور وحی کے دعوے کو امت مسلمہ نے مجموعی طور پر قبول نہیں کیا اس لیے وہ امت مسلمہ کا حصہ نہیں رہے بلکہ ایک الگ مذہب کی حیثیت رکھتے ہیں۔ انہیں اس تاریخی اور معروضی حقیقت کو تسلیم کرنے سے انکار نہیں کرنا چاہیے کیونکہ دلیل و منطق اور تاریخی تسلسل کے دائرے میں ان کے مسلمانوں کا حصہ شمار ہونے کے دعوے کو کسی بھی درجہ میں تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ یہ ایک بدیہی حقیقت ہے جس سے کوئی باشعور شخص انکار نہیں کر سکتا۔

محترم قارئین! اب آپ پاکستانی آئین کو بھی ملاحظہ فرمائیں کہ وہ قادیانیوں کے بارے میں کیا کہتا ہے اور پاکستانی آئین و قانون قادیانیوں پر کون کونسی پابندیاں عائد کرتا ہے۔ چنانچہ پاکستانی آئین کے آرٹیکل نمبر ۲۶۰ میں لکھا ہے کہ

آرٹیکل نمبر ۲۶۰

جو شخص خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر مکمل ایمان نہیں لاتا یا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی بھی انداز میں نبی ہونے کا دعوی کرتا ہے یا کسی ایسے مدعی نبوت یا مذہبی مصلح پر ایمان لاتا ہے وہ از روئے آئین و قانون مسلمان نہیں۔

آرٹیکل نمبر ۱۰۶ کلاز نمبر ۳

صوبائی اسمبلیوں میں بلوچستان، پنجاب، شمال مغربی سرحدی صوبہ اور سندھ کی کلاز نمبر ا میں دی گئی نشستوں کے علاوہ ان اسمبلیوں میں عیسائیوں، ہندوؤں، سکھوں، بدھوں، پارسیوں اور قادیانیوں یا شیڈول کاسٹس کے لئے اضافی نشستیں ہونگی۔

اس ترمیم کے بعد بھی توہین آمیز قادیانی سرگرمیوں کی روک تھام نہ ہوسکی، جذبات کی آگ پھر بھڑکنے والی تھی کہ ۲۷ اپریل ۱۹۸۴ء مندرجہ ذیل آرڈی ننس جاری کیا گیا۔

آرڈی ننس

قادیانی گروہ، لاہوری گروہ اور احمدیوں کو خلاف اسلام سرگرمیوں کے ارتکاب سے روکنے

کے لئے قانون میں ترمیم کرنے کا آرڈی ننس

ہرگاہ یہ امر قرین مصلحت ہے کہ قادیانی گروہ، لاہوری گروہ اور احمدیوں کو خلاف اسلام سرگرمیوں کے ارتکاب سے روکنے کے لئے قانون میں ترمیم کی جائے۔ ہرگاہ کہ صدر پاکستان کو اطمینان ہے کہ ایسے حالات موجود ہیں جو فوری کاروائی کے متقاضی ہیں لہٰذا پانچ جولائی ۱۹۷۷ء کے اعلان کی تعمیل میں اوران تمام اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے جو اس سلسلے میں انہیں حاصل ہیں صدر پاکستان حسب ذیل آرڈیننس وضع اور نافذ کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ا۔ مختصر عنوان اور آغاز

(ا) اس آرڈی ننس کا نام قادیانی گروہ، لاہوری گروہ اور احمدیوں کا خلاف اسلام سرگرمیوں کا ارتکاب (ممانعت وسزا) آرڈی ننس ۱۹۸۴ء ہوگا۔

(ب) یہ فوری طور پر نافذ العمل ہوگا۔

۲۔ عدالتوں کے احکام اور فیصلوں کے استرداد کا آرڈی ننس

ا۔ اس آرڈی ننس کی دفعات عدالتوں کے احکام اور فیصلوں کے علی الرغم نافذ ہونگے۔

حصہ دوم:

مجموعہ تعزیرات پاکستان کی ترمیم (قانون نمبر ۴۵ بابت ۱۸۶۰)

۳۔ مجموعہ تعزیرات پاکستان کی ترمیم (قانون نمبر ۴۵ بابت ۱۸۶۰) میں نئی دفعات

۲۹۸ ب

اور ۲۹۸ ج کا اضافہ

مجموعہ تعزیرات پاکستان کی ترمیم (قانون نمبر ۴۵ بابت ۱۸۶۰) کے باب پندرہ میں دفعہ ۲۹۸ (ا) کے بعد حسب ذیل نئی دفعات کا اضافہ کیا جائے گا۔

۲۹۸ ب بعض مقدس ہستیوں اور متبرک مقامات کے لئے

مخصوص القاب وآداب

صفات وغیرہ کا غلط استعمال

ا۔ قادیانی گروہ یا لاہوری گروہ (جو اپنے آپ کو احمدی یا کسی اور نام سے موسوم کرتے ہیں) کا جو شخص کسی تقریر، تحریر یا واضح علامت کے ذریعے سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ا۔رسول پاک حضرت محمد ﷺ کے کسی خلیفہ یا صحابی کے سوا کسی اور شخص کو"
امیر المومنین" "خلیفۃ المومنین"" صحابی"" رضی اللہ عنہ"
ب۔رسول پاک حضرت محمد ﷺ کے افراد خاندان (اہل بیت) کے سوا کسی
اور کو"اہل بیت"یا
ج۔اپنی عبادت گاہ کو مسجد کے نام سے پکارے گا، یا اس کا حوالہ دے گا وہ تین
سال تک کی قید (کسی قسم) اور جرمانے کی سزا کا مستوجب ہوگا۔
۲۔قادیانی گروہ یا لاہوری گروہ (جو اپنے آپ کو احمدی یا کسی اور نام سے موسوم کرتے
ہیں) کا جو شخص کسی تقریر، تحریر یا واضح علامت کے ذریعے سے اپنے عقیدے کے مطابق
عبادت کے لئے بلانے کے طریقے یا شکل کو "اذان" سے موسوم کرے گا یا مسلمانوں کے
طریقے کے مطابق اذان کہے گا وہ تین سال تک کی قید (کسی قسم) کی سزا، نیز جرمانہ کا
مستوجب ہوگا۔

۲۹۸ ج۔قادیانی گروہ وغیرہ کا اپنے آپ کو مسلم کہلانے، اپنے عقیدے کی تبلیغ کرنے یا نشر و اشاعت کرنے والا شخص

قادیانی گروہ یا لاہوری گروہ (جو اپنے آپ کو احمدی یا کسی اور نام سے موسوم
کرتے ہیں) کا جو شخص اپنے آپ کو بلاواسطہ یا بالواسطہ "مسلم" کہلاتا ہے،
یا اپنے عقیدے کو اسلام کہتا یا ظاہر کرتا ہے، یا دوسروں کو تقریر، تحریر یا واضح
علامت یا کسی بھی طریقے سے دعوت دیتا اور مسلمانوں کے جذبات کو مجروح
کرتا ہے وہ تین سال تک کی قید (کسی قسم) کی سزا یا جرمانہ کا مستوجب ہوگا۔
قارئین محترم! یہ تمام دلائل اس بات کو ثابت کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے خود اپنے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آپکو اور اپنی جماعت کو امت مسلمہ سے باہر نکالا ہے نہ کہ پاکستانی پارلیمنٹ نے۔ پاکستانی پارلیمنٹ نے تو متفقہ طور پر مرزا قادیانی کے فیصلے کی توثیق کی ہے اور قادیانیوں کا دیرینہ مطالبہ پورا کیا ہے اور کچھ نہیں۔ جب قادیانی جماعت نے عوام کو دھوکہ دینے کے لئے اپنے آپ کو مسلمان کہنا شروع کیا اور برملا تمام اسلامی اصطلاحات کو مرزا قادیانی اور اس کے خاندان اور ساتھیوں کے لئے استعمال کرنا شروع کیا تو اس پر پاکستانی پارلیمنٹ نے قانون سازی کی یہی وجہ ہے کہ آئین پاکستان کی رو سے قادیانی جماعت ہو یا ان کا لاہوری گروپ یہ دونوں پارلیمنٹ کے متفقہ فیصلے کے مطابق دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور کسی بھی قادیانی کو شعائر اسلام کو استعمال کرنے کی اجازت نہیں یہاں تک کہ اگر کوئی قادیانی یا لاہوری ایک مرتبہ شعائر اسلام کو اپنے یا اپنی جماعت کے لیے استعمال کرے گا تو اسے کم از کم تین سال قید با مشقت گزارنا ہوگی۔

قارئین کرام! اللہ تعالی کے فضل وکرم سے آپ کے سامنے دلائل بینہ کے ساتھ واضح کیا کہ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ کو قادیانیوں پر کسی بھی قسم کا کوئی ظلم نہیں ہوا بلکہ قادیانیوں کا ایک دیرینہ مطالبہ پورا کیا گیا اور ۱۹۷۴ میں پارلیمنٹ پاکستانی قوم کو قادیانیوں کی ریشہ دیوانیوں، سازشوں اور دھوکہ دہی سے بچانے کے لیے اپنا فرض ادا کیا تھا۔ اللہ تعالی اب بھی وطن عزیز کو قادیانیوں اور قادیانی نوازوں کی سازشوں وطن عزیز اور ساری امت مسلمہ کو محفوظ رکھے

آمین

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جہاد

فتویٰ ہے شیخ کا یہ زمانہ قلم کا ہے
دنیا میں اب رہی نہیں تلوار کارگر
لیکن جناب شیخ کو معلوم کیا نہیں
مسجد میں اب یہ وعظ ہے بے سود بے اثر
تیغ و تفنگ دست مسلماں میں ہے کہاں؟
ہو بھی تو دل ہیں موت کی لذت سے بے خبر
کافر کی موت سے بھی لرزتا ہو جس کا دل
کہتا ہے کون اس کو مسلماں کی موت مر
تعلیم اس کو چاہیے ترک جہاد کی
دنیا کو جس کے پنجہ خونیں سے ہو خطر
باطل کے فال و فر کی حفاظت کے واسطے
یورپ زرہ میں ڈوب گیا دوش تا کمر
ہم پوچھتے ہیں شیخ کلیسا نواز سے
مشرق میں جنگ شر ہے تو مغرب میں بھی شر
حق سے اگر غرض ہے تو زیبا ہے کیا یہ بات
اسلام کا محاسبہ ، یورپ سے درگزر

علامہ محمد اقبال

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نگری والے ہوں بیدار

سید امین گیلانی

سچے نبیوں کا اقرار ضروری ہے
جھوٹے نبیوں کا انکار ضروری ہے
ختم نبوت کی نگری میں چور گھسے
نگری والے ہوں بیدار ضروری ہے
اس نگری کا میں بھی ہوں اِک پہرے دار
اس لئے میری چیخ پکار ضروری ہے
وہ نہیں مومن جس کو ہو اصحابؓ سے بیر
مومن ہے تو ان سے پیار ضروری ہے
لازم ہے اللہ کی رحمت سچوں پر
جھوٹوں پر اس کی پھٹکار ضروری ہے
الجھے جب اسلام سے کفر ، ایمان والو!
کفر پہ ہو کر ایک یلغار ضروری ہے
کمزوروں سے کہتے ہیں طاقت والے
چور کو کہنا چوکیدار ضروری ہے
گیلانی کو تم بے شک پاگل کہہ لو
بات کھری کہنا اے یار ضروری ہے

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آخری نبی

شیخ سعید احمد الفت رحمہ اللہ

متعدد حدیثاں دے اندر ہے آیا
خدا دے پیارے نبی ﷺ نے سنایا
میں ختم نبوت دا لایا ہے باناں
میرے بعد کوئی نبی نئیں آناں
آدم سب توں پہلاں میں عاقب نبی آں
جگہ اِک اِٹ دی جو رہندی سی خالی
میرے اُون تے رب پوری کر وکھالی
ہُن قصرِ نبوت تیار ہو گیا اے
پورا میرے اوندیاں سار ہو گیا اے
قطعًا کوئی باقی نئیں رہ گئی گنجائش
نبوت دے میرے تے مُکی زیبائش
نبی ﷺ تے نبوت ختم جد ہوئی
نہ تشریعی نہ غیر تشریعی کوئی
نہ ظلی بروزی سدا نئیں سکے گا
حشر تک نبی کوئی آ نئیں سکے گا
ایہ فرمایا میں ای نبی آخری آں
میں خاتم رسولاں میں خاتم رسولاں
رسولاں دا میں قائد و پیشوا ہاں
فخر کردا نئیں خاتم الانبیاء ہاں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نہ بندہ نہ بندے دا نام ای کوئی سی
مٹی بابے آدم دی گوئی ہوئی سی
میں اوہدوں وی اللہ دے نزدیک لوکو
ہے ساں خاتم الانبیاء ٹھیک لوکو
بڑی بات واضح چھپی نہ لکی اے
نبوت قطعی اے ختم ہو چکی اے
اینویں جھگڑنا وانگوں جھوٹے وکیلاں
تے کر دیاں جاناں بیہودہ تاویلاں
عیسیٰ مر گیا اے او جیندا کتھوں واں
اوہ کھاندا کتھوں واں اوہ پیندا کتھوں واں
جے عیسیٰ دی ماں نوں اوہ بے رتے میوے
خدا پاک سچا زمین اتے دیوے
تے اس ماں دے پتر نوں اساناں اُتے
خدا دے نہیں سکدا میوے کڑوتے
خدا جانے کیہ کھاندا پیندا پیا اے
فرض کیتا عیسیٰ جے فوت ہو گیا اے
تہاڈی آس پر پوری ہونی کدی نہیں
خدا دی قسم مرزا پھر وی نبی نہیں
تہاڈی ایس مشکل دا حل ای کوئی نہیں
نبی والی ایہدے چ گل ای کوئی نہیں
اسی تے شریف آدمی نی کہیے
چہ جائیکہ ایہنوں نبی من لئیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آئینہ کمالات اسلام اندر
ایہ فرماندا اے قادیانی پیغمبر
نبی ہاں میری نبوت بجا اے
مسلمان ہے جو مینوں من دا اے
نبوت میری ولوں جو کردا ناںہہ اے
کوئی کیوں نہ ہووے اوہ ولدالزنا اے
یعنی ایہ کہ پتر ای نئیں باپ دا اے
کتناں اُچا ویکھو خُلق آپ دا اے
مسلماناں تائیں حرامدے آہندا اے
تے سبھناں دی ماواں تے تہمتاں لاندا اے
اسی کِداں ایہنوں نبی من لیئے
جیوندا جے ہووے تے منہ بھن دیئے
کوئی وِرلا ایہدے کولوں بچیا اے
کتھے دسو خاں اے پونچیا اے
خدارا دسو اے نبی جاپ دا اے
کیہڑا کم نبیاں والا آپ دا اے
ایہ دافع البلاء صفحہ ست تے آندا اے
خدا پیار دے نال مینوں سناندا اے
توں جس طراں مرزیا میرے چوں واں
میں اس طراں مرزیا تیرے چوں واں
لو مَن لئو نبی ایہنوں کرو تماشا
مناں مونہیں جھوٹھ اے نہ تولہ نہ ماشہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ساری امت دا اتفاق ایہ قطعی اے
محمد مصطفیٰ ﷺ ای نبی آخری اے
پُٹھے پاسے شیطان نے دتا تور اے
اُخے لفظ خاتم دا معنیٰ ای ہور اے
او بھلے شیطاناں ویکھے تیرے کارے
ہزاراں ای بے ایمان کر کے توں مارے
چلو لفظ خاتم دا معنیٰ جے ہور اے
تے عاقب دے معنیٰ دا دل وچ کیہ چور اے
ایہ وی تے حدیثاں دے اندر ہے آیا
خدا دے پیارے پیغمبر سنایا
میں احمد محمد (ﷺ) میرا نام ماحی
میں حاشر، میں عاقب نبی ہاں الٰہی
تے عاقب دا سوہنے سنایا اے معنیٰ
جدے پچھے کوئی نبی وی نئیں آناں
نبی دی زبانی ایہ عاقب دا معنیٰ
اجے وی توں کئی جاناں اے مرزا سی آنا
محمد ﷺ نبی آخری شان والا
عاقب ہندا سب توں پچھے آن والا
عاقب دے لفظ نے رتا کڈھ دتا اے
جھوٹی ہر نبوت دا پھاہ وڈ دتا اے
جیہڑے راہوں سی آوناں انبیاء نے
اوہ دروازہ ای بند کیتا خدا نے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ایہ فرمایا اللہ دے پیارے پیغمبر
میرے بعد میری ای امت دے اندر
جو تیہہ بندے جھوٹے نے دھاوا کرن گے
نبوت دا یعنی کہ دعویٰ کرن گے
سارے کہن گے اسی تے نبی آں
اوہ جھوٹے نے میں ای نبی آخری آں
ایہ تیہہ (۳۰) بندے دسے جو نبی حقانی ﷺ
اوہناں وچوں اک مرزا ہے قادیانی
ایہہ سن لو جدوں تک زندہ رہواں گے
نہ جھوٹی نبوت ایہ چلن دواں گے
جو آئی بلا سر ساری سہواں گے
پر کاذب نوں سچا کدی نہ کہواں گے
ایہ پھر سن لو جد تک زندہ رہواں گے
نہ جھوٹی نبوت ایہ چلن دواں گے
مصیبت زمانے دی ملے تے لواں گے
ایہ جھوٹا ہے جھوٹے نوں جھوٹا ای کہواں گے
محمد ﷺ نبی آخری ہے پیارا
ایہ ختم نبوت دا جھنڈا نیارا
خدا دے فضل تھیں لہراندا رہوے گا
چمک دمک پوری دکھاندا رہوے گا
ایہ امت مرزائیہ ہووے گی نادم
جیوندے جاگدے نے محمد ﷺ دے خادم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

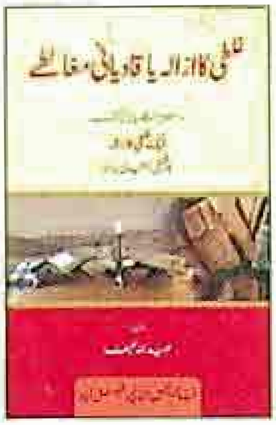

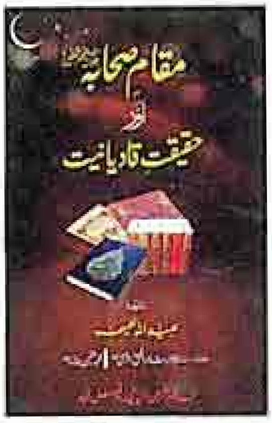

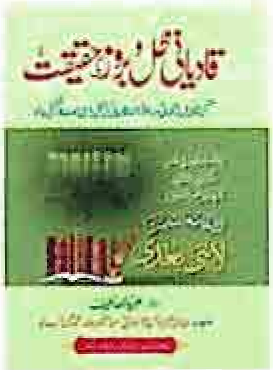

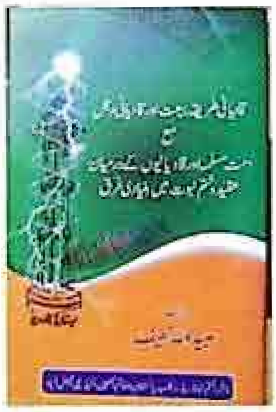

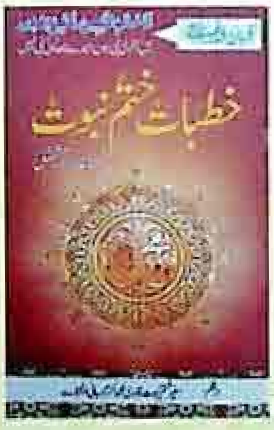

عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیوں کو لاجواب کرنے کے لیے خاتم النبیین اکیڈیمی کی شائع کردہ ان کتب کا مطالعہ ضرور کیجئے۔

ہر بات باحوالہ، مناظرانہ اسلوب، قادیانیوں کو دعوت فکر دیتی ہوئی اور سہل زبان میں شائع شدہ یہ کتب ہر قادیانی اور مسلمان کے لیے انتہائی مفید

ملک بھر کے مختلف مکتبوں پر موجود یہ کتب ہر گھر کی ضرورت۔

بذریعہ ڈاک منگوانے اور مزید معلومات کے لیے درج ذیل وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

عبید اللہ لطیف
0304-6265209